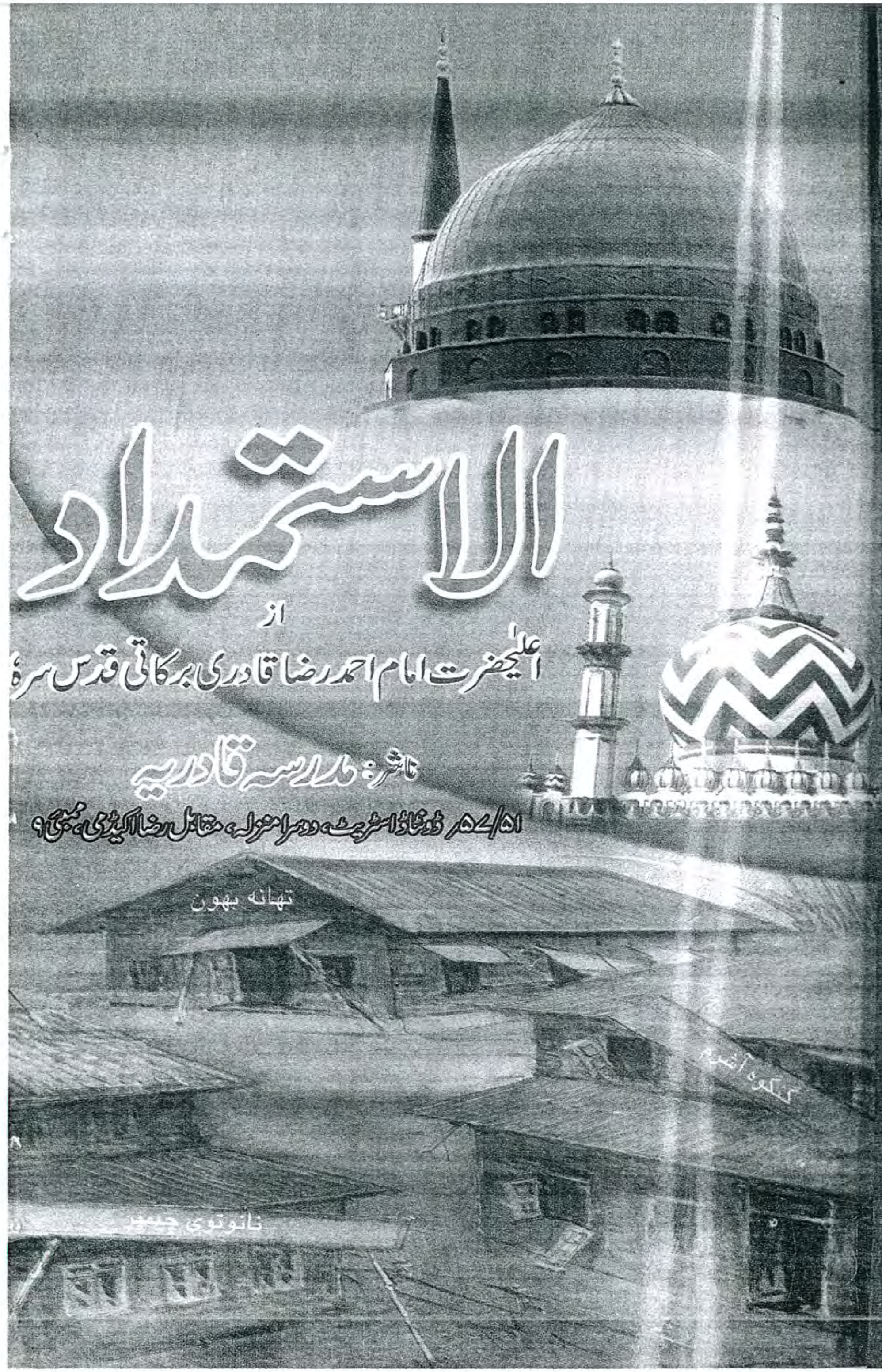

۷۸۶/۹۲

اس دور کے تمام علمائے اہلسنت اور خانقاہوں کا اتفاق ہے کہ سیدنا سرکار اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ کا دنیائے سنیت پر احسان عظیم ہے کہ آج سادات کا احترام، علماء کی عظمت، خانقاہوں کا تقدس آپ کی ذات والا صفات کی خدمت دین وسنیت کا نتیجہ ہے۔ آج ہمارے دلوں میں جو عشق رسول کی شمع فروزاں ہے وہ آپ ہی کی ذات پاک کا صدقہ ہے۔ آج جو ہم بد مذہبوں سے دور ونفور ہیں وہ آپ ہی کے فتاویٰ کا اثر ہے۔ اسی لیے آج ہر بڑی چھوٹی خانقاہ کے سجادہ نشین ہوں یا سادات کرام یا پھر علمائے اہلسنت بلکہ اکثر دین دار سنی اپنے گھر سے کسی نہ کسی فرد کو عرس رضوی میں حاضری کے لیے بھیجتے ہیں۔ اس لیے کہ آج سنیت کی جو بہاریں نظر آرہی ہیں وہ احسان ہے امام اہلسنت کا۔ لہٰذا ہم اپنے خاندان کے کسی ایک فرد کو عرس رضوی ۲۵ر صفر میں حاضری کے لیے بھیجیں۔ اور اس سال تو اعلیٰحضرت کا ۹۲ر واں سالہ عرس مبارک ہے۔ لہٰذا آپ خود بھی اس عرس میں شرکت فرمائیں اور ہر سنی کو اس عرس میں شرکت کی دعوت دیں اور ہو سکے تو ساتھ لے کر جائیں۔

میں تمام شرکاے عرس رضوی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور عرض گزار ہوں کہ آپ بارگاہ اعلیٰحضرت وحضور مفتی اعظم قدس سرہما میں اپنے لیے اور ہمارے لیے عشق رسول اور پابندی شرع کی بھیک مانگیں۔

محمد سلیم قادری رضوی ممبئی

RAZA OFFSET, MUMBAI - 400 003 ☎ : 2345 6313

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحمدہٖ تعالیٰ

تین سو ساٹھ (۳۶۰) شعر کا مبارک قصیدہ اردو زبان سلیس بیان جس میں وہابیہ و دیوبندیہ کے
دو سو تیس (۲۳۰) اقوال کفر و ضلال کا واضح تبیان

ازافادات عالیہ

اعلیٰحضرت عظیم البرکت رفیع الدرجت مجدد اعظم دین وملت
حضور پر نور مولانا شاہ امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمیٰ بنام تاریخی

الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد

۱۳ ھ ۳۷

مع شرح ملقب بلقب تاریخی

کشف ضلال دیوبند

۱۳ ھ ۳۷

از

تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفٰے رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہٗ

جس میں وہابیہ و دیوبندیہ کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ ان اقوال کا پتہ ہے
بغور دیکھنا اور انصاف شرط ہے ورنہ اللہ کے حضور جواب دینا ہے۔

ناشر : مدرسہ قادریہ ۵۱/۵۷ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، دوسرا منزلہ، مقابل رضا اکیڈمی ممبئی ۹

سلسلۂ اشاعت نمبر ۷

نام کتاب .... الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد
۱۳۴۷ھ

مصنف .... حضور اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری برکاتی قدس سرہٗ

شرح .... کشف ضلال دیوبند
۱۳۴۷ھ

شارح .... حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہٗ

مصحح .... مولانا ابو مسرور محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری

طباعت بار دیگر......... بموقع عرس قادری صاحب علیہ الرحمہ، ممبئی

سن طباعت .... ذی القعدہ ۱۴۳۱ھ / اکتوبر ۲۰۱۰ء

طابع .... رضا آفسیٹ، ممبئی ۳ فون : ۲۳۴۵۶۳۱۳

ناشر .... مدرسہ قادریہ، ۵۱/ ۵۷ ڈونٹاڈ اسٹریٹ، دوسرا منزلہ، مقابل رضا اکیڈمی، ممبئی ۹

ہدیہ .... دعاے خیر

بفیض روحانی

تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم

حضرت علامہ مفتی آل الرحمٰن

ابوالبرکات محی الدین جیلانی

محمد مصطفےٰ رضا قادری برکاتی

نوری قدس سرہٗ

بظل روحانی

پاسبان مسلک اعلیٰحضرت

خلیفۂ حضور مفتی اعظم و حضور

مجاہد ملت قدس سرہما حضرت

مولانا سید عبد العلیم صاحب

قادری علیہ الرحمہ

عرف قادری صاحب

بنظر کرم

آبروے سنیت قاضی القضاۃ

حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ

مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری

دامت برکاتہم العالیہ

توجہ طلب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَاٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

حضرت مولانا سید عبدالعلیم صاحب قادری عرف قادری صاحب علیہ الرحمہ کے کچھ متعلقین نے **الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد** کی طباعت کا پروگرام بنایا اور کمپوزنگ کے بعد تصحیح کا کام ناچیز کے سپرد کیا۔ تصحیح کے لیے جو نسخہ دیا گیا وہ زیروکس کاپی تھا جس کے حروف واضح نہ تھے نہایت دھندلے تھے جن کی وجہ سے تصحیح میں بہت دشواری ہورہی تھی۔ پھر ایک دوسرے مطبوعہ نسخے کا زیروکس لاکر دیا جو مذکورہ نسخے سے بھی زیادہ دھندلا تھا اور ان کے علاوہ کوئی دوسرا واضح حروف والا معتبر نسخہ نہ ہونے کی وجہ سے تصحیح میں بہت زیادہ وقت و پریشانی ہورہی تھی۔ کہیں سیاق وسباق کی مدد سے الفاظ کی تعیین کرتا تھا تو کہیں اندازے کو دخیل بناتا تھا یوں تصحیح کا کام زیادہ زیادہ وقت میں تھوڑا تھوڑا ہوتا رہا۔ اس طرح کافی ایام گزر گئے اور کام اختتام کو پہنچنے کا نام نہ لیتا تھا۔ بھلا ہو ناشر مسلک اعلیٰحضرت عالی جناب الحاج محمد سعید نوری صاحب سکریٹری جنرل رضا اکیڈمی کا جو ہمیشہ ہر جگہ یہ ذہن لیے رہتے ہیں کہ حضور اعلیٰحضرت و حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کوئی رسالہ جواب تک چھپا نہیں یا چھپا تو ہے لیکن بہت پہلے کہ اب مارکیٹ میں دستیاب نہیں، مل جائے اور اسے جلد سے جلد منظر عام پر لاؤں کہ گھوسی کے کسی صاحب کے پاس سے ایک چند رسالوں کا مجموعہ لے کر آئے جس میں رسالہ ''الاستمداد'' بھی تھا جسے دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ لیکن اس کے حاشیے کے حروف بہت باریک تھے اور کچھ اوراق سے حاشیے کٹے ہوئے تھے جن کی وجہ سے خاطر خواہ استفادہ تو نہ کرسکا لیکن تھوڑا کچھ فائدہ ضرور ہوا۔ مذکورہ تینوں نسخے سامنے رکھ

کر حتی الامکان تصحیح کی کوشش کی ہے۔ تاہم کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور اصلاح و اطلاع فرمادیں۔

ضروری اطلاع میں نے کلام و حاشیہ اور حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ کے مضمون میں کچھ بھی تحریف نہیں کی ہے کیوں کہ حق مصنف میں سے ہے کہ ان کی تصنیف میں کوئی کمی بیشی اور تبدیلی نہ کی جائے۔ البتہ ''نعت شریف، استمداد از شاہ رسالت اور ذکر اصحاب و دعائے احباب'' میں اور ان کے حاشیے میں جن رقموں کے ذریعے نشاندہی کی گئی ہے ان رقموں کے کمپیوٹر میں نہ ہونے کی وجہ سے ۱ ۲ ۳ وغیرہ کے عدد سے نشانی لگائی ہے اور بعض جگہ صرف اس طرح ـــ کی نشانی سے کام لیا ہے۔ اور چوں کہ کتاب قادری صاحب کے عرس کے موقع پر منظر عام پر لانی تھی اور وقت کی قلت تھی بایں وجہ فی الوقت صرف حاشیہ تک کی تصحیح کرسکا اور تکمیلات کی تصحیح نہ کرسکا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب اعظم ہمارے آقا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ و طفیل ہمیں اپنوں میں شیر و شکر رکھے، غیروں کے لئے تیر و نشتر بنائے، دین و دنیا کی صحت و سلامتی عطا فرمائے اور بددین و بدمذہب سے دور و نفور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یکے از گدایان اعلیٰحضرت و مفتی اعظم
ابو مسرور محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری
۳؍ ذی القعدہ ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۲؍ اکتوبر ۲۰۱۰ء

ارشادِ گرامی

قاضی القضاۃ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الْکِرَامِ اَجْمَعِیْنَ

وَمَنْ اتَّبَعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی کہ عزیزم محمد اقبال، سلیم جمانی اور محمد یوسف، محمد سلیم، مقصود پٹیل ودیگر متوسلین معظم المحترم سید عبد العلیم صاحب قادری نے اعلیٰحضرت عظیم البرکت کے قصیدہ مبارکہ **الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد** اس کی شرح **کشف ضلال دیوبند** مصنفہ حضور مفتی اعظم ہند نور اللہ مرقدہٗ کی دیدہ زیب طباعت کا اہتمام کیا۔

یہ قصیدہ مبارکہ مع اس کی شرح کے زیور طباعت سے آراستہ مجھے پیش کیا گیا حضور اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قصیدہ نعت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وردوہابیت ودیوبندیت پر مشتمل ہے ساتھ ہی امام اہل سنت نے اپنے جلیل القدر خلفاء کا اس میں ذکر بھی فرمایا ہے۔ قصیدہ مبارکہ آسان اردو اور سلیس پیرایہ میں نظم ہوا ہے جس کو از بر کرنا آسان ہے۔ معلوم ہوا کہ جناب سید عبد العلیم صاحب قادری اپنے شاگردوں کو جب لکھنا پڑھنا سکھاتے تو ان سے قصیدہ مبارکہ کے اشعار لکھواتے اور ان کو یاد کراتے تھے اس طرح انہوں نے ابتداء سے نوخیز بچوں کی دینی تربیت کی بنیاد ڈالی جس کا اثر ان کے تربیت یافتہ نوجوانوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ اہل سنت کے بچوں اور بڑوں میں یہ قصیدہ عام ہو اور مدارس، مکاتب میں داخل نصاب کیا جائے۔ جن لوگوں نے اس مبارک قصیدہ کی طباعت میں کسی طرح تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان کو برکات دارین سے نوازے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

نزیل برمکان الحاج محمد توفیق رضوی نائیگاؤں، ضلع ناندیڑ، مہاراشٹر

شب ۱۰ ؍ ذی قعدہ ۱۴۳۱ھ بقلم محمد شعیب رضا

محمد اختر رضا القادری الازہری غفرلہ

کلماتِ ہادیہ

تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مسلمانو! مسلمانو! اے مسلمان بھائیو! اے تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے فدائیو! اللہ تم پر رحمت کرے اور حق سننے ماننے، دوست دشمن میں فرق جاننے کی توفیق دے۔ آمین

یہ سلیس اردو زبان ہلکی بحر روشن بیان میں تین سوساٹھ (۳۶۰) شعر کا ایک مبارک قصیدہ ہے۔ پینتیس (۳۵) میں نعت والا ہے باقی میں عموماً وہابیہ اور خصوصاً دیوبندیہ کے دو سوتیس (۲۳۰) اقوال کفر وضلال کا نمونہ ہے۔ حاشیہ پر ان کی چھپی ہوئی کتابوں سے بحوالہ صفحہ عبارات نقل کر دی ہیں۔ عام بھائیوں پر آسانی کے لئے فارسی عبارتیں ترجمہ سے لکھی ہیں جس کا جی چاہے ان کتابوں سے مطابق کر دیکھے۔ جو بیان طالب تفصیل ہے اس کے لیے آخر میں تکمیل ہے۔ آگے آپ کا ایمان آپ بتادے گا کہ اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں جن کے یہ عقیدے یہ اقوال ہیں وہ اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمن ہیں یا دوست، ان کے دلوں میں اسلام کا مغز ہے یا پوست۔ جو نہ دیکھے یا دیکھ کر انصاف نہ کرے اس کا حساب اللہ واحد قہار کے یہاں ہے۔ اور جو دیکھے اور اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت سامنے رکھ کر جانچے تو بحمد اللہ تعالیٰ حق آفتاب سے زیادہ عیاں ہے۔ فضول قصوں، ناولوں کی نظمیں نثریں دیکھتے پڑھتے گھنٹے گزریں۔ یہ بھی ایک مزہ دار نظم ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخالفوں سے فیصلہ کن رزم ہے۔ عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے زینت بزم ہے۔ قیامت قریب ہے۔ اللہ حسیب ہے۔ اس کا ثواب عظیم اور عذاب شدید ہے۔ دین

جھگڑا سمجھنا مسلمان کی شان سے بعید ہے۔ تنہا یا دو دو اطمینان سے انصاف ایمان سے دو تین بار سچے دل سے یا ایک ہی نگاہ دیکھ تو لیجیے مگر یوں کہ صاف بات میں نہ اینچ پیچ کی حاجت نہ اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل کسی کی رعایت۔ پھر باب توفیق کھلے گا تو آپ کا ایمان خود ہی فیصلہ کرلے گا ان اقوال کا کفر وضلال ہونا خود ہی عیاں ہے۔ معہذا البعض کا اصل قصیدے بعض کا شرح میں اجمالی بیان ہے۔ اور تفصیل الکوکبۃ الشہابیہ وحسام الحرمین والامن والعلیٰ وخالص الاعتقاد وغیرہا تصانیف حضرت مصنف مدظلہ میں نورفشاں ہے۔

مسلمانو! بدمذہبوں کو دیکھو ان کا بچہ بچہ اپنی گمراہیوں سے واقف ہوتا ہے۔ یہ قصیدہ ہم خرما و ہم ثواب ذوق و اجر دونوں کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اہلسنت اپنے بچوں کو حفظ کرائیں، اپنے مدارس کے نصاب میں داخل فرمائیں کہ ان کے دلوں میں اسلام عزیز رہے۔ اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوست دشمن کی تمیز رہے۔

اطلاع ضروری وہابیہ عام طور پر اپنی یہ باتیں چھپاتے اور فرعی مسائل مجلس شریف، قیام، گیارہویں شریف، فاتحہ، تیجہ، دسواں، چالیسواں، عرس، یارسول اللہ، یاعلی، یا غوث کہنا، مزارات پر غلاف ڈالنا، روشنی وغیرہ اور ان میں جو غیر مقلد ہیں وہ مقتدی کے فاتحہ نہ پڑھنے، جہر بہ آمین، رفع یدین نہ کرنے، وتر کی تین، تراویح کی بیس (۲۰) رکعتیں ہونے وغیرہا میں چھیڑ کرتے اور بھولے مسلمان ان کے دھوکے میں آکر ان میں بحث کرنے لگتے ہیں۔ بھائیو! جو لوگ اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت پر حملے کر رہے ہیں ان کو کسی فرعی فقہی مسئلے میں بحث کا کیا حق۔ یہاں ایک بات ان کے جواب کو کافی ہے اور ایک اپنے سمجھنے کو۔ اول یہ کہ تم لوگ پہلے اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا ایمان تو ٹھیک کرلو۔ دوم یہ کہ ان مسائل میں مخالف وہ لوگ ہیں جن

کے اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وہ کچھ حملے ہیں پھر ان کی کس بات کا اعتبار۔ وباللہ التوفیق۔

تنبیہ آج بفضلہ تعالیٰ کتاب مستطاب الکوکبۃ الشہابیہ کو پچیسواں سال ہے اور حسام الحرمین شریف کو بارہ (۱۲) سال ہوئے ان میں بھی وہابیہ کے اقوال کفر وضلال دکھائے ہیں۔ کوکبۂ شہابیہ میں صرف ستر (۷۰) تھے اس قصیدۂ مبارکہ نے دو سو تیس (۲۳۰) گنائے۔ ستر (۷۰) کا جواب تو بحمداللہ تعالیٰ آج تک نہ ہوسکا یہ تو ان کے سہ چند سے بھی بیس (۲۰) زائد ہیں۔ فضل الٰہی سے امید کہ یہ دہن مخالفین میں تکنا پتھر دیں۔ پھر بھی اگر کوئی وہابی صاحب کچھ ہمت پر آئیں تو شرط مردانگی یہ ہے کہ پورے دو سو تیس (۲۳۰) کا جواب لائیں۔ بعض پر کچھ لب کشائی بعض کو پشت نمائی کا حاصل یہ ہوگا کہ جن کا جواب نہ دیا وہ تسلیم ہیں۔ ہمارا مطلب اس سے بھی حاصل اگر کسی شخص کو ہزار وجہ سے کافر یا بد دین کہا جائے اور فرض کیجیے کہ وہ ان میں سے نوسو ننانوے (۹۹۹) کا جواب دے لے ایک رہ جائے تو کافر بددین ہونے کو ایک کیا کم ہے۔

اطلاع اقوال وہابیہ پر ہندسے یوں ہیں ۱ ۲ سے ۲۳۰ تک۔ شرح میں انہیں ہندسوں کی علامت سے ان کی عبارتوں کے حوالے اور حسب حاجت مختصر بحث ہے۔ جہاں قدرے تفصیل درکار تھی اس کی تکمیل ختم قصیدہ کے بعد ذیل تکمیلات میں ہے ختم حاشیہ پر بتادیا ہے کہ اس کے لیے فلاں تکمیل دیکھو۔ جسے حاشیہ کا اجمال کافی نہ ہو بعونہ تعالیٰ تکمیل سے اپنی تسکین کرلے۔ اور ازانجا کہ یہ ہندسے شمار اقوال کے لیے ہوئے اور ان کے علاوہ بھی بعض جگہ بیان معنی لفظ یا توضیح مطلب کو شرح درکار تھی یو ہیں غزل نعت مبارک کے لیے لہٰذا ان حواشی کو عـہ عـہ وغیرہ کی رقموں میں لکھا اور جس صفحہ پر دونوں قسم کے حاشیے ہوں وہاں رقموں کے حواشی پہلے لکھ کر پھر حواشی اقوال کو شروع کیا اور ان کے اول تا آخر

مسلسل ہونے کے سبب پابندی صفحہ کا التزام نہ رکھا۔ یہی شمار اقوال ہے۔ آگے قصیدہ وشرح اور قبول وتاثیر کا مولیٰ عزوجل سے سوال ہے صدقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا۔ اٰمین. والحمد للّٰہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد واٰلہٖ وصحبہٖ وابنہٖ وحزبہٖ اجمعین.

فقیر مصطفےٰ رضا قادری نوری غفرلہ

ماہ ربیع الاول شریف ۱۳۳۷ ہجریہ قدسیہ علیٰ صاحبہا واٰلہٖ افضل الصلاۃ والتحیۃ اٰمین والحمد للہ رب العٰلمین۔

•••••

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحمدہٖ تعالیٰ

تین سو ساٹھ (۳۶۰) شعر کا مبارک قصیدہ اردو زبان سلیس بیان جس میں وہابیہ و دیوبندیہ کے دو سو تیس (۲۳۰) اقوال کفر وضلال کا واضح تبیان

از افادات عالیہ

اعلیٰحضرت عظیم البرکت رفیع الدرجت مجدد اعظم دین وملت

حضور پرنور مولانا شاہ امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمیٰ بنام تاریخی

الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد

۱۳ ۳۷ ھ

مع شرح ملقب بلقب تاریخی

کشف ضلال دیوبند

۱۳ ۳۷ ھ

از

تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفےٰ رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہٗ

جس میں وہابیہ و دیوبندیہ کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ ان اقوال کا پتہ ہے

بغور دیکھنا اور انصاف شرط ہے ورنہ اللہ کے حضور جواب دینا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
واٰله وصحبه ومن والاه واشد المقت علیٰ من ناواه ؎

نعت انور سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سچی بات سکھاتے یہ ہیں　　سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں
ڈوبی ناویں[1] تراتے یہ ہیں　　ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں
ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں　　چھوٹی نبضیں[2] چلاتے یہ ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

؎ ترجمہ : تمام خوبیاں اللہ کو اور سب سے افضل درود وسلام رسول اللہ پر اور ان کے آل واصحاب پر اور ہر چاہنے والے پر اور اللہ کا سخت غضب ان کے مخالف پر۔

[1] اللہ عزوجل نے شعیا علیہ الصلاۃ والسلام کو جو وحی بھیجی کہ ابن ابی حاتم وابونعیم نے وہب بن منبہ کی حدیث سے روایت کی اس سے ثابت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری نے گمراہی کو ہدایت، جہل کو علم، گمنامی کو رفعت، ناشناسائی کو ناموری، قلت کو کثرت، محتاجی کو دولت، نااتفاقی کو محبت سے بدل دیا۔ ناویں کتنی ڈوبی تھیں اور کیسی تریں، نیویں اکھڑ چکی تھیں کیسی جمیں۔ و للہ الحمد حمداً کثیراً.

[2] علامہ شامی تلمیذ امام جلال الملۃ والدین سیوطی رحمہما اللہ تعالیٰ نے ''سبل الہدیٰ والرشاد'' میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ میں لکھا ''شافی'' علامہ زرقانی نے شرح مواہب لدنیہ شریف میں اس کے معنی بتائے ای المبرئ من السقم والالم والکاشف عن الامۃ کل خطب بھم الم یعنی حضور مرض وتکلیف سے شفا دینے والے ہیں اور امت پر سے ہر مصیبت کو دور فرمانے والے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ نام مبارک دلائل الخیرات شریف میں بھی ہے۔ مطالع المسرات میں فرمایا فھو الشافی من الامراض حضور ہی تمام بیماریوں سے شفا دینے والے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ قرآن عظیم میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ج اللہ کی اجازت سے میں مردے جلاتا ہوں۔ یہ چھوٹی نبضیں چلانے سے بدرجہا زائد ہے اور متعدد حدیثوں میں ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وارد بلکہ حضور کے غلاموں نے بارہا مردے جلائے۔ دیکھو بہجۃ الاسرار شریف وغیرہ کتب ائمہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں — روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں
قصر دنیٰ تک کس کی رسائی — جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
اس کے نائب ان کے صاحب — حق سے خلق ملاتے یہ ہیں
شافع نافع رافع دافع — کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں
شافع امت نافع خلقت — رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں
دافع یعنی حافظ و حامی — دفع بلا [3] فرماتے یہ ہیں
فیض جلیل خلیل سے پوچھو — آگ میں باغ کھلاتے یہ ہیں
ان کے نام کے صدقے جس سے — جیتے ہم ہیں جلاتے [4] یہ ہیں
اس کی بخشش ان کا صدقہ — دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

---

۳ الامن والعلیٰ میں اس کی حدیثیں دیکھو کہ ایک صحابی نے حضور میں عرض کی میں اس لئے سرکار میں حاضر ہوا کہ حضور میری سختیاں دور فرمادیں۔ کتب سابقہ میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت ہے دفاع معضلات مشکلوں کے نہایت دفع کرنے والے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش پر فرمایا یا حمزة کاشف الکربات اے حمزہ اے دافع البلا۔ تو وہابیہ کا اسے شرک اور اس کے سبب درود تاج کو حرام بتانا خود ان کا شرک و ضلال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سمیت احید لانی احید عن امتی نار جهنم میرا نام احید ہوا کہ میں اپنی امت سے آتش دوزخ کو دفع فرماتا ہوں۔ اس سے زیادہ دفع بلا اور کیا ہے۔ وللہ الحمد۔

۴ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مردے جلانا ابھی گزرا اور دارمی کی صحیح حدیث میں ہے جاء کم رسول لیحیی قلوباً غلفاً ویفتح اعیناً عمیاً ویسمع اذا ناً صماً ویقیم السنة عوجاً

تمہارے پاس یہ رسول تشریف لائے کہ غلاف چڑھے دلوں کو زندہ فرمادیں اور اندھی آنکھیں انکھیاری کردیں اور بہرے کان کھول دیں اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کردیں۔ قرآن عظیم میں ہے مَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعاً ط جس نے ایک جان کو زندہ کیا گویا اس نے سب آدمیوں کو زندہ کیا۔ ائمۂ دین فرماتے ہیں عالم جس طرح اپنی ابتدا میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محتاج تھا کہ حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ یونہی اپنی بقا میں حضور کا محتاج ہے کہ حضور نہ ہوں تو کچھ نہ ہو۔ اس کے نصوص کتاب سلطنة المصطفیٰ میں ہیں۔ انسان وحیوان کی زندگی کھیتی سے ہے کھیتی کی زندگی مینھ سے۔ عام مخلوق کی زندگی پانی سے۔ اور ان سب کی اور تمام جہان کی زندگی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ حضور کی زندگی ذکر الٰہی سے ذکر الٰہی کی زندگی حضور سے کہ حضور نے تشریف لا کر اسے احیا فرمایا۔ مطالع المسرات میں ہے هو صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم روح الاکوان وحیاتها نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہان کی جان اور زندگی ہیں۔ اسی میں ہے قد اتفقت کلمة اولیآء اللہ علیٰ انه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم سر اللہ الممتد فی الارواح بنسیمها وتنسمهاله حیاتها تمام اولیاء کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے وہ راز ہیں جو سب روحوں میں پھیلا ہوا ہے انہیں کی خوشبو سونگھ کر سب روحیں جیتی ہیں۔

ان کا ۵ حکم جہاں میں نافذ　　قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں
قادر کل کے نائب اکبر　　کن کا ٦ رنگ دکھاتے یہ ہیں

۵ مواہب شریف میں ہے هو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خزانة السر وموضع نفوذ الامر فلا ينفذ امر الا منه ولا ينقل خير الا عنه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانۂ راز الٰہی وجاے نفاذ امر ہیں کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ مدارج شریف میں ہے ''معلوم شد کہ تصرف وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتصریف الٰہی جل جلالہ وعم نوالہ زمین وآسمان را شامل ست''۔ اسی میں ہے ''روز روز اوست وحکم حکم او بحکم رب العلمین''۔ نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں ہے انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا حاكم سواه فهو حاكم غير محكوم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا مخلوق میں کسی کا حکم نہیں حضور حاکم کل ہیں اور جہان بھر میں کسی کے محکوم نہیں۔

٦ مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں ہے ؎

اذا رام امـــرا لا يـــكـون خـلافـــه
وليس لذاک الامر فی الكون صارف

حضور جب کوئی بات چاہتے ہیں وہی ہوتی ہے اس کا خلاف نہیں ہوتا اور حضور کے چاہے کا جہان میں کوئی پھیرنے والا نہیں۔ یہی خاص رنگ کن ہے۔ صحیح بخاری میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سے عرض کرتی ہیں ارى ربک يسارع فى هواک میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں جلدی وشتابی کرتا ہے۔ ائمۂ کرام فرماتے ہیں اولیاء میں ایک مرتبہ اصحاب تکوین کا ہے کہ جو چیز جس وقت چاہتے ہیں فوراً موجود ہوجاتی ہے جسے کن کہا وہی ہوگیا۔ مطالع المسرات میں ہے قال الشيخ ابو محمد عبد الرحمٰن كل اسم من اسماء الله تعالىٰ فعال فى الكون مؤثر فيه بما يناسب معناه ولله عباد اذا تحققوا باسمائه تكونت لهم الاشياء كما اخبر تعالىٰ عن نوح وعيسىٰ ونبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مما ورد قرانا

وسنة وهو جار فى اتباع الرسل ايضا مما لا يعد كثرة. امام ابو محمد عبد الرحمٰن نے فرمایا اللہ عزوجل کا ہر نام عالم میں اپنے معنی کے مناسب نہایت فعل کرنے والا ہے اور اللہ کے کچھ بندے ہیں کہ جب اسماء الٰہیہ کے ساتھ متحقق ہوتے ہیں اشیاء ان کے لیے تکون پاتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح وعیسیٰ اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خبر دی جس کا ذکر قرآن وحدیث میں ہے۔ اور یہ رسولوں کے پیروؤں میں بھی اس قدر کثرت سے جاری ہے کہ گنا نہ جائے۔ اسی میں امام ابو العباس احمد اقلیشی کی تفسیر سے ہے قال وهيب بن الورد وكان من الابدال لو قال بسم الله صادقا علىٰ جبل لزال والىٰ هٰذا اشار بعض اهل الاشارات فى قوله بسم الله منک بمنزلة كن منه یعنی وہیب بن ورد قدس سرہٗ کہ ابدال سے تھے فرماتے اگر صدق والا پہاڑ پر بسم اللہ کہے پہاڑ ٹل جائے گا۔ اور اسی طرف بعض اولیاے کرام نے اپنے اس قول میں اشارہ فرمایا کہ عارف کا بسم اللہ کہنا خالق کے کن فرمانے کی جگہ ہے۔ اسی میں ہے وعد الحاتمى من الكرامات اسماء التكوين اما بمعرفة الاسماء واما بمجرد الصدق لان بسم الله منک حينئذ بمنزلة كن منه كذا اشار اليه بعض العارفين من اهل التكوين وهو صحيح یعنی امام محی الملۃ والدین حاتمی نے کرامات سے اشیاء موجود کردینے کے ناموں کو شمار کیا خواہ یوں کہ وہ اسم معلوم ہو جس سے شے موجود ہوجاتی ہے اسے لیا اور معدوم شے موجود ہوگئی یا مجرد اپنے صدق سے کہ صادق کا بسم اللہ کہنا خالق کے کن فرمانے کی جگہ ہے۔ بعض اولیاء نے کہ خود اصحاب تکوین سے تھے اس کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور یہ صحیح ہے۔

بیشک ہم نے تمہیں ساری کثرت عطا فرمائی۔

ان کے ۷ ہاتھ میں ہر کنجی ہے مالک کل ۸ کہلاتے یہ ہیں
اِنَّـا اَعْـطَیْنٰـــکَ الْکَوْثَـر ساری کثرت پاتے یہ ہیں
رب ۹ ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
ماتم گھر میں ایک نظر میں شادی شادی رچاتے یہ ہیں

۷ بیہقی وابونعیم وحاکم وغیرہم کی احادیث میں ہے کہ تورات وانجیل دونوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ہے **اعـطـی الـمـفـاتـیـح** سب کنجیاں انہیں عطا ہوئیں۔ الامن والعلیٰ میں بارہ حدیثوں سے ثابت کیا ہے کہ خزانوں کی کنجیاں زمین کی کنجیاں دنیا کی کنجیاں نصرت کی کنجیاں نفع کی کنجیاں جنت کی کنجیاں نار کی کنجیاں ہر شے کی کنجیاں حضور کو عطا ہوئیں۔ علامہ فاسی رحمہ اللہ تعالیٰ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات شریف میں نقل فرماتے ہیں **کل ما ظھر فی العالم فانما یعطیه سیدنا محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم الذی بیدہ المفاتیح فلا یخرج من الخزائن الالٰھیة شیٔ الاعلیٰ یدیه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم.** جو نعمت تمام عالم میں کہیں ظاہر ہوتی ہے وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی عطا فرماتے ہیں کہ انہیں کے ہاتھ سب کنجیاں ہیں تو اللہ کے خزانوں سے کوئی چیز نہیں نکلتی مگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

۸ شاہ عبدالعزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں اللہ عزوجل زبور شریف میں فرماتا ہے **امتلأت الارض من تحمید احمد وتقدیسه وملک الارض ورقاب الامم.** زمین بھر گئی احمد کی حمد اور احمد کی پاکی بولنے سے احمد ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا مالک ہوا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ امام احمد وامام طحاوی کی حدیث ہے اعشی مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور میں عرض کی **یـا مـالـک الـنـاس و دیـان العرب** اے تمام آدمیوں کے مالک اور عرب کے جزا سزا دینے والے۔ حضور نے

ان کی فریادرسی فرمائی۔ شفاء شریف میں ہے **من لم یر نفسه فی ملکه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم لم یذق حلاوۃ الایمان** جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا مالک نہ جانے ایمان کی حلاوت نہ چکھے گا۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبّ میں نہیں میرا تیرا
وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

بہجۃ الاسرار شریف میں حضرت سیدی ابومدین شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرماتے **مـلـک الـبـدل من السماء الی الارض وملک العارف من العرش الی الفرش** آسمان سے زمین تک ابدال کی ملک ہے اور عارف کی ملک عرش سے فرش تک۔ غضب تو یہ کہ خود وہابیہ کے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کی صراط مستقیم میں ہے کہ ''یہ بلند منصب والے تمام عالم میں تصرف کے مختار مطلق ہوتے ہیں اور انہیں یہ کہنا پہنچتا ہے کہ عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے''۔ اف رے شرک اکبر۔

۹ صحیح بخاری شریف کی حدیث ہے **انما انا قاسم واللّٰہ المعطی** دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں۔ علماء فرماتے ہیں کسی چیز کی تخصیص نہ فرمائی یعنی کوئی نعمت ہو اللہ ہی دیتا ہے اور حضور ہی کے ہاتھ سے ملتی ہے۔ مواہب شریف وغیرہ سے گزرا ہر نعمت حضور ہی سے ملتی ہے۔

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں کون بنائے ۱۰ بناتے یہ ہیں
لاکھوں بلائیں کروروں دشمن کون بچائے بچاتے یہ ہیں

۱۰ قصیدہ بردہ شریف میں ہے۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ
سواک عند حلول الحادث العمم

اے تمام مخلوق الٰہی سے زیادہ کریم میرا کوئی نہیں جس کی میں پناہ لوں عام حادثہ اترنے کے وقت۔ شاہ ولی اللہ صاحب کے قصیدہ اطیب النغم میں ہے۔

اذا ما اتتنی ازمۃ مدلھمۃ
تحیط بنفسی من جمیع جوانبی
تطلبت ھل من ناصر او مساعد
الوذ بہ من خوف سوء العواقب
فلست اری الا الحبیب محمدا
رسول الٰہ الخلق جم المناقب
ومعتصم المکروب فی کل غمرۃ
ومنتجع الغفران من کل تائب

جب مجھے سخت تاریک سختی پہنچتی ہے کہ ہر طرف سے میری جان کو گھیر لیتی ہے میں ڈھونڈتا ہوں کوئی یاری دینے والا یا مدد کرنے والا ہے میں جس کی پناہ لوں کہ بدانجامی کا خوف دور ہو جائے اس وقت کوئی نظر نہیں آتا مگر محمد پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول بہت فضیلتوں والے کہ ہر سختی میں مصیبت زدہ کے جائے پناہ ہیں جن کی بارگاہ سے ہر توبہ کرنے والا اپنی مغفرت طلب کرے۔ پھر لکھتے ہیں اس بیت میں اس آیۂ کریمہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں اگر تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو کر استغفار کریں اور اے محبوب تم ان کی بخشش چاہو تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

بندے کرتے ہیں کام غضب کے مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں
ق نزع روح ۱۱ میں آسانی دیں کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں

۱۱ حضور تو حضور امام شعرانی میزان الشریعۃ میں فرماتے ہیں ان ائمۃ الفقھاء والصوفیۃ کلھم یشفعون فی مقلدیھم ویلاحظون احدھم عند طلوع روحہ وعند سؤال منکر ونکیر لہ وعند النشر والحشر والحساب والمیزان والصراط ولا یغفلون عنھم فی موقف من المواقف بیشک سب پیشوا اولیاء وعلماء اپنے اپنے پیروؤں کی شفاعت کرتے ہیں اور جب ان کے پیرو کی روح نکلتی ہے جب منکر نکیر اس سے سوال کرتے ہیں جب اس کا حشر ہوتا ہے جب اس کا نامۂ اعمال کھلتا ہے جب اس سے حساب لیا جاتا ہے جب اس کے عمل تلتے ہیں جب وہ صراط پر چلتا ہے ہر وقت ہر حال میں اس کی نگہبانی کرتے ہیں اصلاً کسی جگہ اس سے غافل نہیں ہوتے۔ نیز فرماتے ہیں جمیع الائمۃ المجتھدین یشفعون فی اتباعھم ویلاحظونھم فی شدائدھم فی الدنیا والبرزخ ویوم القیٰمۃ حتیٰ یجاوزوا الصراط. تمام ائمۂ مجتہدین اپنے پیروؤں کی شفاعت کرتے ہیں اور دنیا و قبر و حشر ہر جگہ سختیوں کے وقت ان کی نگاہ داشت فرماتے ہیں جب تک صراط سے پار نہ ہو جائیں (کہ اب سختیوں کا وقت جاتا رہا اور لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون کا زمانہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آگیا۔ نہ انہیں کوئی خوف ہو نہ کچھ غم۔ وللہ الحمد)۔ نیز فرماتے ہیں واذا کان مشائخ الصوفیۃ یلاحظون اتباعھم ومریدیھم فی جمیع الاھوال والشدائد فی الدنیا والاٰخرۃ فکیف بائمۃ المذاھب. جب اولیاء ہر ہول و سختی کے وقت اپنے پیروؤں اور مریدوں کا دنیا و آخرت میں خیال رکھتے ہیں تو ائمۂ مذاہب کا کیا کہنا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ نیز لواقح الانوار القدسیہ میں ہے کل من کان متعلقا بنبی اورسول اوولی فلا بد ان یحضرہ ویأخذ بیدہ فی الشدائد. جو کوئی کسی نبی یا رسول یا ولی کا متوسل ہوگا ضرور ہے کہ وہ نبی و ولی اس کی مشکلوں کے وقت تشریف لائیں گے اور اس کی دستگیری فرمائیں گے۔ سندیں یہاں کثیر و موفور اور ان میں سے بہت حیاۃ الموات وانوار الانتباہ وفتاویٰ افریقہ میں مذکور مگر کس کے لیے جو اہل ہدایت ہو۔ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَالَہٗ مِنْ نُّوْرٍ ○

برزخ — مرقد میں بندوں کو تھپک کر — میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں
حشر — باپ جہاں بیٹے سے بھاگے — لطف وہاں فرماتے یہ ہیں
ماں جب اکلوتے کو چھوڑے — آ آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں
شفاعت — سنکھوں بیکس رونے والے — کون چُپائے چپاتے یہ ہیں
خود سجدے میں گر کر اپنی — گرتی امت اٹھاتے یہ ہیں
حساب — ننگوں بے ننگوں کا پردہ — دامن ڈھک کے چھپاتے یہ ہیں
میزان — اپنے بھرم سے ہم ہلکوں کا — پلہ بھاری بناتے یہ ہیں
حوض — ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا — پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
صراط — سَلِّم سَلِّم کی ڈھارس سے — پل پر ہم کو چلاتے یہ ہیں
جنت — جس کو کوئی نہ کھلوا سکتا — وہ زنجیر ہلاتے یہ ہیں
جن کے چھپر تک نہیں ان کے — موتی محل سجواتے یہ ہیں
ٹوپی جن کے نہ جوتی ان کو — تاج و براق دلاتے یہ ہیں

کہہ دو رضاؔ سے خوش ہو خوش رہ
مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

•••••

استمداد از شاہ رسالت بر کبرائے کفر و ردت ∗

مولیٰ دین مٹاتے یہ ہیں — کفر اسلام میں لاتے یہ ہیں
تیری شان گھٹاتے یہ ہیں — رب کو عیب لگاتے یہ ہیں
رب سے الجھیں نبی سے الجھیں — کس ابلیس کے کاتے یہ ہیں
بلکہ وہ کفر میں ان کا گُرگا — پھر مسلم کہلاتے یہ ہیں
ابن عقبہ [۱] سے مسلم ہیں — حاشا اس کو لجاتے یہ ہیں
اس کے ظلموں کی حد تھی حرم پر — شاہ حرم تک جاتے یہ ہیں
کتنے مذہب [۲] ردت ٹھہرے — فقہ و کلام میں آتے یہ ہیں

∗ بالکسر و تشدید دال یعنی باوصف ادعائے اسلام قول یا فعل کفر کا ارتکاب کرنا۔

[۱] سرکار مدینہ طیبہ پر جو ناپاک لشکر یزید پلید نے بھیجا تھا اس کا خبیث افسر مسلم بن عقبہ تھا وہ ناپاکیاں وہاں کیں جن کے سنتے کلیجہ کانپے۔ تین دن مسجد اقدس میں نماز نہ ہوئی منبر اطہر پر گھوڑوں کی لید اور پیشاب پڑے آخر بہت برے حالوں اپنے مقر کو گیا۔

[۲] حکم ارتداد فقہی و کلامی میں فرق ہے جس لفظ کے ظاہر معنی کفر ہوں تاویل کی گنجائش نہ رکھتا ہو یعنی اس کے لیے کوئی تاویل صحیح نہ ہو کہ تاویل فاسد کو یہ نہ کہیں گے کہ اس میں تاویل کی جگہ ہے فقہا اس پر تکفیر کرتے ہیں لیکن متکلمین کتنی ہی تاویل بعید ہو جب تک عرفاً حد امکان میں ہو اسے موجب احتیاط جانتے ہیں ہاں تاویل متعذر کہ حقیقۃً تاویل ہی نہیں ہوتی اسے کوئی نہ سنے گا اس پر تکفیر قطعی اجماعی ہے یہی وہ کافر ہے کہ اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔ مصرع دوم میں انہیں قسموں کی طرف اشارہ ہے تاکہ معلوم ہو کہ شعر سرنامہ میں کفر و ردت دونوں صورتوں کو عام ہے کہ قصیدے میں دونوں قسم کے مرتدوں کا رد ہے۔ واللہ الہادی۔

کفر کے بچے ۳ کفر کے باوا — کفر کے رشتے ناتے یہ ہیں
سب سے مضر تر ہیں یہ وہابی — سنی بن کے رجھاتے یہ ہیں
سنی و حنفی و چشتی — بن بن کر بہکاتے یہ ہیں
جتنے ضلال ہوئے ہیں اب تک — ان بہیوں کے کھاتے یہ ہیں
جو چھپر ابلیس نے چھائے — سب کے بندھن باتے یہ ہیں
حق سے جاہل شہ سے ذاہل — کیسی مد کے ماتے یہ ہیں
اپنی چلتی نور الٰہی — جلتے مونھ سے بجھاتے یہ ہیں

پیارے دفع کر اعدا کیونکر
تیرے ہوتے ساتے یہ ہیں

●●●●●

۳ کفر کے بچے وہ مذہب کہ خاص کفر سے پیدا ہوئے۔ یہ صورت التزام ہے۔ کفر کے باوا جس کا نتیجہ کفر ہے۔ یہ لزوم ہوا۔ کفر کے رشتے قریب بکفر۔ قصیدے میں تینوں قسموں پر رد ہے۔

اسمٰعیل دہلوی اور سب وہابیہ اور سارے دیوبندی

شہ ۱ کو رسل کو ملک کو جو مانے — اس کو خدا سے چھڑاتے یہ ہیں
چھاچھ بنا کر پھینکی نبوت — گھی توحید کا تاتے یہ ہیں
پھر اس کلمۂ کفر کی تہمت — رب ۲ و رسل ۳ پہ اٹھاتے یہ ہیں
شہ کو ۴ رسل کو اہل خدا کو — چوہڑے چمار سناتے یہ ہیں

ـــہ ظاہر ہے کہ یہ ان کا امام ہے جونیت امام کی سوا اپنی پھر دیوبندیوں کے امام خاص گنگوہی صاحب کا فتاویٰ حصہ اول صفحہ ۶۳ و ۶۴ ''ســـوال تقویت الایمان میں کوئی مسئلہ قابل عمل نہیں یا کل صحیح ہیں۔ الجواب بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں''۔

۱ تفویت الایمان مطبع صدیقی دہلی ۱۲۷۰ھ صفحہ ۲۱ ''اللہ کے سوا کسی کو نہ مان''۔ صفحہ ۸ ''اوروں کو ماننا محض خبط ہے''۔ صفحہ ۷ وغیرہا۔ اقــول ہر مسلمان جانتا ہے کہ رسولوں، فرشتوں کا ماننا جزو ایمان ہے اور ان کا نہ ماننا ایسا ہی کفر ہے جیسا اللہ عزوجل کو نہ ماننا۔ لیکن امام الوہابیہ کے دھرم میں انہیں اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ماننا محض حرام اور ہر حرام سے بدتر ہے۔ (دیکھو تکمیل اول)

۲ صفحہ ۱۹ ''اللہ صاحب نے فرمایا کسی کو میرے سوا نہ مانیو''۔ اللہ تعالیٰ پر کفر کا افترا۔

۳ صفحہ ۱۷ ''جتنے پیغمبر آئے ہیں سو اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے''۔ تمام انبیاء پر کفر کا افترا۔

۴ تفویت الایمان صفحہ ۱۱ پر یہ دعویٰ کر کے کہ کسی انبیاء اولیاء کی یہ شان نہیں جو کسی کو مصیبت کے وقت پکارے مشرک ہے۔ صفحہ ۲۲ پر اس کے ثبوت میں کہا ''ہمارا جب خالق اللہ ہے تو ہم کو چاہیے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو ایک بادشاہ کا غلام ہو وہ اپنے کام کا علاقہ دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر''۔

حق ۵ سے چھوٹا ان سے اعظم — بیچ میں اور مناتے یہ ہیں
وہ سب رکھے چمار سے بد تر — ٹھاکر کس کو بناتے یہ ہیں
لا واللہ ٦ وہ شان خدا ہے — ذرہ سے جس کو گراتے یہ ہیں
رب کا مقابل سمجھے رسل کو — اپنا شرک بھلاتے یہ ہیں
ان کی عزت حق سے جدا ہے — دونوں کی تول کراتے یہ ہیں
ان کا ٧ نام دھرا ناکارے — کفر ـ کے کام تو آتے یہ ہیں
ان کے ٨ مونھ میں خاک ہو کس کو — مٹی میں مر کے ملاتے یہ ہیں
پھر ٩ اس کفر کی تہمت شہ پر — رکھ کر خاک اڑاتے یہ ہیں

---

۵ تفویت الایمان صفحہ١٦ ''جس نے اللہ کا حق مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجیے اور یہ یقین جانیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے''۔ اقول اللہ کو بڑے سے بڑا کہا اور تمام مخلوقات کو ذلیل سے ذلیل۔ تو کم سے کم بیچ میں ایک اور چاہیے جو اللہ سے چھوٹا اور مخلوقات سے بڑا ہو اس سے ذلیل اور ان سے معزز ہو۔ یہ کفر ہے۔ (دیکھو تکمیل دوم)

٦ تفویت الایمان صفحہ٤٧ ''سب انبیاء اس کے روبرو ذرۂ ناچیز سے کم تر ہیں''۔ یعنی چوہڑے چمار سے بھی بدتر۔ (ازالۂ وہم کو تکمیل سوم ہے)

٧ تفویت الایمان صفحہ٣٥ ''اللہ کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجیے''۔ (دیکھو تکمیل ٤)

ـ ہر شخص اپنے ہی کام کو کام سمجھتا ہے۔ وہابیہ کا کام کفر ہے۔ محبوبان خدا اس کام کے نہیں تو انہیں آپ ہی ناکارہ کہا چاہیں۔

٨ و ٩ تفویت الایمان صفحہ٨٢ ''فرمایا (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے) جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں''۔ کفر بکا اور یعنی کہہ کر حضور پر اس کا افترا۔ (دیکھو تکمیل ۵)

جیسے ١٠ پدھان اور چودھری ایسی — شہ کی سیادت گاتے یہ ہیں
چھوٹے ١١ بڑے بھائی کا تفاوت — اپنے میں شہ میں بتاتے یہ ہیں
صرف بڑے بھائی کے برابر — شہ کا وقار مناتے یہ ہیں
چھوٹے نانا حسین و حسن کے — پیش خود کہلاتے یہ ہیں
حکم ادب میں چچا زہرا کے — قَـاتَـلَهُمُ بنے جاتے یہ ہیں
وہ جن پر ماں باپ تصدق — بھائی ان کو بناتے یہ ہیں
طالبی ـ عباسی تو نہیں۔ کیا — زیر ابولہب آتے یہ ہیں
شہ ١٢ کی ثنا، مدح باہم سے — کم ہو یہ للچاتے یہ ہیں
فوق ١٣ رسالت شہ میں نہیں کچھ — جملہ خصائص ڈھاتے یہ ہیں

اللہ انہیں مارے۔

---

١٠ تفویت الایمان صفحہ٨۵و٨٦ ''جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار اس طرح سے ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں''۔ بادشاہ تو بادشاہ ایک کلکٹر کو کہو تو اس کی توہین ہو یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر ہے۔

١١ تفویت الایمان صفحہ٨١ ''ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم چھوٹے''۔ صفحہ٨٠ ''سو بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے''۔ کیسی کھلی توہین ہے۔ باپ کے برابر بھی نہ رکھا۔

ـ حضور کا کوئی حقیقی بھائی نہ تھا حضرت حمزہ نے اولاد ذکور نہ چھوڑی۔ وہابیہ و امام الوہابیہ کا حضرت عباس یا ابوطالب کی اولاد سے بھی نہ ہونا ظاہر تو کیا ابولہب کے بیٹے بن کر چھوٹے بھائی بننے کی گستاخی کرتے ہیں۔

١٢ تفویت الایمان صفحہ٨۵ ''جو بشر کی سی تعریف ہو سو ہی کرو سو اس میں بھی اختصار ہی کرو''۔

١٣ تا ١٦ تفویت الایمان صفحہ٨٣ ''پیغمبر خدا نے فرمایا یہی کہو کہ اللہ کا بندہ ہے اور اس کا رسول یعنی جو خوبیاں اور کمالات اللہ نے مجھے بخشے سب رسول کہہ دینے میں آجاتے ہیں''۔ یہ حضور کے سب فضائل خاصہ سے کفر ہے۔ (دیکھو تکمیل ٦)

اسرا ۱۴ رویت ۱۵ ختم نبوت ۱۶ — سب کو عدم میں سلاتے یہ ہیں
ایک ۱۷ تو شہ پر یہ تہمت پھر — حکم ۱۸ میں حصر بڑھاتے یہ ہیں
واقف ہیں ۱۹ احکام سے باقی — سارے فضل گماتے یہ ہیں
کل اعجاز ۲۰ تمام محاسن ۲۱ — سب پر لا کھنچواتے یہ ہیں
یہ بہتان ۲۲ بھی شہ پر رکھا — کتنا حق کو ستاتے یہ ہیں
یُؤذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ـــ — دین کو کیا کلپاتے یہ ہیں
ایسوں کو جو اَعَدَّلَھُمْ ہے — آج نہیں کل پاتے یہ ہیں
معجزۂ ۲۳ اُمِّیَت شہ سے — پیر کا جہل ملاتے یہ ہیں

---

۱۷ ''یعنی'' کہہ کر اس کفر کا افترا بھی حضور پر رکھ دیا۔

۱۸ اقول حدیث میں اتنا تھا کہ اللہ کا بندہ و رسول کہو۔ ترجمہ وہ گڑھا کہ ''یہی کہو'' یہ حضور پر اور افترا اسی خباثت کے لیے ہے کہ حضور میں رسالت کے سوا کوئی خوبی نہیں۔

۱۹ تا ۲۱ تفویت الایمان صفحہ ۲۹ ''ان میں بڑائی یہی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں''۔ اقول اس کفر نے معجزے درکنار رسالت بھی اڑادی۔ (دیکھو تکمیل ۷)

۲۲ تفویت الایمان صفحہ ۸۹ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس کفر کا افترا کہ ''سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہی ہے کہ اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل''۔ اقول اب ہدایت بھی گئی نری احکام دانی رہ گئی۔ (دیکھو تکمیل ۸)

ـــ قرآن عظیم میں ہے بے شک جو اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی اور ان کے لئے ذلت دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۲۳ صراط مستقیم اسمٰعیل دہلوی مطبع ضیائی ۱۲۸۵ھ دیباچہ میں اپنے پیر کو ''وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال مشابہت پر پیدا ہوئے لہٰذا ناخواندے رہے''۔ یہ گمراہی ہے۔ (دیکھو تکمیل ۹)

شہ ۲۴ کے حکم پہ چلنے میں بھی — شرک کی ہنڈی پٹاتے یہ ہیں
ورد ۲۵ کلمۂ طیب پر بھی — شرک کا مونھ پھیلاتے یہ ہیں
اتنا جلتے ہیں نام شہ سے — کلمے سے کنیاتے یہ ہیں
دم ۲۶ میں کروروں ہمسر شہ ہوں — ایسی مشین دھراتے یہ ہیں
معجزے ۲۷ سے بہتیرے جادو — اکمل و اقویٰ گاتے یہ ہیں
ساحر قادر، لیکن شہ کو — پتھر محض ۲۸ بناتے یہ ہیں

---

۲۴ تفویت الایمان صفحہ ۱۳ و ۱۴ ''کھانے پینے پہننے میں اس کے حکم پر چلنا جس چیز کے برتنے کو فرمایا برتنا جو منع کیا اس سے دور رہنا اس قسم کی چیزیں اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے بتائی ہیں جو کسی انبیا اولیا کی اس قسم کی تعظیم کرے شرک ہے''۔ یہ قرآن کا رد اور رسالت کا انکار ہے۔ (دیکھو تکمیل ۱۰)

۲۵ تفویت الایمان صفحہ ۴۹ ''نام جپنا انہیں کاموں سے ہے کہ اللہ نے خاص اپنی تعظیم کے ٹھہرائے ہیں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے''۔ اقول کلمہ طیبہ کے ورد میں حضور کا نام جپنا ہے لہٰذا اس کے نزدیک شرک۔ (دیکھو تکمیل ۱۱)

۲۶ تفویت الایمان صفحہ ۳۷ ''ایک آن میں چاہے تو کروروں نبی محمد کی برابر پیدا کر ڈالے''۔ یہ صاف توہین و کلمۂ کفر ہے۔ (دیکھو تکمیل ۱۲)

۲۷ اسمٰعیل دہلوی رسالۂ منصب امامت صفحہ ۳۱ منقول فتاویٰ گنگوہی حصہ ۳ صفحہ ۲۳ ''بہت چیزیں کہ مقبولوں کی معجزہ گنی جاتی ہیں ویسی بلکہ قوت و کمال میں ان سے بڑھ کر جادوگر اور طلسمات والے کر سکتے ہیں''۔ (اس کفر کے رد کو تکمیل ۱۳ ہے) مسلمانو! کیا تمہارا یہی اعتقاد ہے کہ جادوگر معجزے سے بڑھ کر دکھا سکتے ہیں۔

۲۸ ایضاً صفحہ مذکورہ ''معجزہ یوں ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ خود ایک تصرف عجیب کرتا ہے نہ یہ کہ معجزہ دکھانے کی قدرت نبی کو دے اور اسے اس کے اظہار کا حکم کرے''۔ صفحہ ۲۴ ''جو یہ سمجھے کہ حق تعالیٰ نے انبیاء کو تصرف کی قدرت دی وہ بے شک کافر و مشرک ہے''۔ یہ صراحۃً قرآن عظیم کا انکار ہے۔ (اس کفر و شرک کے رد کو تکمیل ۱۴)

شہ ۲۹ کی وجاہت شہ کی محبت ۳۰ زہر کہاں نہیں کھاتے یہ ہیں
اصل ۳۱ شفاعت شہ سے ہیں کافر نام کو لفظ دکھاتے یہ ہیں
اس میں ۳۲ بھی تخصیص ان کی نہیں کچھ مہمل گول گڑھاتے یہ ہیں
بیٹی ۳۳ تک کے نہ کام آئیں گے بے قدری یہ مناتے یہ ہیں

---

۲۹ تفویت الایمان صفحہ ۳۷ "امیر کی وجاہت کے سبب اس کی سفارش قبول کی اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی جو کسی نبی کو اس قسم کا شفیع سمجھے وہ اصل مشرک ہے"۔ (اس گمراہی کا رد تکمیل ۱۵) مسلمانو! کیا تم اپنے نبی کو اللہ کے یہاں اتنا وجاہت والا نہیں جانتے کہ ان کی وجاہت وجہ قبول شفاعت ہوسکے۔

۳۰ تفویت الایمان صفحہ ۳۸ "محبت کے سبب سفارش قبول کرلی اس قسم کی شفاعت بھی اس دربار میں کسی طرح ممکن نہیں جو کسی کو اس قسم کا شفیع سمجھے ویسا ہی مشرک ہے"۔ (اس ضلالت کا رد تکمیل ۱۶) مسلمانو! کیا تمہارے نبی اللہ کے محبوب نہیں کیا ان کی محبوبیت وجہ قبول شفاعت نہیں۔

۳۱ اس کے بیان کو تکمیل ۱۷۔

۳۲ تفویت الایمان صفحہ ۳۹ و ۴۰ "جس کو چاہے گا اپنے حکم سے شفیع بنادے گا"۔ ہمارے ایمان میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کے لیے متعین ہیں۔ انہیں کو چاہا اور انہیں کو چاہے گا اور سب نفسی نفسی کہیں گے اور یہ امتی امتی۔ (دیکھو تکمیل ۱۸)

۳۳ تفویت الایمان صفحہ ۴۶ "اے فاطمہ بچا تو اپنی جان کو آگ سے کام نہ آؤں گا میں تیرے اللہ کے ہاں کچھ پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کھول کر سنادیا کہ اللہ کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کرسکتا"۔ صفحہ ۳۴ "میں آپ ہی کو ڈرتا ہوں دوسرے کو کیا بچا سکوں"۔ مسلمانو! کیا تمہارا ابھی یہی اعتقاد ہے کہ حضور قیامت میں اپنی صاحبزادی کو بھی نہیں بچا سکتے۔ وہ آپ ہی کو ڈر رہے ہیں اور کو کیا بچا سکیں۔ (باقی تکمیل ۱۹)

مغنی ـ رب سے نہ ہوسکنے کو کیا معنی پہناتے یہ ہیں
ان کے ـ کام نہ آئیں گے بے شک جب تو جہنم جاتے یہ ہیں
جگ بیتی سے کیا مطلب ہے اپنی بیتی سناتے یہ ہیں
سب کے برابر عاجز ۳۴ و ناداں ۳۵ کار جہاں میں بتاتے یہ ہیں
جن کا چاہا ۳۶ خدا کا چاہا ان کا چاہا مٹاتے یہ ہیں
نائب اکبر قادر کل کو پتھر ۳۷ کا ٹھہراتے یہ ہیں

ـ اقول حدیث میں نفی اغنا تھی اغنا بے پرواہ کردینا اسے اصلاً کام نہ آنا بنالیا۔

ـ کہ حدیث صحیح متواتر کے حکم سے منکر شفاعت شفاعت سے محروم ہے۔

۳۴ تفویت الایمان صفحہ ۳۰ "ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار"۔ نعت شریف کی شرح میں اقوال ائمہ گزرے دیکھو مسلمانوں کا کیا اعتقاد ہے اور اس کا کیا۔ (اور دیکھو تکمیل ۲۰)

۳۵ تفویت الایمان صفحہ ۳۰ "ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور نادان"۔ مسلمانو! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ہر جاہل کافر کو برابر کے نادان کہنا مسلمان کا کام ہے۔ (اور دیکھو تکمیل ۲۱)

۳۶ تفویت الایمان صفحہ ۵۲ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔ صفحہ ۳۵ "کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں کچھ فائدہ نقصان نہیں پہنچا سکتے ناکارے"۔ یہ نہ صرف حضور بلکہ اللہ کی بھی توہین ہے۔ (دیکھو تکمیل ۲۲)

۳۷ تفویت الایمان صفحہ ۴۹ پر اللہ تعالیٰ کا حق بتایا "نفع نقصان کی امید اسی سے رکھنا چاہیے یہ معاملہ اور سے کرنا شرک ہے"۔ اقول پتھر سے بھی نفع کی امید نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ تیمّم کے کام آئے گا، نیو میں مضبوطی دے گا، سر پر گرا تو دو کردے گا۔ انبیاء اولیاء پتھر سے بھی گئے گزرے۔ (اور دیکھو تکمیل ۲۳)

پھر ۳۸ سے بھی بدتر لاشے	محض پہ ٹھیکا کھاتے یہ ہیں
کیا ۳۹ ہر بار نبی و ولی سے	شیطان بھوت ملاتے یہ ہیں
جو آیات ۴۰ بتوں میں ہیں ان کو	محبوبوں پہ جماتے یہ ہیں
ان کو نبی، بت، بھوت ہیں یکساں	یہ توحید سوجھاتے یہ ہیں
شان ۴۱ جلال حبیب حق کو	سلب حواس بناتے یہ ہیں
حمد ۴۲ کرے حق مدح نبی سے	قدح سے قدر بڑھاتے یہ ہیں
اتنی ہی شان خدا بڑھتی ہے	جتنا نبی کو گراتے یہ ہیں
رب ۴۳ دیتا ہے رسل کو تسلط	بے قابو ٹھہراتے یہ ہیں

۳۸ تقویت الایمان صفحہ ۷۷ ''رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا''۔ (اس گستاخی کے رد میں تکمیل ۲۴ ہے)

۳۹ یہ ساری کتاب میں اہلی گہلی ہے حکم لگانے میں نبی، ولی وشیطان، پری، بھوت سب کو ملاتا ہے۔ عبارتیں تکمیل ۲۵ میں دیکھو۔

۴۰ اس کے بیان کو تکمیل ۲۶ ہے۔

۴۱ تقویت الایمان صفحہ ۷۵ ''مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے''۔ (دیکھو تکمیل ۲۷)

۴۲ قرآن کریم اول تا آخر تلاوت کیجیے اور ساری تقویت الایمان دیکھیے کھل جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی مدح سے اپنی حمد فرماتا ہے اور یہ محبوبوں کی مذمت کو خدا کی تعریف ٹھہراتا ہے۔ (اس کا بیان تکمیل ۲۸ میں ہے)

۴۳ تقویت الایمان صفحہ ۱۰ ''کسی کو کسی کے قابو میں نہیں دیتا''۔ اقول یہ اللہ پر کذب کے علاوہ آیتوں کی تکذیب ہے۔ (دیکھو تکمیل ۲۹)

شہ ۴۴ کے حضور قیام ادب کو	شرک بھون میں بٹھاتے یہ ہیں
طیبہ ۴۵ کے جنگل کے ادب پر	کیا زنجیریں تڑاتے یہ ہیں
خود ۴۶ فرمان رسول اللہ پر	حکم شرک چڑھاتے یہ ہیں
اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی	دیکھو کہاں چھلکاتے یہ ہیں
ان کی بات تو وحی خدا ہے	کس پر شرک جھکاتے یہ ہیں
سن ۴۷ کے تبرک آب مدینہ	شرک میں ڈوبے جاتے یہ ہیں

۴۴ تقویت الایمان صفحہ ۱۲ ''جو پیغمبر کو سجدہ کرے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو اس پر شرک ثابت ہے''۔ صفحہ ۵۴ ''کسی کی محض تعظیم کے واسطے اس کے روبرو ادب سے کھڑے رہنا انہیں کاموں سے ہے کہ اللہ نے اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائے ہیں''۔ یہ اللہ پر افترا ہے۔ (دیکھو تکمیل ۳۰)

۴۵ تقویت الایمان صفحہ ۱۲ ''جو وہاں کے گردو پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے''۔ مشرک ہر ایک کو مشرک جانتا ہے۔ مسلمان کے دل سے پوچھے کہ اس پاک مبارک جنگل کا ادب کیسا ہے۔

۴۶ تقویت الایمان صفحہ ۵۰ ''اس کے جنگل کا ادب کرنا وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اکھاڑنا اور اس قسم کے کام کرنے اور ان سے کچھ دین و دنیا کے فائدہ کی توقع رکھنی یہ سب شرک کی باتیں ہیں''۔ یہاں چھانٹ کر اس مقدس جنگل کے ان ادبوں کو شرک کہا جو بالتصریح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں۔ (دیکھو تکمیل ۳۱) اقول اور جب تیرے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی سے کسی فائدے کی امید رکھنے والا مشرک ہے پھر تعظیم مدینہ سے امید کا کیا ذکر۔

۴۷ تقویت الایمان صفحہ ۱۲ ''اس کے کوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے واسطے بتائے ہیں جو کسی پیغمبر کو کرے اس پر شرک ثابت ہے''۔ اللہ پر افترا کیا اور سلف سے اب تک کے تمام مسلمانوں کو مشرک کہا۔ (دیکھو تکمیل ۳۲)

ان ۴۸ کو سفر طیبہ کا سقر ہے   اس پر ادب کیا گاتے یہ ہیں
پھکڑ ۴۹ پھکڑ ورنہ مشرک   کیا تہذیب جگاتے یہ ہیں
یہ ہے رسول اللہ کی عزت   پھر اسلام رکھاتے یہ ہیں
شہ ۵۰ کا خیال نماز میں آنا   درجوں خر سے گراتے یہ ہیں
لعنت حق ہو لعن رسل ہو   کیسی رینک سناتے یہ ہیں
سورۂ فاتحہ ۵۱ اور تشہد ۵۲   شرک اندھن میں دھنساتے یہ ہیں
بیل گدھے کی یاد میں ڈوبیں   اس کو سہل بتاتے یہ ہیں

۴۸ تفویت الایمان صفحہ۱۲ ''جو کسی پیغمبر یا بھوت کی قبر یا مکان میں دور سے قصد کر کے جاوے اس پر شرک ثابت ہے''۔ صحابہ سے اب تک کے مسلمان مشرک کر دیے غضب یہ کہ گنگوہی صاحب بھاری مشرک ٹھہرا دیے۔ (دیکھو تکمیل ۳۳)

۴۹ تفویت الایمان صفحہ۱۲ ''اس کے گھر دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور رستے میں نامعقول باتیں کرنے سے بچنا کام عبادت کے ہیں جو کسی پیغمبر یا بھوت کو کرے اس پر شرک ثابت ہے''۔ اقــول اولاً تمام صحابۂ کرام و اولیا و علما و صلحا سب مشرک کر دیے کہ رستوں میں نامعقول باتوں سے بچتے تھے ثانیاً راہ مدینہ طیبہ میں نامعقول باتیں کرنا جزء ایمان ہوا کہ نہ کرے تو مشرک۔ (باقی تکمیل ۳۴)

۵۰ اسمٰعیل دہلوی کی صراط مستقیم صفحہ ۷۵ ''نماز میں پیر اور اس کے مانند اور بزرگوں کی طرف خیال لے جانا اگرچہ جناب رسالت مآب ہوں کتنے ہی درجوں اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدتر ہے''۔ کون مسلمان ہے کہ اس قول کفر پر سنتے ہی لعنت نہ کرے۔ اس کے کفروں کا قاہر بیان کوکبۂ شہابیہ میں صفحہ ۳۰ سے آخر صفحہ ۳۹ تک دیکھیے۔ (اور تکمیل ۳۵)

۵۱ و ۵۲ اقــول ظاہر ہے کہ الحمد و التحیات دونوں میں حضور کا خیال عظمت سے لانا ہے تو یہ شرک خود شریعت نے نماز میں واجب کیے۔ (دیکھو تکمیل ۳۶)

لیکن یاد رسول اللہ پر   شرک کی نیو چناتے یہ ہیں
خر سے تو ان کو خیر ہی پہنچی   خار تو شہ سے کھاتے یہ ہیں
ختم جنہوں نے نبوت کردی   جس پر دل ہمکاتے یہ ہیں
یاد محمد ـ یاد خدا ہے   کس کو خر سے گھٹاتے یہ ہیں
ان کو گدھے کا ذکر ہی روزی   جس کی شان بڑھاتے یہ ہیں
ہم کو ذکر حبیب جسے یوں   آگ سمجھ کے بجھاتے یہ ہیں
غیر نبی کو وحی ۵۳ و عصمت ۵۴   مان کے نیو جماتے یہ ہیں

ـ شفا شریف میں حدیث ہے رب عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک فقد ذکرنی میں نے تمہیں اپنی یاد سے ایک یاد بنایا تو جس نے تمہیں یاد کیا اس نے مجھے یاد کیا۔

۵۳ صراط مستقیم صفحہ ۳۸ ''بعض اولیا کو احکام شرعیہ بے وساطت انبیا بھی پہنچتے ہیں احکام شرعیہ میں ان پر وحی آتی ہے وہ ایک طرح تقلید نبی سے آزاد اور احکام شرعیہ میں خود محقق ہوتے ہیں وہ انبیا کے ہم استاد ہیں تحقیقی علم وہی ہے جو انہیں اپنی وحی باطنی سے ملتا ہے وہ جو انبیا سے ملا تقلیدی ہے وہ علم میں انبیا کی برابر ہوتے ہیں''۔ ان کفریات پر ہر مسلمان نفریں کرے گا (۱) کیا غیر نبی پر احکام شرعیہ کی وحی آئے گی (۲) کیا وہ تقلید نبی سے آزاد ہو سکتا ہے (۳) کیا وہ نبی کے برابر ہو سکتا ہے (۴) کیا اس کا اپنا علم نبی کے علم سے زیادہ وثوق کا ہے۔ ان کا رد کوکبۂ شہابیہ میں صفحہ ۲۱ سے صفحہ ۲۴ تک ملاحظہ ہو۔

۵۴ یہیں کہا ''بالضرورۃ ان ولیوں کو ایک محافظت دیتے ہیں کہ محافظت انبیا کے مثل ہوتی ہے جس کا نام عصمت ہے''۔ جب انبیا کی طرح معصوم بھی ہوئے اور احکام شرعیہ کی وحی بھی آئی اور ان میں تقلید انبیا کے پابند بھی نہ ہوئے پھر نبی بلکہ مستقل رسول ہونے میں کیا رہ گیا یہ صریح کفر ہے۔ یہ ساری نیو نبی بننے کی تھی جس کا روشن بیان الکوکبۃ الشہابیہ میں دیکھیے۔

تحقیر قرآن عظیم

کا ہے کی نیو نبی بننے کی جس پر جان گنواتے یہ ہیں
سلب قرآں ۵۵ جائز کہہ کر اس کو حدوث میں لاتے یہ ہیں
قرآں ۵۶ وجہ ہدایت کب ہے محض الزام ہے گاتے یہ ہیں
منصب ۵۷ فہم نکات قرآں ہر گیدی کو دلاتے یہ ہیں
پھر ۵۸ اس کذب جلی کی تہمت خود قرآں پر اٹھاتے یہ ہیں
خود ۵۹ کہے قرآں مَـا یَعْقِلُهَا امی فہم بتا تے یہ ہیں

۵۵ اسمٰعیل دہلوی کی یکروزی مطبع فاروقی دہلی صفحہ ۱۴۴ ''اتارنے کے بعد قرآن کا فنا کردینا ممکن ہے''۔ اقـــول اولاً قدیم فنا نہیں ہوسکتا تو قرآن مجید حادث ہوا تو مخلوق ہوا اور صحابۂ کرام اور ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فتویٰ ہے کہ جو قرآن مجید کو مخلوق مانے کافر ہے۔ ثانیاً قرآن عظیم لازم ذات ہے اور لازم کی فنا ملزوم کی فنا تو حاصل یہ ہوا کہ اللہ فنا ہوسکتا ہے۔

۵۶ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے۔ اور تکمیل ۱۳ میں اسمٰعیل دہلوی کا قول درج ہوا کہ معجزہ صرف مخالفوں پر الزام ہوتا ہے نہ ہدایت۔ تو قرآن مجید ہدایت نہ رہا یہ کفر ہے۔ قال تعالیٰ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ قرآن ہدایت ہے ڈر والوں کو۔

۵۷ تفویت الایمان صفحہ ۳ ''سورۂ بقر میں ہے اتاریں ہم نے تیری طرف باتیں کھلی یعنی ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں پیغمبر تو جاہلوں کے سمجھانے کو آئے تھے''۔

۵۸ صفحہ ۶ ''اللہ صاحب نے فرمایا کہ قرآن سمجھنا کچھ مشکل نہیں''۔ یہ اللہ عزوجل پر افترا ہے۔

۵۹ صفحہ ۶ ''اللہ ورسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہ چاہیے''۔ یہ قرآن مجید کی تکذیب ہے۔ قـــال تعالیٰ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ○ یہ کہاوتیں بیان تو ہم سب کے لیے کرتے ہیں اور انہیں سمجھتے نہیں مگر عالم۔

بے سمجھائے ۶۰ نہ سمجھے صحابہ اپنی ٹانگ اڑاتے یہ ہیں
حق کے بیاں کی نبی کو حاجت پیٹ سے خواندے آتے یہ ہیں
قرآں ہر شے کا ہے تبیاں صِفر نبی کو بناتے یہ ہیں
معطی علم ہے سرور عالم ان سے الگ کتراتے یہ ہیں
حق نے یُعَلِّمُهُمْ فرمایا خود فہمید مناتے یہ ہیں
فِی الْاُمِّیّٖنَ یاد ہے ان کو وہ تعلیم بھلاتے یہ ہیں
بعض کتاب پہ نام کو ایماں بعض سے کفر دکھاتے یہ ہیں
قاصد سے اب کیا کام ان کو سلجھی پاتی پاتے یہ ہیں
خواندے ہیں کیوں امی سے سیکھیں صاف ہے خط پڑھے جاتے یہ ہیں
یہ ہے حدیث کی درگت جس کے دعوے پر اتراتے یہ ہیں
جب ۶۱ تو مقلد مجتہدیں کو نصرانیت اڑھاتے یہ ہیں

۶۰ صفحہ ۴ ''ہر خاص وعام کو چاہیے کہ اللہ ورسول کے کلام کو سمجھیں''۔ صفحہ ۶ ''جو کوئی بہت جاہل ہے اس کو اللہ ورسول کے کلام سمجھنے میں زیادہ رغبت چاہیے''۔ صفحہ ۳ ''جو کلام مولویوں کا اس کے موافق ہو سو قبول کیجیے اور جو موافق نہ ہو اس کی سند نہ پکڑیے''۔ یہاں ائمہ کی تقلید سے توڑا اور ہر جاہل گیدی کو خود قرآن وحدیث سے احکام سمجھنے پر ابھارا ہے۔ ان چاروں قولوں میں جو بے دینی پھیلائی ہے اس کے رد کو تکمیل ۷ ۳ دیکھیے۔

۶۱ تنویر العینین اسمٰعیل دہلوی ''ایک امام کی پیروی کہ اس کے قول کی سند پکڑے اگر چہ حدیث و کتاب سے خلاف پر دلیلیں ثابت ہوں اس قول کے موافق ان کی تاویل کرے یہ نصرانی ہونے کا میل اور شرک کا حصہ ہے تم ڈرتے نہیں کہ تم نے اماموں کو اللہ کا شریک کردیا''۔ تو اہلسنت کے چاروں مذہب والے معاذ اللہ مشرک ونصرانی ہوئے۔ (دیکھو تکمیل ۳۸)

ترمذی، مشکوٰۃ، بخاری۔ شافعی، حنفی۔ شرک، بدعت۔

مجتہد العصر ان کا ہے جس کو — بن سے پکڑ کر لاتے یہ ہیں
ترمجی ، مسکاۃ اور بکھاری — گھول کر اس کو پلاتے یہ ہیں
ساپھی، ہنپھی کے سکے کھوٹے — جھنجھی ۶۲ اپنی بھناتے یہ ہیں
سارے سرک، بدّت پیے بیٹھے — اب کیا دیدہ لچاتے یہ ہیں
الحاصل قرآن کو ہر دم — جھٹلاتے مکراتے یہ ہیں
روئے زمیں ۶۳ پر کافر ہیں سب — ایسی باؤ چلاتے یہ ہیں

متعلق امت۔

شہ کی امت کافر مانی — آپ کہاں بچے جاتے یہ ہیں
روئے زمیں سے الگ کیا کوئی — گوہ کا بھٹا بساتے یہ ہیں
اپنی آگ میں جل گئے آپ ہی — اچھی دیپک گاتے یہ ہیں

---

۶۲ اس کے بیان کو تکمیل ۳۹ ہے۔

۶۳ تفویت الایمان صفحہ ۵۸ پر حدیث نقل کی کہ جب عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اتر کر دجال کو قتل فرمائیں گے اس کے بعد اللہ عزوجل ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا کہ روئے زمین پر جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہوگا اس کی روح قبض کر لے گی اور صفحہ ۵۶ پر حدیث کا ترجمہ کیا ''بھیجے گا اللہ ایک باؤ اچھی سو جان نکال لے گی جس کے دل میں ہوگا رائی کے دانے بھر ایمان''۔ اور اس پر فائدہ یہ جڑ دیا صفحہ ۵۷ ''سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا''۔ یعنی عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اتر آئے دجال قتل ہوگیا وہ ہوا چل گئی روئے زمین پر کوئی ادنیٰ اسلام والا نہ رہا نرے کافر رہ گئے ایک کفر تو یہ ہوا کہ ساری امت کو کافر مانا پھر یہ اور اس کے پیرو کیا روئے زمین سے الگ کسی گوہ کے بھٹے میں بستے ہیں تو یہ خود اپنے اقرار سے کافر ہوا۔ باقی اس کفر کی بڑھتی بیل تکمیل ۴۰ میں دیکھیے۔

گرستان و پتنہ۔

شرک کی ایسی تند چڑھی ہے — شرک ہی شرک بلاتے یہ ہیں
شرک کی تسبیح ان کا وظیفہ — شرک ہی جپتے جپاتے یہ ہیں
ساون کے اندھے کا ہرا ہے — شرک جو گاتے گواتے یہ ہیں
شرک ملہاریں مل کر گائیں — شرک میں چنری رنگاتے یہ ہیں
شرک ہے ان کی بڑھتی دولت — چھرّوں شرک لٹاتے یہ ہیں
شاہ ۶۴ و ملک ۶۵ جبریل ۶۶ و قرآں ۶۷ — سب پر شرک گھماتے یہ ہیں
توریٰت ۶۸ و انجیل ۶۹ و زبور ۷۰ اب — ان سے شرک جتاتے یہ ہیں
غیب پہ کشتی خضر ۷۱ و موسےٰ ۷۲ — شرک بھنور میں پھنساتے یہ ہیں
سجدۂ یعقوب ۷۳ و یوسف ۷۴ کو — چاہ شرک جھنکاتے یہ ہیں
اُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَص ۷۵ پر — سولی سے دھمکاتے یہ ہیں
اُحْیِ الْمَوْتٰی ۷۶ سن کے تو مرکر — شرک گڑھے میں سماتے یہ ہیں
نام پسر پر آدم ۷۷ و حوا ۷۸ — دونوں کا دین کھپاتے یہ ہیں

---

۶۴ تا ۷۸ تفویت الایمانی دھرم پر ائمہ و اولیاء و صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کیا گنتی انبیاء و ملائکہ و جبریل حتیٰ کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم یہاں تک کہ قرآن عظیم یعنی خود رب العلمین عز جلالہ سب نے معاذ اللہ شرک کیے ہیں۔ ان کے کچھ بیان کو کبۂ شہابیہ میں اور بکثرت الامن والعلیٰ میں دیکھیے اور نمونے کے لیے تکمیل ۴۱۔

• • • • •

ایک ۷۹ بڑے کے بھی دادا نانا   شرک کے نیچے لٹاتے یہ ہیں
دادی نانی دونوں مسلماں   کفر انہیں کب چپکاتے یہ ہیں
اب جو حکم اولاد پر آیا   پوچھو کیا فرماتے یہ ہیں
اور اگر ان کو بھی شرک میں سانیں   جب کیا چاک سلاتے یہ ہیں
مرتد و مرتدہ کا تناکح   رد ہے کدھر چکراتے یہ ہیں
لاکھوں مسلماں کردیے مشرک   گھر کی خبر بسراتے یہ ہیں
جیسی کرنی ویسی بھرنی   کاٹیں جیسی بواتے یہ ہیں

۷۹ تفویت الایمان صفحہ ۵ و ۶ ''کوئی نام رکھتا ہے علی بخش پیر بخش غلام محی الدین غلام معین الدین یہ جھوٹے مسلمان سچ شرک میں گرفتار ہیں''۔ صفحہ ۶۴ ''کوئی نام رکھتا ہے نبی بخش پیر بخش سیتلا بخش گنگا بخش سو یہ آپ ہی مردود ہوجاتے ہیں''۔ اب تذکرۃ الرشید صفحہ ۱۳ میں گنگوہی صاحب کا پدری نسب دیکھیے ''رشید احمد بن ہدایت احمد بن پیر بخش بن غلام حسن بن غلام علی''۔ نیز مادری دیکھیے ''رشید احمد بن کریم النساء بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد''۔ بھلا تفویت الایمانی دھرم پر پیر بخش کا پوتا فرید بخش کا نواسا کیونکر صحیح النسب ہوسکتا ہے۔ جس کی دادی نانی مسلمان اور دادا نانا بحکم تفویت الایمان مشرک مردود گنگا بخش سیتلا بخش کے جوڑ کے۔ اور غلاموں کی بھرمار علاوہ یعنی اوپر ہی سے ہوتی آئی ہے ع ایں خانہ تمام آفتاب ست۔ اور اگر رشیدی حضرات ان کی دادیوں نانیوں کو بھی مشرکہ مانیں یعنی ان کے دادا نانا دادیاں نانیاں سب مشرک ومشرکہ تھے اور مشرک ومشرکہ کا باہم نکاح صحیح تو یہ بھی بخیر ہے اصلی مشرک ومشرکہ کا نکاح صحیح ہے اور جو کلمہ گو ہوکر شرک کرے مرتد ہے اور مرتد مرد ہو یا عورت دنیا میں جس سے اس کا نکاح ہوگا باطل محض ہوگا۔ دیکھو عالمگیری وغیرہ۔ اب گنگوہی صاحب کی وہ عبارت فتاویٰ حصہ اول صفحہ ۶۴ ''بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں''۔ یاد کرکے اور زیادہ افسوس ہوتا ہے کہ جناب موصوف اب خود اپنے منہ کیا ہوئے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

عبدعزیز ۸۰ و ولی اللہ ۸۱ کو   شرک کی دلی دکھاتے یہ ہیں
شیخ ۸۲ مجدد صاحب پر تو   سب سے سوا غرّاتے یہ ہیں
آپ ۸۳ پہ ڈھالیں باپ ۸۴ پہ ڈھالیں   کون ہے جس کو بچاتے یہ ہیں
حاجی امداد اللہ ۸۵ کو بھی   شرک مدد پہنچاتے یہ ہیں
تھانوی ۸۶ قاسم ۸۷ گنگوہی ۸۸ کو   شرک کے تھان بندھاتے یہ ہیں
قَدْ یَصْدُق خود اور یہ تینوں   چار پہ سچ ڈھلکاتے یہ ہیں
شرک فقہی کفر کلامی   باہم بانٹے کھاتے یہ ہیں
چاہے ۸۹ تو حق عالم ہو پر اب تک   جاہل ہے یہ گاتے یہ ہیں
اس کی ۹۰ صفات قدیمہ کو حادث   اور مخلوق لکھاتے یہ ہیں

۸۰ تا ۸۸ تفویت الایمانی دھرم پر شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ مجدد الف ثانی جناب حاجی امداد اللہ صاحب معاذ اللہ سب کٹے پکے مشرک تھے حتیٰ کہ اسی کے منہ اسمٰعیل خود مشرک اس کے پدر طریقت یعنی پیر مشرک۔ مزہ یہ ہے کہ نہ یہی بلکہ اسمٰعیلی فتوے سے گنگوہی صاحب نانوتوی صاحب تھانوی صاحب سب کٹر مشرک۔ ان کے قاہر بیان ہمارے رسائل اکمال الطامہ وکوکبۂ شہابیہ وبذل الصفا وغیرہا میں ہیں۔ نمونے کو دیکھیے تکمیل ۴۲۔

۸۹ تفویت الایمان صفحہ ۲۴ ''غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہیے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے''۔ دیکھیے کتنا صاف صاف کہا کہ اللہ کو فی الحال علم غیب نہیں ہاں اختیار رکھتا ہے کہ جب چاہے معلوم کرلے۔ یہ اللہ عزوجل کو کیسی کھلی گالی دی والعیاذ باللہ تعالیٰ.

۹۰ اقول اولاً اسمٰعیل کا علم الٰہی میں عقیدہ ابھی گزرا کہ اختیار میں ہے اور ہر اختیاری مخلوق ثانیاً بلکہ وہ کہہ چکا کہ اللہ کو کل علم ابھی حاصل ہی نہ ہوا چاہے تو حاصل کرلے تو قطعاً حادث ہوا اور ہر حادث مخلوق ثالثاً قرآن عظیم کو حادث ومخلوق ماننا نمبر ۵۵ میں گزرا رابعاً صدق وجملہ صفات الٰہیہ کو یہی دشنام نمبر ۱۰۹ میں دی جس کا بیان آتا ہے وباللہ التوفیق۔

سارا ٩١ علم غیب الٰہی　　پانچ میں ختم کراتے یہ ہیں
سمت٩٢ وزمان٩٣ ومکاں٩٤ سے تنزیہ　　حق کی ضلال بتاتے یہ ہیں
دیدار ٩٥ بے کیف پر ایمان　　کفروں کے ساتھ گناتے یہ ہیں
ترک ٩٦ سزائے شرک پر اس کو　　بے غیرت ٹھہراتے یہ ہیں

---

٩١ تقویت الایمان صفحہ ٣٢ ''جو کہے کہ پیغمبر خدا وہ پانچوں باتیں جانتے تھے یعنی سب غیب کی باتیں جانتے تھے''۔ دیکھو سارا غیب انہیں پانچ باتوں میں منحصر کردیا (١) قیامت کب آئے گی (٢) مینھ کب برسے گا (٣) مادہ کے پیٹ میں کیا ہے (٤) کل کیا کرے گا (٥) کہاں مرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کا علم غیب بس اتنا ہی ہوا ان کے سوا غیر متناہی علوم الٰہیہ کا انکار ہوگیا یہ کیسا کفر ہے۔

٩٢ تا ٩٥ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ جہت اور زمانے اور مکان سے پاک ہے قیامت میں مسلمانوں کو اس کا دیدار ہوگا جو کیفیت و جہت و مقابلہ و مسافت سے پاک ہے۔ امام الوہابیہ نے ایضاح الحق میں ان سب ایمانی عقیدوں کو گمراہی بتایا اور مخلوق کو قدیم یا اللہ عزوجل کو معاذ اللہ بے اختیار ماننے کے کفروں کے ساتھ گنا۔ یہ کھلی ضلالتیں ہیں۔ ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی صفحہ ٣٥ و ٣٦ ''اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک بتانا اور بغیر جہت و مقابلہ کے اس کا دیدار ماننا اور مخلوق کو اللہ تعالیٰ سے بطور بے اختیاری صادر جاننا اور عالم کو قدیم کہنا سب حقیقی بدعتوں کے قبیل سے ہے اگر اسے دینی عقیدہ جانے''۔

٩٦ تقویت الایمان صفحہ ١٥ و ١٦ ''ایک تقصیریں اس ڈھب کی ہیں جن میں بغاوت نکلتی ہے جو بادشاہ ایسوں کو سزا نہ دے اس کی بادشاہت میں قصور ہے عقلمند ایسے بادشاہوں کو بے غیرت کہتے ہیں سو مالک الملک کہ پرلے سرے کا زور رکھتا ہے اور ویسی غیرت وہ مشرکوں سے کیونکر غفلت کرے گا اور کس طرح ان کی سزا نہ دے گا''۔ یہ اللہ کو مجبور کرنا ہے مسلمانوں کا ایمان یہ ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَفۡعَلُ مَا یَشَآءُ ۝ بے شک اللہ جو چاہے کرے لَا یُسۡـَٔلُ عَمَّا یَفۡعَلُ اس کے کسی فعل پر اعتراض نہیں۔

غیر کفر ٩٧ کی قطعی سزا بھی　　معتزلہ سی مناتے یہ ہیں
قدر ٩٨ حکم نبی رکھنے کو　　حیلہ گر اس کو بناتے یہ ہیں
مورچھل ٩٩ اس کی قبر پہ جھلتے　　نمگیرہ ١٠٠ تنواتے یہ ہیں
خاص ١٠١ انہیں ١٠٢ اپنے لیے کرنے کی　　تہمت حق پر اٹھاتے یہ ہیں

---

٩٧ تقویت الایمان صفحہ ١٥ ''شرک کی سزا مقرر ملے گی پھر اگر پرلے درجے کا شرک ہے جس سے کافر ہوجاتا ہے تو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جو اس سے ورلے درجے کے شرک ہیں ان کی سزا جو مقرر ہے پاوے گا باقی گناہ کی سزائیں اللہ کی مرضی پر ہیں چاہے دے چاہے معاف کرے''۔ یہ ضلالت معتزلی ہے۔ اہلسنت کے ایمان میں صرف کفر کی سزا قطعی ہے باقی سب اس کی مرضی پر ہے۔

٩٨ تقویت الایمان صفحہ ٣٩ پر اللہ کے حضور شفاعت کے لیے وہ قیدیں کہ نمبر ٣١ میں گزریں بڑھا کر کہا ''سو اس کا یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اس پر ترس آتا ہے مگر آئین بادشاہت کا خیال کرکے بے سبب درگزر نہیں کرتا کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں اس آئین کی قدر گھٹ نہ جائے سو کوئی امیر وزیر اس کی مرضی پاکر سفارش کرتا ہے اور بادشاہ ظاہر میں اس کی سفارش کا نام کرکے معاف کردیتا ہے۔ اللہ کی جناب میں اس قسم کی شفاعت ہوسکتی ہے جس نبی ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث میں مذکور ہے اس کے معنی یہی ہیں''۔ یہ تین بے ایمانیاں ہیں (١) اللہ پر اعتراض ہوسکتا ہے (٢) اس سے بچنے کو حیلہ کرتا ہے (٣) اس کے قانون میں فَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ نہیں، کہ جسے چاہے بخش دے۔ جب یہ خود اس قانون کریم میں موجود ہے تو سزا نہ دینے معاف فرما دینے میں کیا مخالفت قانون ظاہر ہوگی جس سے اس کی قدر دلوں سے گھٹ جائے گی جس سے بچنے کو یہ حیلہ گری کی جائے گی۔

٩٩ تا ١٠٢ تقویت الایمان صفحہ ١٠ ''اب یہ بات تحقیق کی چاہیے کہ اللہ صاحب نے کون کون سی چیزیں اپنے واسطے خاص کر رکھی ہیں کہ اس میں کسی کو شریک نہ کیا چاہیے''۔ پھر ان کی چار قسمیں کرکے تیسری میں لکھا ''یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی کی قبر کو بوسہ دے مورچھل جھلے اس پر شمیانہ کھڑا کرے اس پر شرک ثابت ہے اس کو اشراک فی العبادۃ کہتے ہیں یعنی اللہ کی سی کسی کی تعظیم کرنی''۔ قبر کو مورچھل جھلنے اور اس پر شامیانہ کھڑے کرنے کے لیے پہلے اپنے معبود کی کوئی قبر تجویز کرلی ہوتی پھر یہ کہ ان دونوں باتوں کو اللہ نے اپنے لیے خاص کیا ہے کہ میری ہی قبر پر ایسا کرنا اور قبروں پر نہ کرنا یہ اللہ عزوجل پر دو افترا ہیں۔ (باقی بیان کو تکمیل ٤٣)

جواک ۱۰۳ پیڑ کے پتے گن دے — اس کو خدائی تھماتے یہ ہیں
حق ۱۰۴ سے ہاتھ میں ہاتھ ملا کر — پیر کو باتیں کراتے یہ ہیں
یوں گھل مل کے کلام حقیقی ۱۰۵ — یارانہ گنٹھواتے یہ ہیں
لیکن ۱۰۶ شاہ و رسل کے حق میں — قاہر محض بتاتے یہ ہیں

---

۱۰۳ تفویت الایمان صفحہ ۷۷ و ۷۸ ''جو اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں اس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملاوے گو کیسا ہی بڑا ہو اور کیسا ہی مقرب مثلاً کوئی کہے کہ فلاں درخت میں کتے پتے ہیں تو جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر''۔ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر خدائی رہ گئی۔ (باقی دیکھو تکمیل ۴۴)

۱۰۴ تا ۱۰۶ صراط مستقیم صفحہ ۱۷۵ اپنے پیر کی نسبت ''ایک دن اللہ نے ان کا سیدھا ہاتھ خاص اپنے دست قدرت میں لیا اور عالم قدس کی ایک بہت عجیب و عظیم چیز ان کے پیشکش کی اور فرمایا کہ تجھے یہ دی اور اور چیزیں بھی دوں گا''۔ اس کے لفظ یہ ہیں ''پیش روئے حضرت ایشاں کردہ''۔ پیشکش کرنا اور پیش روئے کردن کا حاصل ایک ہی ہے۔ صفحہ ۱۳ ''مکالمہ و مسامرہ بدست می آید''۔ اللہ سے کلام اور باہم داستان گوئی میسر ہوتی ہے۔ اللہ ان کے سامنے ادھر ادھر کی کہانیاں کہتا ہے اور یہ اللہ کے سامنے کہتے ہیں یوں رات کو آپس میں دل بہلاؤ ہوتا ہے۔ صفحہ ۱۵۴ ''کبھی کلام حقیقی بھی ہوتا ہے''۔ یہ خود کفر ہے کہ دعوی نبوت ہے۔ دیکھو کوکبہ صفحہ ۱۷ و ۱۸۔ مسلمانو! انبیاء و مرسلین کے لیے تو وہ کہا تھا کہ خدا کے آگے چمار سے بھی ذلیل پھر اس کے پیر کی کیا گنتی کیا یہ بھنگی در بھنگی کے غلیظ سے بھی زیادہ ذلیل نہ ہوگا عجب کہ وہ شاہنشاہ متکبر غیور اس سے یوں مجلس گرم کرے۔ مسلمانو! پھر وہی خدا کہ ان کے پیر جی کے ساتھ جس کا یہ یارانہ یہ بے تکلفی کی ملاقات یہ مصافحے یہ چہ میگوئیاں ہیں اس کے یہاں رسولوں کی حالت دیکھیے تفویت الایمان صفحہ ۳۶ ''اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے یہ سب رعب میں آکر بیحواس ہو جاتے ہیں اور ادب و دہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کر سکتے پھر بات الٹنے کا تو کیا ذکر اور کسی کی وکالت کی کیا طاقت''۔ یہ بھی آیات قرآن کی تکذیب ہے۔ (دیکھو تکمیل ۴۵)

کذب الٰہی ۱۰۷ ممکن کہہ کر — دین و یقیں سب ڈھاتے یہ ہیں
کذب ۱۰۸ کا کیا غم ہاں کوئی کاذب — سمجھے اس سے ڈراتے یہ ہیں
ان کو بھلا بہلا کے ہو جھوٹا — اس کا پاس دلاتے یہ ہیں
قدرت رب سے ہی کذب بشر ہے — طاقت جس کی رکھاتے یہ ہیں
کذب خدا پر کون ہے قادر — قدرت جس سے گھٹاتے یہ ہیں
اوندھی عقل کی اندھی بدھیا — کس جنگل میں چراتے یہ ہیں

---

۱۰۷ اسمٰعیل دہلوی کی یکروزی صفحہ ۱۴۵ ''ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہو''۔ براہین قاطعہ گنگوہی طبع دوم صفحہ ۲ ''امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہ نکالا قدما میں اختلاف ہے''۔ مسلمانو! جب اللہ ہی کا جھوٹا ہونا ممکن ہوا پھر اس کی کون سی بات کا اعتبار رہا دین ایمان سب ہاتھ سے گیا۔ (دیکھو تکمیل ۴۶)

۱۰۸ اہل اسلام دلیل لائے تھے کہ اللہ عزوجل نے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط فرمایا کہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کے پچھلے اگر کوئی حضور کے مثل اور ہو تو حضور خاتم النبیین نہ ہوں اور اللہ کی بات معاذ اللہ جھوٹ ہو۔ امام وہابیہ نے اس کا ایک جواب تو یہ دیا کہ خدا کا جھوٹ کیا محال۔ ایک جواب یہ دیتا ہے یکروزی صفحہ ۱۴۴ ''ممکن ہے کہ یہ آیت لوگوں کو بھلا دی جائے تو اب اگر حضور کی مثل دوسرا ہو سکا تو بندوں کا کسی آیت کو جھوٹا کہنا لازم نہ آئے گا''۔ اقول دیکھو صاف کہا کہ آیت اگرچہ واقع میں جھوٹی پڑے مگر کوئی جھوٹی کہہ تو نہ سکے گا کہ بندوں کو پہلے ہی بھلا دی ہے جب یاد ہی نہیں تو کس کی تکذیب کریں غرض سارا ڈر بندوں کا ہے جب ان پر اندھیری ڈال دی پھر پیٹ بھر کر جھوٹ ہو کیا پرواہ ہے۔ مسلمانو! یہ کیسا گندا کفر ہے۔

مسلمانو! سبحان السبوح میں اس مغالطہ مردودہ کا کشف کر دیا ہے اور بعونہٖ تعالیٰ دامان باغ

سبحان السبوح میں اس سے بھی واضح تر لکھا ہے وہاں سے اسے نقل کر دیں کہ مسلمان دھوکے سے بچیں وہ کشف یہ ہے اقول اندھے سے پوچھو انسان کو کس کے کذب پر قدرت ہے اپنے یا خدا کے۔ ظاہر ہے کہ انسان قادر ہے تو صرف کذب انسانی پر نہ کہ معاذ اللہ کذب ربانی پر اور شک نہیں کہ کذب انسانی ضرور قدرت ربانی میں ہے انسان حیوان تمام جہان کے افعال اللہ عزوجل ہی کی قدرت سے واقع ہوتے ہیں پھر اگر کذب ربانی قدرت ربانی میں نہ ہو تو قدرت انسانی کیونکر بڑھ گئی وہ کذب ربانی پر کب تھی اور جس پر تھی یعنی کذب انسانی اسے ضرور قدرت ربانی محیط ہے مگر جب خدا دین لیتا ہے عقل پہلے چھین لیتا ہے۔ اقول دل کے اندھے نے یہ خیال کیا کہ انسان اپنے کذب پر قادر اور یہی لفظ بارگاہ عزت میں بول کر دیکھا کہ اسے بھی اپنے کذب پر قدرت چاہیے اور نہ دیکھا کہ وہاں اپنے سے انسان مراد تھا اور اب خدا مراد ہو گیا اس کی نظیر یہی ہوسکتی ہے کہ اسی کی طرح کا کوئی کور باطن خیال کرے کہ انسان اپنے خدا کی تسبیح کرسکتا ہے تو چاہیے کہ خدا بھی اپنے خدا کی تسبیح کرسکے ورنہ قدرت انسان بڑھ جائے گی تو خدا کے لیے اور خدا درکار ہوا الیٰ غیر نہایۃ انتہیٰ۔

تنبیہ ضروری آئندہ اشعار میں امام الوہابیہ کی خباثت دلائل ظاہر کرنے کو ان پر اکتالیس (۴۱) نقض ہوں گے۔ مسلمانوں کو اتنا ملحوظ رہے کہ اللہ عزوجل تمام عیبوں سے پاک ہے۔ وہابیہ جس کو عیبی مان رہے ہیں خدا نہیں بلکہ ان کے وہم باطل نے اپنی ہوائے نفس اپنی ایک ساختہ تصویر موہوم کو خدا سمجھ لیا ہے قال تعالیٰ اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ط کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہے۔ یہ تمام عیوب و تشنیعات ان کے اسی ساختہ خدا کی طرف راجع ہیں جس طرح سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے سامری کے بچھڑے کی نسبت اس سے فرمایا وَانْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا ط لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ○ اپنے خدا کو دیکھ جسے تو پوجتا رہا ضرور ہم اسے جلائیں گے پھر اس کی راکھ دریا میں بہائیں گے۔

ق بالفعل ان کا ۱۰۹ خدا عیبی ہے — پھر امکان تو گاتے یہ ہیں
سوئے ۱۱۰ اونگھے ۱۱۱ بہکے ۱۱۲ بھولے ۱۱۳ — کیا کیا گت بنواتے یہ ہیں
غفلت ۱۱۴ ظلم ۱۱۵ تھکن ۱۱۶ محتاجی ۱۱۷ — کونسا نقص براتے یہ ہیں
کام کو ۱۱۸ اس پر مشکل مانیں — خلق سے ۱۱۹ اس کو ہراتے یہ ہیں
کھائے ۱۲۰ بھی پھر کیوں نہیں اس کو — موہن بھوگ چڑھاتے یہ ہیں
اف ان کے امکان کی خواری — بھیک ۱۲۱ تک اس کو منگاتے یہ ہیں
جوڑ ۱۲۲ اور جورو ۱۲۳ ماں ۱۲۴ باپ ۱۲۵ اسکے — بچے ۱۲۶ اس کو جناتے یہ ہیں
اس کا ۱۲۷ شریک اور خواری ۱۲۸ میں یاور — سب کی کھیپ بھراتے یہ ہیں
ذلت ۱۲۹ و عجز ۱۳۰ و خوف ۱۳۱ کا کیا غم — موت ۱۳۲ تک اس کو چکھاتے یہ ہیں

۱۰۹ مسلمانو! اس نے کیسا صاف لکھا کہ عیب کی آلائش خدا میں آتو سکتی ہے مگر اس سے بچنے کے لیے مصلحۃً احتراز کرتا ہے۔ عیب کی گنجائش ہونا ہی اس سبوح قدوس کے لیے سخت بھاری عیب ہے تو بالفعل اپنے خدا کو عیبی مان رہا ہے۔ (باقی تکمیل ۴۷)

۱۱۰ تا ۱۳۲ امام الوہابیہ نے یکروزی صفحہ ۱۴۵ میں معاذ اللہ مولیٰ عزوجل کے امکان کذب پر دو دلیلیں دیں ایک معتزلی گمراہوں سے سیکھ کر یہ کہ ''جھوٹ نہ بولنے کو اللہ کے کمالات سے گنتے ہیں اس سے اس کی مدح کرتے ہیں اور صفت کمال یہی ہے کہ کذب پر قدرت ہوتے ہوئے بلحاظ مصلحت اس کی آلائش سے بچنے کے لیے چھوڑے سلب عیب کذب واتصاف بہ کمال صدق سے ایسے ہی شخص کی مدح کریں گے نہ اس کی جس میں وہ عیب آسکتا ہی نہ ہو''۔ اقول اس خباثت کا مفصل رد سبحان السبوح تنزیہ سوم میں ہے یہاں ان نمبروں میں اس دلیل ذلیل پر تیئیس (۲۳) نقض ہیں کہ دیکھو قرآن عظیم نے ان ان باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی تو تیری تقریر سے تیرے نزدیک یہ سب باتیں اللہ عزوجل کے لیے معاذ اللہ ممکن ہوئیں۔ دیکھ ان میں کیا کیا خباثتیں ہیں مرنا تک ہے تو تو نے خدائی بھی کھوئی کہ جس کی موت ممکن ہو خدا نہیں ہوسکتا۔ (ہر امر کے مقابل اس کی آیت تکمیل ۴۸ میں دیکھو)

جتنے عیب بشر کر سکتا — اپنے خدا کو لگاتے یہ ہیں
اچھلے۱۳۳ کودے، کلائیں۱۳۴ کھائے — سب کھیل اس کو کھلاتے یہ ہیں
دبکے۱۳۵ پھولے۱۳۶ سمٹے۱۳۷ پھیلے۱۳۸ — اس کو ربڑ کا بناتے یہ ہیں
مرد۱۳۹ بھی عورت۱۴۰ بھی خنثیٰ۱۴۱ بھی — کیا کیا سوانگ رچاتے یہ ہیں
اپنے ۱۴۲ خدا کو محفل محفل — کوڑی ناچ نچاتے یہ ہیں
چاروں سمت۱۴۳ اک آن میں مونھ ہو — ناچ اس کا یہ دکھاتے یہ ہیں
چو مکھے برھما اور کانھا کے — آگے سیس نواتے یہ ہیں
دیو ۱۴۴ کے آگے گھنٹی بجا کر — بم اس سے بلواتے یہ ہیں
لنگ ۱۴۵ جلہری کی ڈنڈوتیں — پوجا پاٹ کراتے یہ ہیں
کتکی ۱۴۶ اشنان اور بیساکھی — ڈبکی اس کو کھلاتے یہ ہیں
زانی۱۴۷ مزنی ۱۴۸ اوچکا۱۴۹ ڈاکو۱۵۰ — سارے جھولے جھلاتے یہ ہیں
کونسی خواری باقی چھوڑی — سب اس سے کرواتے یہ ہیں

۱۳۳ تا ۱۵۰ امام الوہابیہ کی دوسری دلیل یہ تھی صفحہ ۱۴۵ ''اکثر آدمی جھوٹ بولتے ہیں خدا نہ بول سکے تو آدمی کی قدرت خدا کی قدرت سے بڑھ جائے''۔ یہ اٹھارہ (۱۸) نقض اس ملعون مغالطہ پر ہیں۔ ظاہر ہے کہ انسان یا حیوان ان افعال پر قادر ہے تو اس کا معبود بھی یہ سب باتیں کر سکے گا ورنہ قدرت انسانی بلکہ حیوانی سے گھٹ رہے گا۔

فائدۂ جلیلہ ہم نے امام الوہابیہ وجملہ وہابیہ کے اس قول سے ایک جلیل فائدہ دامان باغ سبحان السبوح میں استنباط کیا ہے۔ جس سے وہابیہ پر قطعاً لازم کہ اپنے ہر ہر فرد کو کافر مانیں۔ اس کا خلاصہ یہ کہ مثلاً دہلوی وگنگوہی ونانوتوی وتھانوی یقیناً کافر مرتد ہیں۔ ظاہر ہے کہ انسان اس کا اعتقاد کر سکتا ہے تو خود ان کے منہ خدا بھی کر سکتا ہے اور جس کا اعتقاد خدا کر سکتا ہے وہ یقیناً حق ہے لہٰذا ان چاروں کا مرتد ہونا یقیناً حق ہے۔ باقی تفصیل اسی رسالے میں ہے۔ (اور دیکھو تکمیل ۴۹)

دیو بندی اضافے

بیٹے ۱۵۱ گائے یہود و نصاریٰ — جورو ۱۵۲ اور ملاتے یہ ہیں
عقل فرنگ سے باغ خرد میں — تین ۱۵۳ خدا لہکاتے یہ ہیں
چور۱۵۴ شرابی۱۵۵ ظالم۱۵۶ جاہل۱۵۷ — رب پہ روا گنواتے یہ ہیں

۱۵۱ تا ۱۵۳ دیوبندی رسالہ ادلۂ واہیہ صفحہ ۱۴۲ و ۱۴۳ ''اللہ کے جورو بیٹا نہ ہونا قرآن سے ہے عقل سے نہیں ولہٰذا ایسے عقلا اس کے مقر ہیں جن کی عقل سے فلاسفہ کی عقل کو کچھ نسبت نہیں جنہوں نے فوٹو گراف جیسی چیز ایجاد کی اگر یہ حکم عقلی ہوتا تو ایسے عقلا اس کے سمجھ لینے کے زیادہ مستحق تھے''۔ اقول اولاً اس صریح ضلالت کی کوئی حد ہے کہ اس واحد احد کے لیے جورو بیٹا عقلاً ممکن ہے ورنہ اتنے بڑے کاریگر کیسے مانتے ثانیاً جورو ماننے کا افترا نصاریٰ پر بھی گڑھ دیا ثالثاً تین خدا بھی عقلاً ممکن ہوئے ورنہ بھلا ایسے کاریگر کیوں مانتے۔

۱۵۴ تا ۱۵۷ امام الوہابیہ کی اس ناپاک دلیل پر کہ ورنہ آدمی کی قدرت خدا سے بڑھ جائے مولانا غلام دستگیر مرحوم ساکن قصور پنجاب نے نقض کیا کہ آدمی تو ظلم جہل چوری شراب خواری کرتا ہے چاہیے کہ تمہارا معبود بھی یہ سب کچھ کر سکے ورنہ آدمی سے قدرت میں گھٹا رہے اس پر دیوبند کے بڑے معتمد گنگوہی صاحب کے خلیفۂ اعظم مولوی محمود حسن دیوبندی نے ضمیمۂ اخبار نظام الملک ۲۵ اگست ۱۸۸۹ء میں صاف چھاپ دیا کہ ''چوری شراب خوری جہل ظلم سے معارضہ کم فہمی۔ معلوم ہوتا ہے غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضرور نہیں حالانکہ یہ کلیہ ہے کلیہ ہے جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے''۔ اقول مسلمانو! اس کلیہ کے یہ معنی ہیں کہ بندہ جو کچھ اپنی ظاہری قدرت سے کرتا ہے وہ سب حقیقۃً اللہ ہی کی قدرت سے پیدا ہوتا ہے کہ اس کا اور اس کے افعال سب کا خالق اللہ ہی ہے نہ یہ کہ جو کچھ بندہ اپنے لیے کر سکے اللہ اپنے لیے کر سکے بندہ پاخانہ پھرے تو اس کا معبود بھی پھر سکے بندہ گلا گھونٹ کر اپنا دم نکال لے تو اس کا معبود بھی اپنا دم نکال کر مر سکے یہ صریح کفر ہے۔ مسلمان دیکھتے جائیں اللہ ورسول کے بارے میں ان کے کتنے گندے ناپاک گھنونے اعتقاد ہیں اور پھر دیوبندی علما کہلاتے ہیں۔

کھکل [۱۵۸] عیبی پوچ خدا کو　　پوجتے اور پجواتے یہ ہیں
ملک [۱۵۹] خدا سے باہر چیزیں　　اوروں کی ملک گناتے یہ ہیں
لاکھوں [۱۶۰] کروروں خدا کے پجاری　　پھر توحید مناتے یہ ہیں
سب [۱۶۱] خبریں قرآن کی جھوٹی　　پڑنی روا ٹھہراتے یہ ہیں
اب تو الوہیت بھی سدھاری　　ڈھول سے کھال گنواتے یہ ہیں

---

۱۵۸ اقول یہ بھی محمود حسن دیوبندی اور سب وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ ان کا خدا کھکل نہ ہوا تو شراب کا ہے میں پیے گا۔ (دیکھو تکمیل ۵۰)

۱۵۹ اقــــول یہ بھی محمود حسن مذکور اور سب وہابیہ کا عقیدہ ہے جب ان کا خدا چوری کر سکتا ہے اب فرمایئے چوری کیا ہے پرائی ملک بے اس کی اجازت کے اس سے چھپا کر لے لینا اپنی ملک لے لینے کو کوئی چوری نہ کہے گا تو ضرور ہے کہ بعض چیزیں ان کے خدا کی ملک سے خارج اوروں کی ملک مستقل ہیں جنہیں چرائے گا۔ چور کمزور اور شراب خوار کی اوقات چوری نہ ہو تو کیا ہو۔

۱۶۰ اقـول اولاً یہ بھی محمود حسن ذکر کردہ شدہ اور سب وہابیہ کا عقیدہ ہے جب ان کے خدا کے سوا اور بھی ملک مستقل رکھنے والے ہیں تو وہ ضرور مستقل خدا ہوں گے ورنہ بندہ خدا کے مقابل ہرگز مالک مستقل نہیں ہوسکتا ثـانیاً آدمی ایک ہی کی نہیں لاکھوں کروروں کی چوری پر قادر ہے ان کا خدا اگر دو ہی ایک کی کر سکا تو پھر آدمی کی قدرت سے کروروں درجے گھٹ رہے گا تو واجب کہ دیوبندی صاحب کے لاکھوں کروروں خدا ہیں جن کی چوری ان کا خدا کر سکتا ہے۔ (دیکھو تکمیل ۵۱)

۱۶۱ براہین قاطعہ کی طرح گنگوہی صاحب کا ایک رسالہ دوسرے کے نام سے تقدیس القدیر ہے اس کے صفحہ ۴۴ میں ہے ''کلام لفظی جو صادق ہے اس کا صدق ممکن الزوال ہے''۔ یعنی یہ قرآن کہ ہم پڑھتے ہیں اس کا جملہ جملہ جھوٹ ہوسکتا ہے بلکہ بالفعل سب جھوٹا ہے تو اللہ کا خدا ہونا بھی جھوٹ ہوا کہ یہ بھی اسی قرآن میں لکھا ہے ان سے بڑھ کر اور کفر کیا ہے۔ (دیکھو تکمیل ۵۲)

اس کے علم [۱۶۲] و خبر میں تخالف　　کہہ کے خدائی ڈھاتے یہ ہیں
بلکہ کمال [۱۶۳] اسے ٹھہرا کر　　گنگا الٹی بہاتے یہ ہیں
جب ہے کمال خلاف قرآں　　اب کیا پلّہ بجاتے یہ ہیں
یا تو خدا ہے کمال سے خالی　　یا قرآن جھٹلاتے یہ ہیں
رب کا غضب ہو، وحی سے پہلے　　کس کو ضال [۱۶۴] بتاتے یہ ہیں
بلکہ [۱۶۵] کہا ایمان سے خالی　　لعنت ہو کیا گاتے یہ ہیں

---

۱۶۲ رسالۂ مذکورہ گنگوہی صاحب صفحہ ۳۶ ''خلاف ما اخبر معلوم حق تعالیٰ کا ہے''۔ یعنی اللہ عزوجل نے جو خبر دی علم الٰہی میں اس کے خلاف ہے۔ مثلاً خبر دی کہ متقین جنت میں ہیں اور علم الٰہی میں یہ ہے کہ متقی جنت میں نہیں اقول اس کے ساتھ اگر یہ بھی علم میں ہو کہ متقی جنت میں ہیں جب تو علم الٰہی میں تناقض ہے اس سے بدتر جہل کیا ہوگا۔ اور اگر علم میں خبر کے خلاف ہی ہے تو اگر علم سچا ہے خبر جھوٹ ہے اور خبر سچی ہے تو علم جھوٹا بہرحال یہ کفر خالص اور الوہیت ہی کا ہدم ہے کہ نہ جاہل لائق الوہیت ہے نہ کاذب۔

۱۶۳ رسالۂ مذکورہ گنگوہی صفحہ ۳۴ ''خلاف ما اخبر بہ مقدور اور کمال ہے''۔ اقــــول جب خبر الٰہی کا خلاف اللہ تعالیٰ کے لیے کمال ہوا تو یہ خلاف کبھی واقع ہوگا یا نہیں اگر نہیں تو خدا کمال سے خالی رہا اور اگر ہاں تو قرآن کاذب ہوا ہر طرح کفر ہے۔

۱۶۴ و ۱۶۵ رسالۂ مذکورہ گنگوہی صفحہ ۵۸ میں یہ بحث چھیڑی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معاذ اللہ مشرک ہونا اور حضور کے تمام اعمال معاذ اللہ برباد جانا ممکن ہے نتیجہ میں یہ لکھا ''صدور شرک آنجناب سے لامحالہ ممکن پس جب شرک ممکن ہوا تو حبط اعمال بدرجۂ اولیٰ ممکن''۔ اور ضمن استدلال میں یہ آیتیں پیش کیں ''اور کیوں نہ ہو خود ارشاد رب الارباب ہے ووجدک ضالا فھدیٰ ۝ ماکنت تدری ماالکتٰب ولا الایمان ''۔ یعنی وہ وحی سے پہلے گمراہ تھے وحی سے پہلے ایمان نہ رکھتے تھے یہ کھلا کلمۂ کفر اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ (آیتوں کے معنی کو دیکھو تکمیل ۵۳)

مرسل ۱۶۶ لاثانی کا ثانی	گنگوہی کو بناتے یہ ہیں
قبر ۱۶۷ ہے طور وہ رب یہ موسیٰ	کیسے جنون پکاتے یہ ہیں
اس کے کالے ۱۶۸ غلاموں کو یوسف	پاجی پن یہ دکھاتے یہ ہیں
عبد نبی ۱۶۹ شرک، اندھے کے بندے	بن کے بہت اٹھلاتے یہ ہیں
اس کو ۱۷۰ محیی و مبقی کہہ کر	عیسیٰ کو چونکاتے یہ ہیں

۱۶۶ محمود حسن دیوبندی مرثیۂ گنگوہی میں صفحہ ۹ ۔

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

اقول گنگوہی صاحب اگر بفرض غلط مسلمان بھی ہوتے تو حسب قول تقویت الایمان حضور کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل تھے ایسے شخص کو ان کا ثانی بنانا جن کا ثانی واحد احد نے نہ کسی ملک مقرب کو کیا نہ کسی نبی مرسل کو۔ کیسی بے ایمانی ہے۔ (باقی تکمیل ۵۴)

۱۶۷ محمود حسن مرثیۂ گنگوہی صفحہ ۱۷ ۔

تمہاری تربت انور کو دیکر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ارنی مری دیکھی بھی نادانی

اس تمثیل کو دیکھیے گنگوہی کی مٹی کا ڈھیر کوہ طور ہے اور یہ ارنی کی رٹ لگا رہے ہیں تو یہ موسیٰ کی جگہ ہوئے اور گنگوہی خدا کے مثل۔ (باقی تکمیل ۵۵)

۱۶۸ و ۱۶۹ محمود حسن مرثیۂ گنگوہی صفحہ ۱۱ ۔

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

عبید جمع عبد ہے اور سود جمع اسود یعنی گنگوہی کے کالے بندے یوسف ثانی ہیں پھر گورے تو گورے۔

اقول اولاً نبی کی توہین کی ثانیاً عبد الگنگوہی کا شرک اوڑھا۔ (دیکھو تکمیل ۵۶)

۱۷۰ محمود حسن مرثیۂ دوم گنگوہی صفحہ ۳۳ ۔

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

اقول اولاً پہلا مصرع تقویت الایمانی و گنگوہیانی شرک کے چوکھے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے۔ مردوں کو زندہ کرنا زندوں کو مرنے نہ دینا اللہ عزوجل ہی کی شان ہے تقویت الایمان صفحہ ۱۱ ''جلانا اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیا کو جو ایسا تصرف ثابت کرے وہ مشرک ہے''۔ ثانیاً مصرع دوم میں مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کو متنبہ کرنا ہے کہ ذرا آنکھ کھول کر دیکھیے مسیحائی اسے کہتے ہیں نہ وہ جو آپ نے کی یا یہ کہ آپ تو کہتے تھے ہمیں ہیں یہ دیکھیے ہمارا گنگوہی بھی ایسی کر لیتا تھا۔ دونوں تیور کفر ہیں۔ (دیکھو تکمیل ۵۷)

•••••

گنگوہی صاحب

علم ۱۷۱ اپنے مرشد شیطاں کا — علم شہ سے بڑھاتے یہ ہیں

اس کی ۱۷۲ وسعت نص سے مانیں — شرک یہاں پھنکاتے یہ ہیں

علم غیب ۱۷۳ ابلیس کو مانیں — شہ کو کہو، جل جاتے یہ ہیں

ایسے فضل پر اس کو جماتے — مولیٰ تجھ کو ہٹاتے یہ ہیں

---

۱۷۱ و ۱۷۲ گنگوہی صاحب کے یہ کفر عرب تا عجم ہند تا حرم طشت از بام ہیں۔ براہین قاطعہ گنگوہی طبع دوم صفحہ ۵۱ ''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے ایک شرک ثابت کرتا ہے''۔ صفحہ ۵۲ ''افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں برابر بھی ہو چہ جائے زیادہ''۔ ظفر الدین الجید تو ۱۴ برس اور حسام الحرمین گیارہ سال سے بحمدہ تعالیٰ لاجواب ہیں اور بعونہ عزوجل قیامت تک لاجواب رہیں گے۔ اب تازہ رسالہ الموت الاحمر دیکھیے جس میں ان عبارتوں کا قطعی کفر خالص ہونا آفتاب سے زیادہ روشن کیا اور اذناب گنگوہ کے تمام اوہام کا دنداں شکن جواب دیا ہے۔

۱۷۳ براہین صفحہ ۵۱ ''اگر فضیلت ہی موجب اس کی ہے تو تمام مسلمان شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب عوام میں بسبب افضلیت کے شیطان سے زیادہ نہیں تو اس کے برابر تو علم غیب بزعم خود ثابت کرے''۔ اقول اولاً شیطان کے لیے کیا ٹھنڈے جی سے علم غیب مانا کہ اس سے زیادہ تو زیادہ اس کے برابر اوروں میں نہیں۔ (دیکھو تکمیل ۵۸) ثانیاً شیطان کے علم غیب پر تو ایمان اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننا کفر و شرک۔ فتاویٰ گنگوہی حصہ ۲ صفحہ ۱۲ ''یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے''۔ حصہ ۳ صفحہ ۴۲ ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد قطعاً مشرک کافر ہے''۔

صاف ۱۷۴ صریحاً اپنے خدا کا — اس کو شریک بناتے یہ ہیں

شرکت کیسی خود ۱۷۵ شیطاں کو — اپنا خدا ٹھہراتے یہ ہیں

جو اللہ کو جھوٹا مانے — صالح اس کو گناتے یہ ہیں

کافر ۱۷۶ گمرہ ۱۷۷ فاسق ۱۷۸ کیسا — کرّا ۱۷۹ لفظ بچاتے یہ ہیں

---

۱۷۴ عبارت سابقہ دیکھیے اس میں وسعت علم کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننا ایسا شرک کہا جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں اور شرک یہی کہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفت دوسرے کے لیے ثابت کرنا جس سے وہ شریک خدا ہو جائے تو معلوم ہوا کہ یہ وسعت علم ایسی ہی خاص صفت الٰہیہ ہے کہ دوسرے کے لیے ماننا اسے شریک خدا جاننا ہے اور اسی منہ میں اس وسعت علم کو ابلیس لعین کے لیے مانا اور اسے نصوص قطعیہ سے ثابت جانا تو نہایت واضح طور پر صاف صاف کہہ دیا کہ ابلیس ان کے نزدیک اللہ کا شریک ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہوگا۔ اس کا بھی پورا بیان اور وہابیہ کا دفع ہذیان رسالہ الموت الاحمر میں دیکھیے۔

۱۷۵ ابھی گزرا کہ یہاں گنگوہی صاحب ٹھنڈے جی سے شیطان کے لیے علم غیب ثابت مان رہے ہیں اور انہیں کے فتاویٰ حصہ ۳ صفحہ ۷ میں ہے ''اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے''۔ تو کیا اپنے منہ سے صریح مشرک بنتے۔ نہیں بلکہ ان کے نزدیک شیطان ہی ان کا حق تعالیٰ ہے تو غیر کے لیے اثبات نہ ہوا غیر تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان کے لیے ثابت ماننا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔

۱۷۶ تا ۱۸۰ گنگوہی صاحب کا فتویٰ ''دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے تیسرے نے کہا میں وقوع کذب باری کا قائل ہوں آیا یہ قائل مسلمان ہے یا کافر بدعتی ہے یا اہلسنت باوجود قبول کرنے وقوع کذب باری کو۔ الجواب اس کو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہ چاہیے وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے اس ثالث کو کوئی سخت کلمہ کہنا نہ چاہیے دیکھو حنفی شافعی پر طعن نہیں کرسکتا لہٰذا ایسے ثالث کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے فقط واللہ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ'' اھ ملخصاً [رشید احمد]

شافعی و حنفی ۱۸۰ کے مانند　　اس کا خلاف مناتے یہ ہیں
بندوں ۱۸۱ کو قدرت دیدی، حق کو　　اب بے دخل بتاتے یہ ہیں
مجھ کو ۱۸۲ بھائی کہو کی تہمت　　مولیٰ تجھ پر اٹھاتے یہ ہیں

۱۳۰۱ھ ''۔ مسلمانو! اس کے بعد کوئی اور درجہ اشد اخبث ارتداد کا رہ گیا ہے جس ملعون نے صراحۃً اللہ تعالیٰ کا کذب واقع مان لیا اسے گنگوہی صاحب کافر بالائے طاق گمراہ درکنار فاسق کجا سخت لفظ کہنے کی ممانعت کرتے ہیں اس کا خلاف حنفی شافعی کا سا بتاتے ہیں۔ کسی نے کہا آمین آہستہ کہو کسی نے کہا آواز سے کہو ایسا ہی اختلاف یہ بھی ہے کہ کسی نے کہا خدا سچا ہے کسی نے کہا خدا جھوٹا ہے اس پر کوئی طعن کی وجہ نہیں پھر اس کی تائید میں خود منہ بھر کر کہتے ہیں ''وقوع کذب کے معنے درست ہوگئے'' یعنی ہاں ثابت ہوگیا کہ خدا جھوٹا ہے اَلاَ لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ۝ یہ فتویٰ یقیناً گنگوہی صاحب کا ہے اور ان کے اذناب خود اپنی کتابوں میں آج تک یہی مضمون چھاپ رہے ہیں مگر ناواقفوں کے چھلنے کو دیدہ و دانستہ مکر تے ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے يَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوۡا ط وَلَقَدۡ قَالُوۡا كَلِمَةَ الۡكُفۡرِ وَكَفَرُوۡا بَعۡدَ اِسۡلَامِهِمۡ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے تو نہ کہا اور بے شک وہ کفر کا بول بولے اور اسلام کے بعد کافر ہو چکے۔ (اس کے بیان کو تکمیل ۵۹ ہے)

۱۸۱ یہ فتاویٰ گنگوہی حصہ ۳ صفحہ ۱۳۱ میں ہے کہ خدا بندوں کو قدرت دے کر فارغ ہوگیا۔ اس کا ذکر تکمیل ۱۴ میں گزرا۔

۱۸۲ اسمٰعیل نے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑا بھائی کہا اس کی حمایت میں گنگوہی صاحب فتاویٰ حصہ ۱ صفحہ ۵۱ میں لکھتے ہیں ''خود آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو بھائی کہو''۔ گنگوہی صاحب تم نے تو خود اسی حصے میں صفحہ ۱۲ میں کہا ہے ''واضع ملعون ہے''۔ اور خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وضع کر رہے ہو۔ تھانوی صاحب وغیرہ اذناب گنگوہی جلد بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہاں فرمایا ہے کہ ''مجھ کو بھائی کہو'' ورنہ اقرار کریں کہ گنگوہی صاحب نے جھوٹی حدیث دل سے گڑھی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سخت افترا کیا اور اپنے منہ آپ ہی لعنت پائی۔ اور (دیکھو تکمیل ۶۰)

اپنے ہی منھ ملعون ہوئے خود　　نار میں دار چھواتے یہ ہیں
لعن ابلیس پر اوروں کے منھ سے　　اپنے ہی منھ کی پاتے یہ ہیں
منھ کی پائی منھ کی کھائی　　بچ کے کہاں اب جاتے یہ ہیں
باپ ۱۸۳ کو اپنا قریب بتانا　　گستاخی ٹھہراتے یہ ہیں
شاہ رسل ۱۸۴ کو بھائی کہنا　　ماں کا دودھ بناتے یہ ہیں

۱۸۳ انوار ساطعہ میں تھا ''حاجی امداد اللہ صاحب سے ہم مکہ معظّمہ میں ملے''۔ اس پر گنگوہی صاحب کا بپھرنا دیکھیے براہین صفحہ ۵۵ و ۵۶ ''یہ لفظ ناسعادتمندی کا ہے فقہ میں ہے جس نے باپ کو قریب کہا عاق ہے پس استاد پیر کی نسبت ایسی کلام کس درجہ میں شمار ہوگی''۔ اللہ اکبر حاجی صاحب کی نسبت ہم ان سے ملے کہنا یا باپ کو اپنا قریب کہنا تو ناسعادتمندی اور عاق ہونا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھائی کہنا شیر مادر۔ دل میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر حاجی صاحب کے برابر بھی ہوتی تو اس کے بنانے کو حدیث نہ گڑھی جاتی۔ (باقی تکمیل ۶۱)

۱۸۴ وہ جو دہلوی نے بھر منہ کفر بکا کہ ''میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں''۔ گنگوہی صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیٹھ دے کر اسے یوں بنانا چاہتے ہیں فتاویٰ حصہ ۱ صفحہ ۲۰ ''مٹی میں ملنے کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ مٹی ہو کر مٹی زمین کے ساتھ خلط ہو جاوے دوسرے مٹی سے متصل ہونا یہاں مراد دوسرے معنی ہیں چونکہ مردہ کو چاروں طرف سے مٹی احاطہ کر لیتی ہے اور نیچے مردہ کے مٹی سے جسد مع کفن ملاحق ہوتا ہے یہ مٹی میں ملنا اور مٹی سے ملنا کہلاتا ہے کچھ اعتراض نہیں''۔ اقول مسلمانو! دیکھو جھوٹ گڑھا اور دانستہ گڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین درست کرنے کو گڑھا کہاں مٹی سے ملنا اور کہاں مٹی میں ملنا ہر اردو داں جانتا ہے کہ مٹی میں ملنا اسی کو کہتے ہیں کہ اجزا خاک میں ایسے مل جائیں کہ جدا کرنا دشوار ہو۔ (باقی تکمیل ۶۲)

مٹی ۱۸۵ میں ملنا مٹی سے ملنا	ایک ہے یوں چندراتے یہ ہیں
پیٹھ رسول اللہ کو دے کر	کیسی اوندھی گاتے یہ ہیں
استمداد ۱۸۶ کریں شیطاں سے	شرک نبی سے بتاتے یہ ہیں
مجلس ۱۸۷ مولد شہ ہے خرافات	ایسی خرافت لاتے یہ ہیں

۱۸۵ جاہلوں میں آنکھ کھلنے کے لیے ایک طریقہ ہے کہ سوتے وقت اپنا کان پکڑ کر اپنا نام لے کر ہمزاد سے کہتے ہیں فلاں وقت میری آنکھ کھل جائے گنگوہی صاحب سے اس کا سوال ہوا کہ یہ شیطان سے مدد مانگنی کیسی ہے اس کا جواب دیتے ہیں حصہ ۲ صفحہ ۱۷۸ ''اگر ہمزاد سے اس طرح کہنا مفید ہوتا ہے تو شرعاً اس میں کوئی مضایقہ نہیں''۔ اللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استمداد شرک اور شیطان سے جائز۔ (باقی تکمیل ۶۳)

۱۸۶ و ۱۸۷ براہین قاطعہ گنگوہی صفحہ ۱۴۸ ''یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کہ سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکت قبیحہ حرام وفسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھ کر ہوئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید ہی نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں''۔ مسلمانو! کیا تم بھی اپنے نبی کی میلاد مبارک کو جنم کنھیا سمجھتے ہو ائمہ دین کو کہ اس مجلس اقدس کے عامل رہے ہندوؤں سے بڑھ کر خرافاتی جانتے ہو۔ اس خباثت کی پوری خبر گیری الجزاء المہیا لغلمۃ کنھیا میں دیکھیے۔

سوانگ کنھیا جنم کا ہے یہ	پنڈت جی جھونکاتے یہ ہیں
فاتحہ ۱۸۸ میں قرآں کی تلاوت	وید پڑھنت سناتے یہ ہیں
قرآں وید ہے قاری پنڈت	یہ تشبیہ جماتے یہ ہیں
فکر بقدر ہمت ہے ، کیا	ہندو دھرم دھراتے یہ ہیں
ہندو دھرم سے بدتر ردّت	جدت جس میں دکھاتے یہ ہیں
شرک وکفر اوروں کے لیے شر	خیر اپنوں ۱۸۹ کی مناتے یہ ہیں

۱۸۸ براہین قاطعہ گنگوہی فاتحہ کی نسبت صفحہ ۷۹ '' تشبہ ہنود کا بھی اس میں مقرر ہے کیونکہ تمام ہنود میں رسم ہے اور ان کا یہ شعار ہے کہ طعام پر بید پڑھواتے ہیں تحفۃ الہنود میں ہے کہ ہر سال جس تاریخ کوئی مرا اسی تاریخ ثواب پہنچاتے ہیں اور اس کو ضرور جانتے ہیں اور پنڈت اس کھانے پر بید پڑھتا ہے انتہیٰ پس اگر اس کو رسم ہنود کہیں بہت بجا اور حق ہے''۔ اللہ اللہ قرآن عظیم کی تلاوت وید پڑھنت سے مشابہ ٹھہری روزہ وحج کو برت اور تیرتھ کے مشابہ کہہ دینا اور دیوبند کا مدرسہ کیوں نہیں کھودا جاتا بالکل پاٹ شالہ کے مشابہ ہے سب کام وہی ہیں یہ فرق کہ یہاں قرآن پڑھتے ہیں وہاں وید فاتحہ میں کب کام آیا جو تمہارے مدرسہ میں کام دے گا۔ (باقی تفصیل اور قاہر رد کو تکمیل ۶۴)

۱۸۹ اقول گنگوہی صاحب کا دھرم تو یہ ہے جو ان کے فتاویٰ حصہ اول صفحہ ۹۳ میں ہے ''صاحب قبر سے کہے تم میرا کام کردو یہ شرک ہے خواہ قبر کے پاس کہے خواہ دور''۔ ایضاً صفحہ ۱۳۰ ''یہ حرام اور شرک بالاتفاق ہے''۔ حصہ ۳ صفحہ ۱۹ ''وہ استعانت جو کفر ہے وہ یہ ہے کہ تم میرا کام کردو''۔ اور جب اسی استعانت سے سوال ہوا حصہ ۳ صفحہ ۱۵ ''پڑھنا ان اشعار کا جن میں استعانت لغیر اللہ ہے مثلاً یہ شعر۔

یارسول اللہ انظر حالنا	خذ یدی سہل لنا اشکالنا

شاید اشعار شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وقاسم بھی استمداد یہ ہیں''۔ یہاں جو اپنوں کا قدم درمیان تھا اسی حرام وکفر وشرک بالاتفاق کو دیکھیے کیسا خالص حلال ہوا جاتا ہے جواب میں لکھتے ہیں ''نہ ایسے اشعار کا پڑھنا منع نہ مؤلف پر طعن ہوسکتا ہے''۔ یہ ہے گھر کی شریعت کہ جب چاہا کفر حلال کرلیا۔

اپنوں کا زہر ہلاہل ۱۹۰ سب کو — شہد بتا کے چٹاتے یہ ہیں
شہ ۱۹۱ کا رحمت عالم ہونا — ہر ملّے کو دلاتے یہ ہیں
یعنی یہ بھی ہیں رحمت عالم — ملّے خود کہلاتے یہ ہیں
فضل شہ ۱۹۲ میں بخاری و مسلم — سب مردود بتاتے یہ ہیں

۱۹۰ اقول گنگوہی صاحب کا دھرم تو یہ ہے حصہ ا صفحہ ۳۱ ''موہم الفاظ کا پڑھنا معصیت ہے ایضاً اس کا بولنا بھی ناروا ہے''۔ صفحہ ۱۱۱ ''پڑھنا ان کا حرام ہے''۔ حصہ ۳ صفحہ ۳۴ ''عوام کو زہر قاتل دینا ہے''۔ حتیٰ کہ حصہ ۳ صفحہ ۳۴ و ۳۵ ''ایہام گستاخی سے خالی نہیں پس ان کا بکنا کفر''۔ اور اسی سوال صفحہ ۱۵ کے جواب میں اپنوں کے نام دیکھ کر کہا ''فی ذاتہ ایہام بھی ہے مگر بندہ اس کو معصیت بھی نہیں کہہ سکتا''۔ یہ ہے گھر کی شریعت کہ جب چاہا کفر اور جب چاہا معصیت بھی نہیں۔ ع گھر کی ملت ہے جیسی چاہی گڑھ لی۔

۱۹۱ فتاویٰ گنگوہی حصہ ۲ صفحہ ۱۳ ''رحمۃ للعلمین صفت خاصہ رسول اللہ صلعم (ہم مسلمان لکھتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی نہیں ہے انبیا علما بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلعم (ہم مسلمان لکھتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے''۔ اقول مسلمانوں کے نزدیک رحمۃ للعلمین ہونا قطعاً خاص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت ہے جس میں اور انبیاء بھی شریک نہیں یہاں اس کی یہ بے قدری کہ دیوبند کا ہر ملاّ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک ہے۔ (دیکھو تکمیل ۶۵)

۱۹۲ گنگوہی صاحب ابلیس کے علم وسیع پر ایمان لا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم مٹانے کو براہین صفحہ ۵۱ پر کہتے ہیں ''خبر واحد یہاں مفید نہیں''۔ صفحہ ۸۲ ''اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہے نہ ظنیات صحاح کا''۔ صفحہ ۸۷ ''آحاد صحاح بھی معتبر نہیں''۔ دیکھو کیسا صاف کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم میں صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیثیں بھی مردود و نامعتبر ہیں۔ اقول اولاً مطلب یہ کہ حضور کی وسعت علم کوئی فضیلت ہی نہیں ورنہ باب فضائل میں تو باجماع ائمہ صحاح کی بھی حاجت نہیں ان سے کم درجے کی حدیثیں بھی مقبول ہیں۔ ثانیاً مانا کہ بخاری و مسلم مردود کرلیں اپنے دشمن قرآن عظیم کا کیا علاج سوچا جس میں آیات قاہرہ حضور کی وسعت علم کے نشان بلند فرما رہی ہیں۔ (دیکھو تکمیل ۶۶)

نقص ۱۹۳ کو ایک بے اصل روایت — اپنی برہان لاتے یہ ہیں
راد ۱۹۴ کو اس کا راوی گائیں — کیا بے پر کی اڑاتے یہ ہیں
فضل شہ کی عداوت دیکھی — کیا کیا ہاتھ چباتے یہ ہیں
یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِم کا رنگ — دنیا ہی سے دکھاتے یہ ہیں
انجان ان پڑھ کے چھلنے کو — کیا کیا جال بچھاتے یہ ہیں
تقویت الایمان ۱۹۵ کا پڑھنا — عین اسلام بناتے یہ ہیں
یوں قرآن سے اس کو بڑھا کر — جب تک کفر منجھاتے یہ ہیں
عبد عزیز تک ایماں کب تھا — اسلام آج پھلاتے یہ ہیں
نیت اجر ۱۹۶ کا اہل ہے کافر — کفر کو کیا چمکاتے یہ ہیں
ہندو کو کیا اہل سمجھتے — اپنی دال گلاتے یہ ہیں

قرآن عظیم میں ہے جس دن ظالم اپنے ہاتھ دانتوں سے کاٹے گا۔

۱۹۳ و ۱۹۴ وہاں تک تو حضور کی وسعت علم کو بے ثبوت ہی ٹھہرایا تھا آگے ترقی ہوئی براہین صفحہ ۵۱ ''اس کے خلاف ثابت ہے خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار پیچھے کا بھی علم نہیں''۔ اقول ائمۂ حدیث امام ابن حجر عسقلانی و امام ابن حجر مکی نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ روایت محض بے اصل و بے سند ہے۔ فضائل مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت دیکھیے کہ حضور کے فضائل میں تو بخاری و مسلم کی صحیح حدیثیں بھی مردود اور فضیلت کی نفی کے لیے بے اصل بے سند روایت موجود۔ طرفہ یہ کہ حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے روایت نہ کیا بلکہ رد کیا۔ مدارج النبوۃ میں فرمایا ''یہاں ایک شبہہ پیش کرتے ہیں کہ بعض روایات میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا حال مجھے نہیں معلوم اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات

محض بے اصل ہے اوراس کی روایت صحیح نہیں''۔ گنگوہی صاحب کی یہ بھاری خیانت اور دین میں دھوکا دہی قابل ملاحظہ ہے۔ (باقی تکمیل ۶۷)

۱۹۵ فتاویٰ گنگوہی حصہ ۱ صفحہ ۱۲۲ ''تقویت الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اس کا رکھنا پڑھنا عمل کرنا عین اسلام ہے''۔ **اقول** اس غلو شدید کو دیکھیے اولاً بزعم خود اس ناپاک کتاب کو قرآن عظیم سے بھی بڑھا دیا جو بات عین اسلام ہو وہ نہ ہوئی تو اسلام نہ رہا کفر ہوگیا کہ عین کی نفی ضد کا ثبوت ہے۔ قرآن کریم کا ماننا عین اسلام ہے جو نہ مانے کافر ہے مگر اس کا نہ رکھنا یا نہ پڑھنا یا عمل نہ کرنا کفر نہیں۔ لیکن تقویت الایمان میں یہ سب کفر ہیں جو اسے پاس نہ رکھے کافر جو نہ پڑھے کافر جو عمل نہ کرے کافر کہ اس نے عین اسلام کو چھوڑا۔ **ثانیاً** گنگوہی صاحب اگر پیدا ہوتے ہی تقویت الایمان ساتھ لائے پڑھتے آئے ہوں کہ پہلے دنوں میں کافر نہ ٹھہریں تو جب تک تقویت الایمان تصنیف ہی نہ ہوئی تھی صحابہ سے شاہ عبدالعزیز صاحب تک کسی کو اسلام نصیب نہ ہوا کہ عین اسلام سے محروم تھے۔ **ثالثاً** اس کی تصنیف سے پہلے تک خود مصنف کافر کہ عین شے سے پہلے وجود شے محال ہے۔ (ازالۂ وہم کو تکمیل ۶۸)

۱۹۶ فتاویٰ گنگوہی حصہ ۳ صفحہ ۱۵۱ ''ہندو کا دیا ہوا چندہ مسجد میں صرف کرنا درست ہے جب کہ وہ بہ نیت ثواب دیتا ہو''۔ **اقول** سبحان اللہ کافر اور نیت ثواب یہ شریعت پر افترا اور کفر کی تعظیم ہے۔ ہر مبتدی جس نے شرح وقایہ باب التیمم تک ہی پڑھا ہو جانتا ہے کہ کافر اہل نیت نہیں۔ (اور اس سے بڑھ کر تکمیل ۶۹)

●●●●●

یہ ہیں مفید ۱۹۷ نبی کو جو سمجھے — اس پر شرک اوندھاتے یہ ہیں
رب ۱۹۸ کی دوہائی لغو سمجھ کر — جبراً شرک مناتے یہ ہیں
وقت ۱۹۹ پڑے پر جائز کہہ کر — جادو کرتے کراتے یہ ہیں

---

۱۹۷ امام اجل کمال الدین دمیری نے بروایت امام ابن السنی شاگرد امام نسائی امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے حدیث ذکر کی کہ جب تو ایسے جنگل میں ہو جہاں شیر کا خوف ہو تو یوں کہہ اعوذ بدانیال علیہ السلام وبالجب من شر الاسد میں حضرت دانیال علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کے کوئیں کی پناہ لیتا ہوں شیر کے شر سے۔ اس پر سائل نے پوچھا کہ یہ غیر خدا کی دوہائی کیسی؟ گنگوہی صاحب اس کا جواب دیتے ہیں حصہ ۱ صفحہ ۱۰ ''حق تعالیٰ نے اس کلام میں تاثیر رکھ دی ہے نہ حضرت دانیال وہاں ہوتے ہیں نہ ان کو کچھ علم ہے اگر خود دانیال کو مفید عقیدہ کرلے بدون تاویل تو شرک پس یہ عبارت اگرچہ موہم شرک ہے مگر بوجہ ضرورت اور ارتکاب مکروہ کے اباحت ہے جیسا توریہ اضطرار میں درست ہوجاتا ہے''۔ **اقول اولاً** کیسا صاف کہا کہ نبی کو مفید سمجھنا شرک ہے۔ **ثانیاً** نبی کے لیے تو وہ حکم تھا اور اپنے واسطے یہ ہے حصہ ۳ صفحہ ۵۹ ''مولوی قاسم صاحب کو میرے یہاں سے نفع ہوا ہے اور ان سے اوروں کو نفع پہنچتا ہے''۔ (باقی تکمیل ۷۰)

۱۹۸ **اقول ثالثاً** اللہ عزوجل کی دوہائی اگر آپ کے نزدیک کام دیتی تو اس شرک کی ضرورت نہ پڑتی معلوم ہوا کہ آپ کے یہاں اللہ کی دوہائی لغو ہے اس سے بلا نہیں ٹلتی ناچار دانیال کی دوہائی دی جاتی ہے۔

۱۹۹ **اقول رابعاً** جب یہ شرک وموہم شرک ومکروہ ہے تو حق تعالیٰ اس میں اپنی پسند کی تاثیر نہ رکھے گا جس طرح ذکر الٰہی میں بلکہ اپنے غضب کے ساتھ جس طرح اور جادوؤں میں۔ انہیں میں سے ایک یہ بھی ہوا اور اسے آپ نے دفع بلا کو مباح کرلیا تو معلوم ہوا کہ آپ کے یہاں وقت پڑے پر جادو کرنا کرانا مباح وحلال ہے۔

شرک ۲۰۰ مباح ہے بلکہ ہے سنت　　فعل ۲۰۱ رسول بتاتے یہ ہیں
بے رب ۲۰۲ کے دیے علم جو مانے　　کفر سے اس کو بچاتے یہ ہیں
نار سقر ۲۰۳ میں روشنی سوجھی　　کیا اندھیر مچاتے یہ ہیں

---

۲۰۰ و ۲۰۱ گنگوہی صاحب کی لطائف رشیدیہ صفحہ ۲۴ ''شرک کے افراد مباح تک ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلف بغیر اللہ کو شرک فرمایا اور خود حلف بغیر اللہ آپ کے کلام میں موجود ہے سو بولواب لینے کے دینے پڑ گئے خود فخر عالم علیہ السلام آپہی تو شرک ثابت کرتے ہیں اور خود اس کام کو کیا اور انبیا سب معصوم عن الشرک''۔ **اقول** اللہ اللہ شرک اور مباح شرک اور معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صادر۔ (باقی قاہر کلام تکمیل ۷۱)

۲۰۲ فتاویٰ گنگوہی حصہ ۱ صفحہ ۸۳ ''جو یہ عقیدہ رکھے کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالیٰ کے تو اندیشہ کفر کا ہے امام نہ بنانا چاہیے اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان روکے''۔ **اقول** کہاں تو وہ تفویت الایمانی شورا شوری کہ اللہ کے دیے سے مانے جب بھی شرک اور کہاں یہ بے نمکی کہ بے خدا کے دیے خود بخود علم غیب مانے جب بھی کفر نہیں فقط اندیشۂ کفر ہے۔ غرض کوئی پہلو ضلالت کا چھوٹ نہ رہے۔

ع گدائے میکدہ ہیں ہر طرح کی ہے پیالے میں۔

۲۰۳ روضۂ انور سید اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جو ہزاروں روپے کے جھاڑ فانوس کثرت سے روشن ہوتے ہیں جن کا بیان امام سید نور الدین سمہودی نے خلاصۃ الوفا میں فرمایا اور ان کا نور رسالۂ برق المنار بشموع المزار میں آیا اس مبارک روشنی کی نسبت براہین قاطعہ گنگوہی صفحہ ۱۸ میں ہے ''موجب ظلمات اور نار جہنم کی روشنی دکھانے والی ہے''۔ **اقول** نار جہنم تو اللہ و رسول کی توہین کرنے والے دیکھیں گے مگر اس میں روشنی بتانا ظلمت ضلال وانکار نصوص ہے۔ صحیح حدیثوں میں صاف تصریح ہے کہ جہنم کی آگ نری کالی رات ہے جس میں اصلاً روشنی کا نام نہیں۔ (دیکھو تکمیل ۷۲)

دیبن ۲۰۴ والوں کے ملنے سے　　اردو شہ کو سکھاتے یہ ہیں
ان کے نبی کی استاذی کا　　حق امت پہ جتاتے یہ ہیں
اف ۲۰۵ بیبا کی شاہ سے اپنی　　روٹی تک پکواتے یہ ہیں
ان کی رسوئی کی یہ رسائی　　حق رسوائی پاتے یہ ہیں
ہولی ۲۰۶ دوالی کا کھانا جائز　　جے جے کر کے کھاتے یہ ہیں
شربت و آب سبیل محرم　　صاف حرام کراتے یہ ہیں
نام امام نے آگ لگادی　　نجد کی ہولی جلاتے یہ ہیں

---

۲۰۴ براہین قاطعہ گنگوہی صفحہ ۲۶ ''ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا جب سے علمائے مدرسۂ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہمکو یہ زبان آگئی''۔ سبحان اللہ صاحب **علمت علم الاولین والآخرین** صاحب **وعلمک مالم تکن تعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیرہ سو برس بعد دیوبندی ملّوں سے اردو سیکھی جن کی اردو یہ ہے کہ ''یہ کلام آگئی''۔ تف تف تف۔

۲۰۵ تذکرۃ الرشید صفحہ ۴۶ ''اعلیٰحضرت نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے اس کے مہمان علما ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا اس کی تعبیر گنگوہی سے شروع ہوئی آپ ہی پہلے عالم ہیں جو حاجی صاحب کے بیعت ہوئے''۔ مسلمان دیکھیں کہ کبھی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا شاگرد بتایا جاتا ہے کبھی اپنا باورچی بنایا جاتا ہے یوں اپنی عظمت کا سکہ بٹھایا جاتا ہے۔ (باقی تکمیل ۷۳)

۲۰۶ فتاویٰ گنگوہی حصہ ۲ صفحہ ۱۳۱ ''ہندو ہولی دوالی میں کھیلیں پوری اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان کا لینا اور کھانا مسلمانوں کو درست ہے''۔ حصہ ۳ صفحہ ۱۴۵ ''محرم میں ذکر شہادت اگرچہ بروایات صحیحہ

ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں"۔ اقول جب یہ حرام ہوئے تو وہ پانی شربت دودھ پینا بھی ضرور حرام ہوا کہ حرام پر اعانت ہے اگر کوئی نہ پیے تو کسے پلائیں تو اس کا پینا اس حرام کی تکمیل ہوا اور تکمیلِ حرام حرام ہے۔ یہ عداوت نام امام ہے۔ (باقی تکمیل ۴۷)

●●●●●

نانوتوی صاحب

شہ کے پچھلے نبی ہونے کو — فضل ۲۰۷ سے خالی گاتے یہ ہیں
جیسے ۲۰۸ ایسے ویسوں کے اوصاف — اتنا اس کو گراتے یہ ہیں
حق ۲۰۹ پہ فضول اور بے ربطی ۲۱۰ کی — لِم قرآں پہ لگاتے یہ ہیں
مدح جو اس کو سمجھے صحابہ — نا فہم ۲۱۱ ان کو بتاتے یہ ہیں
اب سے ان تک امت بھر پر — جاہل ۲۱۲ کا مونھ آتے یہ ہیں
ایک ۲۱۳ صحابہ کیا کہ نبی پر — طعن یہی برساتے یہ ہیں
منکر ختم کو پھر کافر بھی — دھوکے کو لکھ جاتے یہ ہیں
در کفر و دیں مانده مذبذب — نے ایماں نہ ثباتے یہ ہیں

---

۲۰۷ تا ۲۱۳ تحذیر قاسم صاحب نانوتوی صفحہ ۲ و ۳ "عوام کے خیال میں تو رسول صلعم (ہم مسلمان لکھتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا خاتم ہونا بایں معنے ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین کیونکر صحیح ہوسکتا ہے ہاں اگر اس وصف کو وصف مدح نہ کہیے تو خاتمیت زمانی صحیح ہوسکتی ہے مگر اس میں خدا کی جانب زیادہ گوئی کا وہم ہے اس وصف میں اور قد قامت وغیرہ اوصاف میں جنکو فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اسکو ذکر کیا اوروں کو نہ کیا دوسرے رسولؐ (ہم مسلمان لکھتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسوں کے اس قسم کے احوال جملہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم اور جملہ ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین میں کیا تناسب تھا اس قسم کی بے ربطی خدا کے کلام میں متصور نہیں"۔

خلاصہ یہ کہ خاتم النبیین کے معنے سب میں پچھلے نبی ہونے کو نانوتوی صاحب فرماتے ہیں (۱) جاہلوں کا خیال ہے (۲) اہل فہم کا نہیں (۳) اسے فضیلت میں کچھ دخل نہیں (۴) ایسے ویسوں کے اوصاف کی طرح ہے (۵) یہ معنی ہوں تو اللہ فضول گو ہو (۶) قرآن بے ربط ہو۔ لیکن ہر مسلمان جانتا ہے کہ خاتم النبیین کے یہی معنی ہیں یہی صحابہ وتمام امت نے سمجھے یہی خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیثوں میں بتائے تو قطعاً یہی مراد آیت ہے تو نانوتوی صاحب کے نزدیک تمام امت وصحابہ اور خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ جاہل ونافہم ہوئے اور اللہ فضول گو اور قرآن بے ربط یہ کفر در کفر صدہا کفر ہے۔ (قدرے تفصیل کو تکمیل ۷۵)

•••••

دھوکا ۲۱۴ کھل گیا چند ورق پر　　پھر وہی پلٹا کھاتے یہ ہیں
شہ کے بعد نبوت تازہ　　پاک خلل سے بتاتے یہ ہیں
آپ ہی کافر آپ ہی مُکفِر　　اپنی آپ ہی ڈھاتے یہ ہیں
جب ۲۱۵ تو برائے نام خود اپنا　　اسلام آپ سناتے یہ ہیں

۲۱۴ تحذیر نانوتوی صفحہ ۳۴ ''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم (ہم مسلمان لکھتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔ اقول یہاں اندر کے دل کی لا کر کھول دی خاتمیت زمانی ذاتی سب کی آخر بول دی۔ ظاہر ہے کہ جب بعد زمانۂ اقدس کوئی نبی پیدا ہو تو حضور سب سے آخر نبی نہ ہوں گے کہ حضور کے بعد اور نبی ہوا اور خاتمیت زمانی باقرار تحذیر نانوتوی صفحہ ۲ یہی تھی کہ ''آپ سب میں آخر نبی ہیں''۔ یہ تو بداہۃً گئی اور اس کے جاتے ہی وہ جو خاتمیت ذاتی گڑھی تھی وہ بھی فنا ہوئی۔ خود تحذیر نانوتوی صفحہ ۹ میں ہے ''ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے''۔ ظاہر ہے کہ لازم کا انتفا ملزوم کا انتفا ہے تو ختم زمانی وختم ذاتی سب ختم وفنا اور خاتمیت بجا یعنی خالی ہوا۔ روشن ہوا کہ خاتم النبیین سے مطلقاً کفر کیا اور مسلمانوں کو دھوکے دینے کو صفحہ ۱۱ پر لکھ دیا تھا کہ ''اس کا منکر بھی کافر ہوگا''۔ گیارہ (۱۱) ورق بعد خود ہی اس کا اس کا سب کا انکار کر دیا تو اپنے منہ آپ ہی کافر ہوئے۔ وَذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ○ (باقی تکمیل ۷۶)

۲۱۵ تحذیر نانوتوی صفحہ ۴۶ ''اس گنہگار کا اسلام برائے نام ہے''۔ نیز اپنے قصیدے میں کہا ؎

کروروں جرم کے آگے یہ نام کا اسلام
کریگا یا نبی اللہ کیا مرے یہ پکار

قد یصدق یہ سچ کہی کہ نانوتوی صاحب کو اسلام سے علاقہ نہیں صرف نام کے مسلمان ہیں یہ اقرار کفر ہے اور اقرار کفر کفر ہے۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بھذا.

اول کافر آخر کافر — ہر پھر کفر پہ چھاتے یہ ہیں
دھوکا دینے دبا پھر اچھلا — کفر کو کتنا بھاتے یہ ہیں
ان کے کفر کا اٹھتا جوبن — ناحق اس کو چھپاتے یہ ہیں
سرکش اتنا اتنا ابھرے — جتنا جتنا دباتے یہ ہیں
اور ۲۱۶ خداؤں کا وہ خدا ہو — رتبہ اس میں بڑھاتے یہ ہیں
مشرک کو اثبات بتاں کی — یہ برہان پڑھاتے یہ ہیں
خلق ۲۱۷ سے اس کا تناسب گا کر — اربعہ میں اسے لاتے یہ ہیں
ہم کو غلام سے جو ہے، وہ نسبت — حق کو ہم سے بتاتے یہ ہیں
یہ ذات طرفین و وسط ہے — یوں تثلیث مناتے یہ ہیں
اور رسل ۲۱۸ کی عرضی نبوت — ایک دن ان سے چھناتے یہ ہیں

---

۲۱۶ تحذیر الناس صفحہ ۳۷ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا چھ (۶) خاتم النبیین اور ماننے پر جاہلوں کو یوں بہکایا کہ اس میں حضور کی قدر بڑھتی ہے اکیلے خاتم النبیین ہوتے تو نرے بادشاہ ہوتے اور چھ (۶) خاتم النبیین اور بھی ہوئے اور حضور ان پر بھی حاکم۔ ''تو بادشاہوں پر حاکم''۔ صفحہ ۳۸ پر بتایا ''اس میں رسول اللہ صلعم (ہم مسلمان لکھتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی قدر سات گنی''۔ **اقول اولاً** مسلمانوں کو دھوکا دیا اور بہت پوچ دیا سب میں اعلیٰ کمال یہی ہے کہ بے شرکت غیرے ہو یہ دوسرا درجہ ہے کہ اور بھی شریک ہیں اور یہ زیادہ تو بے شک نانوتوی حضور کی تنقیص قدر میں کوشاں ہے نہ کہ سات گنی بڑھانے میں۔ **ثانیاً** یوہیں بت پرست کہیں گے کہ تم تو اکیلا خدا مانتے ہو اور وہ چھپن کرور خداؤں کا خدا تو چھپن کرور درجے خدا کی قدر بڑھاتے ہیں۔ نانوتوی صاحب نے بت پرستی پر رجسٹری

کردی۔ (تفصیل کو تکمیل ۷۷)

۲۱۷ تحذیر نانوتوی صفحہ ۲۷ ''خدا تعالیٰ اپنی ان نسبتوں کو جو مخلوق کے ساتھ حاصل ہیں ان نسبتوں کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے جو مخلوق کو مخلوق کے ساتھ ہوتی ہیں مثلاً **ضرب لکم مثلا من انفسکم ط هل لکم من ما ملکت ایمانکم من شرکاء فی ما رزقنکم فانتم فیه سواء**''۔ **اقول** آیت کا مطلب صاف یہ ٹھہرا دیا کہ خدا کو ہم سے وہ نسبت حاصل ہے جو ہم کو غلاموں سے۔ یہ اللہ عزوجل پر افترا اور اس کی توہین اور اسے اربعہ متناسبہ میں لانا ہے جو مسلمان تو مسلمان کسی ذی عقل کافر سے بھی مسموع نہیں۔ اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ اس واحد احد فرد وتر متعالی کو مخلوق سے تناسب ہو اور وہ بھی ایسا جیسا مخلوق کو مخلوق سے تو اس اربعہ میں تین رہے ادھر خدا ادھر غلام بیچ میں ہم اور تینوں باہم متناسب ہیں یوں تثلیث منائی۔ (باقی تکمیل ۷۸)

۲۱۸ تحذیر نانوتوی صفحہ ۷ ''حدیث **کنت نبیا و اٰدم بین الماء والطین** فرق قدم نبوت و حدوث نبوت اور دوام وعروض اس حدیث سے ظاہر ہے''۔ **اقول** یعنی اس حدیث سے ثابت ہے کہ حضور کی نبوت قدیم ہے اور انبیاء کی حادث حضور کی نبوت دائم ہے اوروں کی عارضی کہ کچھ دن رہ کر فنا ہوجائے گی۔ یہ حدیث پر افترا ہے اور کسی نبی کی نبوت کا زوال ماننا صریح ضلال ہے۔

● ● ● ● ●

تھانوی صاحب

شہ ۲۱۹ سا ہر کس و ناکس جانے — غیب ، یہ عیب دکھاتے یہ ہیں
علم حضور میں بچے ۲۲۰ پگلے ۲۲۱ — کل چوپائے ۲۲۲ بھڑاتے یہ ہیں
ان ۲۲۳ میں نبی میں فرق بتاؤ — کس لعنت کی گاتے یہ ہیں
اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ — بَلْ هُمْ اَضَلّ کے بھراتے یہ ہیں
تھک ۲۲۴ کر اس بد گالی کو اک — علمی بحث بناتے یہ ہیں

قرآن عظیم میں ہے وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی بڑھ کر گمراہ۔

۲۱۹ تا ۲۲۳ خفض الایمان تھانوی صاحب صفحہ ۷ و ۸ ''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے سے مخفی ہے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے''۔ اس کفر صریح قطعی واشد توہین کے رد ہند سے حرم تک عرب سے عجم تک کتب و رسائل و فتاویٰ میں مشہور ہو چکے۔ تھانوی صاحب اور ان کے اذناب ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے مگر توہین نہ ہٹنی تھی نہ ہٹی۔ (للہ تکمیل ۷۹ ضرور ملاحظہ ہو کہ ابھی ابھی تھانوی و دیوبندی کے سب مکر کھلے جاتے ہیں)

۲۲۴ تھانوی صاحب نے بسط البنان میں کچھ حرکت مذبوحی کی جس کا رد باز غ وقعات السنان انہیں دنوں میں رجسٹری شدہ تھانوی صاحب کے پہنچ گیا جواب تک لا جواب ہے اور بعونہٖ تعالیٰ قیامت تک لاجواب رہے گا۔ تھانوی صاحب اپنے جواب کو خود بھی جانتے تھے کہ یہ مذبوح کی پھڑک کتنی دیر کی لہٰذا صفحہ ۷ پر بولے ''اگر اس جواب سے بھی قطع نظر کی جائے تب بھی غایۃ مافی الباب ایک علمی سوال ہو گا جس کا اہل علم سے کچھ تعجب نہیں اہل علم کی سنت مستمرہ ہے''۔ اللہ اکبر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ شدید اخبث گالی اور اس کی بحث ایک علمی سوال جیسا اہل علم میں ہوا کرتا ہے۔ (باقی تکمیل ۸۰)

عیب کی لائے ریب کی گائے — غیب سے ویب کماتے یہ ہیں
اس کو ۲۲۵ کافر لکھ گئے جس کو — بھینٹ ایمان چڑھاتے یہ ہیں
لیکن جب تک نام نہ جانا — جان کے ۲۲۶ جان چراتے یہ ہیں
وہ بجہنم ۲۲۷ خود کفر اپنا — مانتے اور چھپواتے یہ ہیں
قول ہے کفر اور قائل کافر — لیکن نام بچاتے یہ ہیں

۲۲۵ و ۲۲۶ اسمٰعیل دہلوی کی ایضاح الحق کے اقوال کفر و ضلال مذکورہ نمبر ۹۲ تا ۹۵ کی نسبت گنگوہی صاحب سے سوال ہوا گنگوہی صاحب کو معلوم نہ تھا کہ یہ اقوال امام الطائفہ کے ہیں نادانستہ جو حکم معلوم تھا لگا بیٹھے کہ یہ کفر ہے۔ اور تھانوی صاحب نے بھی اپنے ان امام جدید کی تقلید سے اس امام قدیم وہابیت کے کفر کی تصریح کر دی۔ محمود حسن دیوبندی صاحب وغیرہ نے بھی ملحد زندیق کی جڑ دی۔ مراد آباد کے شاہی مسجد والے اہلسنت سے خارج لکھ گئے۔ ثناء اللہ امرتسری دین سے جاہل کہہ بھاگے۔ یہ سب نادانستہ تھا اب اسمٰعیل کا نام لے کر تو یہ احکام لکھوالو قیامت تک نہ لکھیں گے۔ لکھنا درکنار وہ جسے کافر لکھ چکے اسے ویسا ہی امام جانیں گے۔ یہ ایمان کا حال ہے۔ اس فتوے کا ذکر بریق المنار میں بھی شائع ہو چکا اور اس میں خاص رسالہ ہے دیوبندی مولویوں کا ایمان۔ (اور اب نقل فتویٰ تکمیل ۸۱ میں)

۲۲۷ الحمد للہ خود تھانوی صاحب نے اپنی عبارت مذکورہ خفض الایمان کا کفر ہونا ٹھنڈے جی سے قبول دیا۔ بسط البنان صفحہ ۳ ''جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً کہے میں اس کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی''۔ الحمد للہ جو علمائے حرمین شریفین نے فرمایا تھا کہ خفض الایمان والا کافر مرتد ہے جناب تھانوی صاحب نے اس سے بھی بڑھ کر قبولا۔ رہا عذر معمولی کہ ہا ہا میں نے نہیں کہا اس کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں خفض الایمان چھپی ہے چھپی نہیں اب دیکھ لیجیے۔ مسلمانو! فتح مبین پر نعرۂ تکبیر بلند کرو اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد. (تفصیل کو تکمیل ۸۲)

قائل ٹھنڈے جی سے کافر نام لیے گرماتے یہ ہیں
وار [۲۲۸] جو ختم نبوت پر تھے اب وہ بیج اگاتے یہ ہیں
یعنی اپنے نبی جینے کو تسکیں بخش بتاتے یہ ہیں
اپنے نام [۲۲۹] پہ استقلالاً صل علیٰ بھنواتے یہ ہیں

۲۲۸ و ۲۲۹ تھانوی صاحب کے رسالہ الامداد صفر ۳۶ھ صفحہ ۳۵ پر مرید کا ایک خواب ہے جس میں اس نے کلمہ میں ''اشرفعلی رسول اللہ''۔ کہا پھر جاگ کر درود پڑھنی چاہی تو ''اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولانا اشرفعلی ''۔ پڑھا مرید کو دن بھر ایسا ہی خیال رہا اس پر تھانوی صاحب نے اسے جواب لکھا ''اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت ہے''۔ مسلمانو! للہ انصاف خواب تو خواب بیداری میں بھی اشرفعلی ہی کو نبی کہا اشرفعلی ہی پر درود پڑھا اور دن بھر یہی خیال بندھا اور پھر زبان بہکنے کا عذر مسلم۔ ایسی بہک کبھی سنی ہے۔ تھانوی صاحب کو ایک دفعہ کہے او سگ بے دین جامے سے باہر ہوں گے اور اگر وہ عذر کرے کہ میں تو جناب تھانوی صاحب کہتا تھا زبان نے میری نہ مانی اور بے اختیار سگ بے دین کہا کیا یہ عذر سن لیں گے حاشا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور تھانوی کی نبوت دن بھر رٹی یہاں مقبول اور اس میں تسلی۔ یہ صریح کفر و تحسین کفر ہے۔ (قدرے تفصیل کو تکمیل ۸۳) کچھ اجمال یہیں سن لیجیے اولاً کبھی اس کی نظیر سنی ہے کہ مسلمان کلمہ پڑھنا چاہے اور نام اقدس کی جگہ زید و عمرو کا نام لے ثانیاً بفرض غلط اگر زبان بہکے تو ایک آدھ بار نہ کہ گھنٹوں پہروں۔ جامع الفصولین و فتاویٰ قاضی خان وغیرہما میں تصریح ہے کہ ایسا بہانہ محض مردود ہے ثالثاً ائمہ دین نے تصریح فرمائی کہ کفر میں زبان بہکنے کا عذر مسموع نہیں۔ دیکھو شفا شریف امام قاضی عیاض رابعاً خدارا انصاف اگر بیٹا دن بھر اپنے باپ کو مغلظ گالیاں دے کتا سور کہہ کر پکارتا رہے اور عذر یہ کرے کہ میں تو کہنا چاہتا تھا اے قبلہ گاہ اے جاں پناہ مگر زبان میرا کہنا نہ مانتی اور پلٹ کر یوں کہتی تھی کہ او سگ بے دین او خوک گمراہ کیا جہان بھر میں کوئی اس عذر کو سن لے گا خامساً آہ آہ یہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں تھیں جن پر اسے تسلی دی گئی اگر ان کی جگہ دن بھر اشرفعلی کلب و خنزیر کہتا اور وہی زبان بہکنے کا عذر کرتا کیا تھانوی صاحب سن لیتے اور تحریر فرماتے کہ اس واقعہ میں تسلی ہے حاشا بلکہ جامے سے باہر ہوتے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس پر دن بھر حملے ایسے سہل ہیں کہ کفر خالص کو تسلی بخش کہہ کر خود نیا کفر اوڑھا جاتا ہے۔ (زیادہ تفصیل کو تکمیل ۸۳)

بہکی زباں اور دن بھر بہکی اف اف کیا بہکاتے یہ ہیں
ان کی ثنا تھی نبی کی ذم تھی یوں یہ عذر مناتے یہ ہیں
ان کو برا کہنا تو یہ حیلہ سنتے یا جل جاتے یہ ہیں
شیخ جی مرزا کے ہوئے وارث شیخی جس پہ دکھاتے یہ ہیں
پچتیسا مرزا سے پایا بلکہ اسے شرماتے یہ ہیں
ماں [۲۳۰] کا ادب کافر بھی کرے گا ان کی سنو کیا گاتے یہ ہیں
واقعہ ڈھالیں ماں کا آنا زن کا ذہن لڑاتے یہ ہیں
جن پر لاکھوں مائیں تصدق تعبیر ان کی بناتے یہ ہیں
کیوں ادب صدیقہ کریں کیا دین کا دینا دھراتے یہ ہیں
وہ تو مسلمانوں کی ماں ہیں کب اسلام رکھاتے یہ ہیں
ان کی جو روداد ہے بد ہے بد روداد ہی پاتے یہ ہیں
کوکبہ میں ستر ہی تھے جن پر قارون گنج بساتے یہ ہیں
یہ تو دو سوتیں ہیں اب کس تحت ثریٰ کو جاتے یہ ہیں

۲۳۰ رسالہ تھانویہ الامداد صفر ۳۵ھ ''ایک صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (اشرفعلی تھانوی) کے گھر میں حضرت عائشہ آنے والی ہیں انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرا ذہن معاً اس طرف منتقل ہوا (کہ کمسن عورت اس کے ہاتھ آئے گی) اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے''۔ اللہ اکبر کوئی بھنگی چمار بھی ماں کی تعبیر جورو سے نہ کرے گا مگر تھانوی صاحب خوب سمجھتے ہیں کہ وہ تو مسلمانوں کی ماں ہیں۔ یہ مسلمان کب ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احوال کریمہ کو قصہ کہنا اور اپنا حال

عین حال حبیب ذی الجلال بتانا کہ وہی یہاں قصہ ہے کیسی بےادبی ہے۔ (باقی تکمیل ۸۴)

مسلمانو! یہ حضرات ہیں وہ جن کو عالم و عارف و امام ملت و حامی سنت و ماحی بدعت و حکیم امت و شہید فی سبیل اللہ وغیرہ وغیرہ کہا جاتا ہے اور کا ہے پر؟ اللہ و رسول کی ان گالیوں پر انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے کہ اللہ و رسول کے دشمن کو دشمن جانیں اور ان کے سایہ سے دور بھاگیں۔ اے میرے رب! توفیق خیر دے۔ آمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا والہ وصحبہ اجمعین. امین. والحمد للہ رب العلمین۔

● ● ● ● ●

ذکر اصحاب و دعائے احباب

تیرے رضا پر تیری رضا ہو	اس سے غضب تھراتے یہ ہیں
بلکہ رضا کے شاگردوں کا	نام لیے گھبراتے یہ ہیں
حَامِد [۱] مِنِّیْ اَنَا مِنْ حَامِد	حمد سے ہمد کماتے یہ ہیں
عبد سلام [۲] سلامت جس سے	سخت آفات میں آتے یہ ہیں
میرے ظفر [۳] کو اپنی ظفر دے	اس سے شکستیں کھاتے یہ ہیں
میرا امجد [۴] مجد کا پکا	اس سے بہت کچیاتے یہ ہیں
میرے نعیم الدین [۵] کو نعمت	اس سے بلا میں سماتے یہ ہیں

[۱] حضرت اخی المعظم جناب مولانا مولوی محمد حامد رضا خاں صاحب قادری برکاتی نوری خلف اکبر وخلیفۂ اعلیٰحضرت مجدد مائۃ حاضرہ مدظلہ مصطفےٰ رضا قادری غفرلہ

[۲] حضرت حامی السنن جناب مولانا مولوی محمد عبد السلام صاحب جبلپوری قادری برکاتی رضوی از اجل خلفائے اعلیٰحضرت مدظلہ ملقب از حضرت بلقب عید الاسلام

[۳] جناب حامی سنت مولانا مولوی ظفر الدین صاحب بہاری قادری برکاتی رضوی خلیفۂ اعلیٰحضرت مدظلہ مخاطب از حضرت بولدی الاعز

[۴] جناب حامی سنت مولانا حکیم ابو العلا مولوی محمد امجد علی صاحب اعظمی قادری برکاتی رضوی مصنف بہار شریعت خلیفۂ اعلیٰحضرت مجدد مائۃ حاضرہ مدظلہ العالی و مدرس مدرسہ اہلسنت وجماعت و مہتمم مطبع اہلسنت وجماعت بریلی

[۵] جناب حامی سنت مولانا مولوی حافظ محمد نعیم الدین صاحب چشتی اشرفی وقادری برکاتی خلیفۂ اعلیٰحضرت مدظلہ العالی

احمد اشرف ۶ حمد و شرف لے — اُس سے ذلت پاتے یہ ہیں
مولانا دیدار علی ۷ کو — کب دیدار دکھاتے یہ ہیں
مجبور احمد مختار ۸ ان کو — کرتا ہے مرجاتے یہ ہیں
عبد علیم ۹ کے علم کو سن کر — جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں
ایک اک وعظ عبد الاحد ۱۰ پر — کتنے نتھنے پھلاتے یہ ہیں
بخش رحیم ۱۱ پہ رحمت جس سے — آرے کے نیچے آتے یہ ہیں
جوہر منشی لعل ۱۲ پہ ہیرا — کھا مرنے کو منگاتے یہ ہیں

---

۶ حضرت بابرکت حامی سنت از اولاد امجاد حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب مولانا سید ابو المحمود احمد اشرف اشرفی جیلانی زینت کچھوچھہ شریف ابتداءً تلمیذ اعلیٰحضرت مدظلہ

۷ جناب حامی سنت مولانا مولوی ابومحمد سید دیدار علی صاحب رضوی الوری مفتی آگرہ خلیفۂ اعلیٰحضرت مدظلہ

۸ جناب حامی سنت مولانا مولوی احمد مختار صاحب صدیقی میرٹھی قادری برکاتی رضوی خلیفۂ اعلیٰحضرت مدظلہ

۹ جناب حامی سنت فاضل نوجوان مولانا مولوی حاجی محمد عبد العلیم صاحب صدیقی میرٹھی قادری برکاتی رضوی خلیفۂ اعلیٰحضرت مدظلہ

۱۰ ملقب بسلطان الواعظین مولانا مولوی حاجی عبد الاحد صاحب قادری برکاتی رضوی خلف حضرت مولانا مولوی محمد وصی احمد صاحب محدث سورتی قدس سرہٗ وخلیفۂ اعلیٰحضرت مدظلہ

۱۱ جناب حامی سنت مولانا مولوی محمد رحیم بخش صاحب آروی قادری برکاتی رضوی خلیفۂ اعلیٰحضرت مدظلہ

۱۲ حامی سنت ماحی بدعت مولانا منشی حاجی محمد لعل خاں صاحب مدراسی نزیل کلکتہ قادری برکاتی رضوی خلیفۂ اعلیٰحضرت مدظلہ

آل الرحمٰن ۱۳ برہان الحق ۱۴ — شرق پہ برق گراتے یہ ہیں
تازہ ضرب شفیع احمد ۱۵ سے — کہنہ بخار اٹھاتے یہ ہیں
دے حسنین ۱۶ وہ تقبیح ان کو — جس سے برے کھسیاتے یہ ہیں
نجدیہ میں ہلچل رہے ان کی — جیسے ہل ان پہ چلاتے یہ ہیں
کم کو فزوں افزوں کو فزوں تر — کردے ترا ہی کھاتے یہ ہیں
اپنوں میں ان کے مثل فزوں کر — تیرا ذکر بڑھاتے یہ ہیں
دل میں ہراس نہ لانے دینا — دَل میں اَنی چمکاتے یہ ہیں
ان پہ کرم رکھ سر پہ قدم رکھ — تیرے ہی کہلاتے یہ ہیں
تیرے گدا ہیں تجھ پہ فدا ہیں — تیرا ہی کھاتے گاتے یہ ہیں

صلی اللہ علیک وسلم
بارک شرف مجد کرم

---

۱۳ یہ فقیر غفرلہ القدیر محمد مصطفےٰ رضا قادری برکاتی نوری ولد اصغر و مشرف بخلافت اعلیٰحضرت مدظلہ و مہتمم دارالافتاے حضرت

۱۴ حامی سنت فاضل نوجوان مولانا مولوی محمد عبد الباقی برہان الحق جبلپوری قادری برکاتی رضوی خلف رشید حضرت مولانا عبد الاسلام وخلیفۂ اعلیٰحضرت مدظلہ

۱۵ مولانا مولوی محمد شفیع احمد صاحب بیسلپوری قادری برکاتی رضوی خلیفۂ اعلیٰحضرت مدظلہ وامین الفتویٰ دارالافتاے حضرت

۱۶ اخی المکرم مولانا مولوی حسنین رضا خاں صاحب بریلوی قادری برکاتی نوری تلمیذ وخلیفۂ اعلیٰحضرت مدظلہ وخلف اوسط حضرت عم مکرم مولانا مولوی محمد حسن رضا خاں صاحب قادری برکاتی نوری قدس سرہٗ۔

معذرت اسمائے احباب سلمہم اللہ تعالیٰ میں چھوٹے چھوٹے ناموں پر اقتصار ایک تو بوجہ نظم ہے ثانیاً تقاضائے محبت میں کچھ یوہیں زیادہ پیارا معلوم ہوا ثالثاً یہ سرکار عرش مدار میں عرض ہے سرکاروں کے حضور غلاموں کے نام بڑھا کر نہیں لیے جاتے یہاں تک کہ حضرت سیدنا امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو مسائل بواسطۂ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمائے جیسے جامع صغیر وغیرہ میں وہاں امام ابو یوسف کا نام لیا **محمد عن يعقوب عن ابی حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنه** کنیت کہ تعظیم تھی نام امام کے آگے نہ ذکر کی۔ نام احباب میں رعایت ترتیب میں یہ بھی مانع ہوا کہ اپنے عربی قصائد میں اگرچہ تین سو شعر تک ہوں التزام ہے کہ قافیہ اصلاً مکرر نہ آئے اردو میں اتنی وسعت کہاں۔ اس قصیدے میں ۱۳۲ قافیے تو اصلاً مکرر نہ ہوئے باقی میں یہ التزام ہے کہ کوئی قافیہ نو شعر سے پہلے مکرر نہ ہو اس کے لحاظ نے اشعار میں فصل لازم کیا پھر اصل بات یہ ہے کہ جس سرکار کی یہ مدح اور اس کے دشمنوں پر قدح ہے اس میں یہ جزئیات ملحوظ احباب بھی نہ ہوں گے کہ اصل مقصود بحمدہٖ تعالیٰ ہمارا ان کا عین ایمان ہے **وللہ الحمد وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین . آمین.**

ضروری عرض بعونہ تعالیٰ اس کے بعد چوراسی (۸۴) تکمیلیں ہیں مسلمان ہوشیار رہیں حواشی کے مختصر بیان پر وہابیہ حسب عادت جھوٹے مکر پیش کریں گے یہ مطلب نہیں یہ مطلب ہے اس کی دہن دوزی کے لیے تکمیلات آئندہ کا ملاحظہ ضرور ہے کہ بعونہ تعالیٰ ہر مکر کافور ہے۔

●●●●●

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب **الاستمداد** پر

تکمیلات

تالیف:

شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتیِ اعظم

حضرت مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پروف ریڈنگ:

مفتی نفیس احمد مصباحی رضوی

استاد دار العلوم مخدومیہ، ردولی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحمد اللہ تعالیٰ ...... یہ وہ مضامینِ جلیلہ ہیں جنھیں دیکھ کر ہر منصف ذی عقل مسلمان وہابیت پر نفرین کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتا۔ امام الوہابیہ پر عرب وعجم کے علمائے کرام نے ہمیشہ ردّ فرمائے مگر بفضلہٖ تعالیٰ یہاں جو مذکور ہوگا اکثر تازہ رد ہیں کہ اب تک نظر سے نہ گذرے ہوں گے۔ ایسے اکثر رد لفظ 'اقول' سے شروع کیے جائیں گے 'ذٰلک من فضل اللہ علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یعلمون O ربّ اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علیّ وعلی والدیّ وان اعمل صلٰحا ترضٰہ واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین O یہ شرح کے وہ مضامین ہیں کہ حواشی پر گنجائش نہ ہونے سے ذیل میں لکھے گئے نیز سلیم طبیعتیں دو حرف بیان سے سمجھ لیتی ہیں، ان کے لیے اسی قدر باذنہٖ تعالیٰ بس تھا اور وہابیہ اگر شک ڈالیں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہ تفصیل موجود وباللّٰہ التوفیق ہر تکمیل سے پہلے وہ شعر مع ہندسۂ اقوال لکھ دیا ہے جس کی یہ تکمیل ہے کہ فہم میں آسانی ہو۔

ڈیڑھ سو اقوال امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی صاحب

۱؎ شہ کو رسل کو ملک کو جو مانے اس کو خدا سے چھڑاتے یہ ہیں

تکمیل ۱: اقول یہی نہیں کہ انبیا و ملائکہ اور خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ماننا امام الوہابیہ نے صرف خبط ہی ٹھہرایا ہو بلکہ اُسے ہر حرام سے بدتر حرام کیا۔ صفحہ '۵۹' پر کہا آدمی کتنا ہی گناہوں میں ڈوب جائے اور محض بے حیا ہی بن جائے اور پرایا مال کھا جانے میں کچھ قصور نہ کرے اور کچھ بھلائی برائی میں امتیاز نہ کرے تو بھی شرک کرنے اور اللہ کے سوا اور کسی کو ماننے سے بہتر ہے۔ یعنی شراب پینا، چوری کرنا،

ڈاکا ڈالنا، حرام کھانا، حرام کرنا، حرام کرانا یہ سب باتیں حرام ضرور ہیں مگر انبیا و ملائکہ و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ماننا ان سب سے بدتر ہے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ مسلمانو! کیا اسلام اسی کا نام ہے۔

۳ حق سے چھوٹا اُن سے اعظم — نہ بیچ میں اور مناتے یہ ہیں
وہ سب رکھے چمار سے بدتر — ٹھاکر کس کو بناتے یہ ہیں

تکمیل ۲: اقول، اس نے اللہ عزوجل کو بڑے سے بڑا اور تمام مخلوقات کو ذلیل سے ذلیل بتایا تو یہاں چار ہوئے ایک اللہ کہ بڑے سے بڑا ہے، دوسرا وہ بڑا کہ ذلیل نہیں اور اللہ سے چھوٹا ہے، تیسرا ایک ذلیل، چوتھا تمام مخلوقات کہ اُس ذلیل سے ذلیل ہے تو اللہ اور مخلوق کے درمیان دو اور ہوئے ایک بڑا کہ خدا سے بڑائی میں کم ہے دوسرا ذلیل کہ مخلوق سے ذلت میں کم ہے اور اگر یوں مانے کہ وہ ایک ہی ہے جو اللہ سے کم بڑا اور مخلوق سے کم ذلیل ہے جب بھی بیچ میں تیسرا ماننے سے چارہ نہیں۔ یہ اگر صفاتِ الٰہی کو کہا کہ نہ خالق ہیں نہ مخلوق تو اللہ کی صفتیں ذلیل ٹھہرائیں اور یہ کفر ہے اور اگر غیر صفات کو کہا تو ذات وصفات کے سوا ایک اور کو مانا کہ اللہ کا مخلوق نہیں یہ بھی کفر ہے۔ شاید ہندوؤں کے بتوں کو کہا کہ انھیں وہ ٹھاکر کہتے ہیں اور یہ تمام مخلوقات کو چمار کہتا ہے اور ٹھاکر چمار سے بڑا ہوتا ہے اور باٰمھن سے ذلیل وہ باٰمھن اس کا معبود ہوا۔

٦ لا واللہ وہ شانِ خدا ہے — ذرّے سے جس کو گراتے یہ ہیں
رب کا مقابل سمجھے رسل کو — اپنا شرک بھلاتے یہ ہیں
ان کی عزت حق سے جدا ہے — دونوں کی تول کراتے یہ ہیں

تکمیل ۳: وہاں چمار سے بھی ذلیل کہا یہاں ذرّہ ناچیز سے بھی کمتر یعنی چوہڑے چمار سے بھی بدتر کہ وہ پھر انسان ہیں اور انسان کو عزت بخشی ہے "ولقد کرمنا بنی آدم" اور اپنی گالی کا پردہ یہ رکھا کہ ہم نے تو اللہ کی شان کے روبرو کہا ہے۔ **اقول** ما

قدروا اللّٰہ حق قدرہٖ ظالموں نے اللہ ہی کی شان کی قدر نہ کی۔ اللہ عزوجل ایک قوم کا حال بیان فرماتا ہے "یریدون ان یفرقوا بین اللّٰہ و رُسلہ" اللہ اور اُس کے رسولوں میں جدائی ڈالنی چاہتے ہیں، فرماتا ہے "اولٰئک ھم الکٰفرون حقا" یہی حقیقی کافر ہیں اللہ اور اُس کے رسولوں میں یہ جدائی ڈالنا ہے کہ ان کی عزت، ان کی عظمت اللہ کی عزت وعظمت سے جدا ہے۔ حاش للہ انبیا کی شان اللہ ہی کی شان ہے۔ انبیا کی عزت اللہ ہی کی عزت ہے، انبیا کی تعظیم اللہ ہی کی تعظیم ہے۔ دیکھو ائمہ دین ۱ نے فرمایا ہے کہ غیر خدا کے لیے تواضع حرام ہے پھر علما وغیرہم معظمانِ دین

☆حواشی☆

(۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم. ضروری الملاحظہ: مسلمانو! واحد قہار عز جلالہ کے غضب سے اُسی کی پناہ پھر اُس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ جب وہ کسی سے اُس کا دین لیتا ہے عقل وحیا پہلے چھین لیتا ہے دیوبندیوں وہابیوں پر یہ قاہر ردمدت سے بار بار شائع ہو رہا ہے مگر سب خواب عدم میں ہیں وہ تو فرما ہی دیا تھا کہ دم ہے فلاں فلاں وغیرہم کسی دیوبندی یا وہابی مقلد یا غیر مقلدین بے دینوں میں دم کہاں اور دم نہیں تو جواب کیسا ع کچھ ایسا سوئے ہیں سونے والے کہ حشر تک جاگنا قسم ہے۔ سوتا کبھی جاگے بھی مردہ کیا کروٹ لے۔ مگر شیر پنجاب لامذہبی مسٹر ای اے ایچ ثناء اللہ امرتسری کو پھر پھری آئی ہر چہ اہلِ حدیث ۱٦ مئی ۱۹ء میں فتاویٰ مبارکہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کے رسالہ باب العقائد والکلام کا مضمون ہدایت مشحون (جس میں عام وہابیہ کی ٦۴ ضلالتیں خباثتیں اوران کے ساتھ دیوبندیہ کی ۸۲ اوران کے ساتھ غیر مقلدوں کی پوری سومع سند وحوالہ مذکور ہیں جن میں یہ قاہر رد بھی ہے، نقل کر کے اپنا اور اپنے عینی بھائیوں کا دکھڑا رویا جواب ناممکن تھا مگر قسموں کی ڈھال بنائی کہ ہم خدا کو اور اُس کے فرشتوں کو گواہ کر کے کہتے ہیں کہ یہ ہم پر دیوبندیوں وہابیوں پر سراسر بہتان ہے جھوٹ ہے افترا ہے سبحٰن اللہ اُس رسالہ مبارکہ میں سو دلیلوں سے یہی تو ثابت فرمایا تھا کہ تم خدا کو جانتے ہی نہیں جو خدا ہے اُسے تم مانتے نہیں اور جسے مانتے ہو اللہ عزوجل اُس سے برتر ومتعالی ہے پھر خدا جانے کس خدا کو گواہ کر کے یہ صریح جھوٹا حلف بک رہے ہو اللہ عزوجل پہلے ہی فرما چکا ہے یشھد اللّٰہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام۔ اللہ کو اپنے دل کی بات پر گواہ کرتا ہے۔ اور وہ سب جھگڑالووں سے بڑھ کر ڈھیٹ ہے اتخذوا ایمانھم جنۃ فصدوا عن سبیل اللّٰہ فلھم عذاب مھین۔ اپنی قسموں کو ڈھال بنا کر اللہ کی راہ سے روکا اُن کے لیے خواری کا عذاب ہے۔ بات صاف تھی حوالے موجود تھے۔ اللہ بھلا کرے حامی سُنّت ماحی بدعت حاجی منشی محمد لعل خاں صاحب سلمہ کا اُنہوں نے مبارک رسالہ یک گز وسہ فاختہ بیمناک ملقب بلقب ایڈیٹر اے ایچ اور اُس کے حلفی پیچ پیچ در پیچ کے رد میں شائع فرمایا اور آنکھوں سے معذور ایڈیٹر کو آلتاب مشعلوں سے دکھایا سو کے سو قاہر ردِ وہابیہ دیوبندیہ کی عبارات بحوالہ صفحہ نقل فرما کر ثابت کر دیے اوران کے سوا مسٹر کے اسی پرچے سے اُن کے پندرہ کفر اور گنا دیے اور بتا دیا کہ تمہیں اللہ عزوجل کے اسمائے حسنیٰ پر ہرگز ایمان نہیں اور ساتھ ہی وہ جو مسٹر مدت سے تعریف اہلِ سُنّت میں جھولتے اور ہر ایک پر منہ آ کر پھولتے تھے اُس کا خاتمہ کر دیا اسلام کی تعریف ان سے پوچھی کہ اسلام کے مدعی ہو پہلے یہ تو بتاؤ اسلام کسے کہتے ہیں اُس کی ایسی تعریف دکھاؤ جس پر یہ اعتراض نہ ہو سکیں جو تم تعریف اہلِ سُنّت پر بگھارتے ہو اور ساتھ ہی لکھ دیا کہ ہم کہے دیتے ہیں نہ دکھا سکو گے پھر کس منہ سے مسلمانی کے مدعی ہو نیز ثابت (بقیہ اگلے صفحے پر)

کے لیے تواضع کا حکم دیا ہے۔ اگر ان کی عزت اللہ ہی کی عزت نہ ہوتی تو ان کے لیے تواضع حرام ہوتی قال اللّٰہ تعالیٰ "فان العزة للّٰه جميعا " ساری عزت اللہ کے لیے ہے اور فرماتا ہے "ولِلّٰه العزة ولرسوله وللمؤمنين "عزت تو اللہ اور

کر دیا کہ تمہارے انہیں اعتراضوں سے اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام و ایمان کی جو تعریفیں فرمائیں سب غلط ٹھہرتی ہیں نیز اسی پر ایک قاہر سوال کیا کہ دیکھو اللہ و رسول جل وعلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رسولوں کو ماننا رکن ایمان بتایا اور تمہارا امام تقویت الایمان میں کہتا ہے اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کو ماننا محض خبط ہے اب فرمائیے اللہ و رسول نے محض خبط کو رکن ایمان بنایا یا اسمٰعیل دہلوی رکن ایمان کو محض خبط کہہ کر کافر ہوا اور جب وہ کافر تو اُس کے متبع، اُس کے معتقد تم اور دیوبندی سب کافر ہوئے یا نہیں بینوا توجروا بینوا توجروا بینوا توجروا غرض وہ مختصر مبارک رسالہ قابل دید ہے کلکتہ زکریا اسٹریٹ نمبر ۲۲ حاجی صاحب موصوف سے مل سکتا ہے۔ مسٹر کا پرچہ ۱۵ شعبان کا تھا اور یہ مبارک جواب ۲۷ شعبان کو مسٹر کی منچلی نچلی طبیعت نے بہ ہزار مصیبت دو مہینے تو جھیلے چپ رہی سوچتی ہوگی کہ نہ راہ رفتن نہ روئے ماندن جواب دے تو کیا دے روشن آفتاب کو ٹکرانے کی بڑی آڑ جھوٹا حلف تھا اس یک گزو سہ فاختہ نے اُس کی ڈھال بھی چھلنی کر دی نہ دے تو ڈھٹائی بے حیائی کا دھرم بھرشٹ ہوتا ہے آخر تیسرے مہینے یہی سوجھی کہ کچھ نہ کچھ بک دو رسول کو ماننا تو محض خبط ٹھہر ہی چکا ہے۔ اور اللہ بھی خیال ہی خیال ہے جو چوریاں کرے، شرابیں پیئے۔ ایسے کا کیا خوف تو جو کچھ ہے ان هي الا حياتنا الدنيا نموت ونحي وما نحن بمبعوثين بس یہی دنیا کی زندگی ہے اسی میں مرنا جینا اُٹھنا نہ ہوگا تو دنیا میں سکوت کی روسیاہی کیوں لیں لہٰذا ۱۴ ذی القعدہ کو اس مبارک رسالے پر دیز کی حیا ہوتی تو اب کوئی جواب دیا جاتا کچھ اپنی اور اپنے سارے طائفہ کی گمراہی بنائی جاتی مگر ناممکن واقع کیونکر ہو جائے اور جھوٹے حلف کی ڈھال پہلے پاش پاش ہو چکی ہے لہٰذا اب کی اپنا اور دیوبندیوں سب کا کافر دہریہ ہونا صاف کھلے لفظوں میں قبول دیا اور جنہوں نے رسالہ مبارکہ یک گزو سہ فاختہ یا وہ ارشاد جلیل باب العقائد والکلام نہ دیکھا ہو اُن پر دن دہاڑے اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلی کہ ہم تو ایسا ماننے والوں کو کافر دہریہ کہہ رہے ہیں بھلا ہم ایسا مانتے۔ حالانکہ ہر دیکھنے والا دیکھ رہا ہے کہ یقیناً تمہیں ایسا مانتے ہو اور یقیناً تمہیں وہ ہو جسے خود کافر دہریہ کہہ رہے ہو یہ چال بھی تھانوی صاحب سے سیکھی اُنہوں نے سالہا سال قاہر ضربوں کے صدمے جھیل کر بسط البنان میں یہی ڈھرا پکڑا کہ کھلے لفظوں میں اپنا کافر ہونا قبول دیا بلکہ جتنا حکم علمائے کرام حرمین شریفین نے اُن پر لگایا تھا اُس پر بھی اضافہ کیا جس کا بیان اُن کے اقوال میں آتا ہے۔ پھر بھی اُنہوں نے اپنی بگڑی بنانے کو دم توڑنے کی کچھ حرکت مذبوحی تو کی جس پر ۱۲۲ قاہر ضربیں وقعات السنان اور ۲۹۲ سر شکن ردادخال السنان میں ہوئے مسٹر ای اے ایچ بیچارے کچھ نہ بول سکے صرف اپنے کفر و دہریت کے اقرار و اعلان پر قناعت کی اس مضمون میں اہلِ حدیث کے تقریباً سات کالم سیاہ کیے ہیں۔ ڈھائی کالم میں تو رسالہ مبارکہ کا کلام نقل کیا ہے باقی سارا رونا لٹریچر کا رویا ہے کہ طرز تحریر خراب ہے اور اس رونے میں بھی اپنے معدوم ایمان کو پھر رو بیٹھے فرمائے ہیں واللہ ہمیں آپ کے اختلاف عقائد کی اتنی شکایت نہیں نہ کفری اعتقادات سے اتنی نفرت جتنی آپ کے لٹریچر (طرزِ تحریر سے) مسلمانو! طرزِ تحریر کی شکایت یہی تو ہے کہ ان کے نزدیک ان کو سخت سست الفاظ کہے اب مسٹر ایڈیٹر اسلامی عقائد کو کفری اعتقادات کہہ کر حلف سے کہتے ہیں کہ اُن کو کفر سے اتنی نفرت نہیں جتنی درشت کلامی سے۔ مسلمانو! کیا یہ مسلمان کی شان ہے کہ اُسے کفر سے نفرت کم ہو مسلمانو! کفر کیا ہے اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معاذ اللہ تکذیب۔ کیا یہ مسلمان کی شان ہے کہ اللہ و رسول کو جھوٹا کہنا اپنے برا کہنے سے ہلکا جانے خیر یہ تو ان کی اندرونی حالت ہے جو خود کھول دی کہ کفر سے نفرت کم ہے (کم نفی مطلق پر بھی بولتے ہیں) دل میں اللہ و رسول سے زیادہ اپنی قدر رہے (کبھی نفی محض پر بھی موجود کو تفضیل دیتے ہیں اہلِ جنت کو خیر مستقرا فرمایا حالانکہ

اس کے رسول اور ایمان والوں ہی کے لیے ہے۔ اگر ان کی عزت عزتِ الٰہی سے جدا ہوتی تو عزت کے حصے ہو جاتے۔ ساری عزت اللہ کے لیے نہ ہوتی تو اس نے اللہ ہی کی شان کو چمار سے بدتر اور ذرّہ ناچیز سے کمتر کہا۔ اقول، ساری علت وہی فرق

مستقر جہنم میں اصلاً خیر نہیں) یعنی نہ کفر سے صاحب ایڈیٹر کو اصلاً نفرت نہ دل میں اللہ و رسول کی اصلاً قدر و منزلت یہ ضرور سچ ہے۔ رہی شکایت طرزِ تحریر وہ ابھی ابھی بہت سہل دفع ہوتی ہے اولاً مسٹر کے جواب کو ذکر کریں وہی اس شکایت کو دفع کر دے گا غرض یہ تمام کالم مسٹر نے ان مہملات میں سیاہ کیے کہ کسی طرح ٹکا دے کر خریدار اخبار یہ جانیں تو کہ مسٹر شیر پنجاب نری نرا شیر قالین نہیں جواب کے نام صرف یہ گنتی کے حرف ہیں کہ بس اس پر ہمارا آپ کا فیصلہ ہے کہ آپ ہماری کسی معتبر کتاب سے یہ حوالہ دکھا دیں بس سارے جواب کی ترکی اتنی ہی ہے جس کا حاصل وہی کانوں پر ہاتھ دھرنا جیسی اوپر سے ہوتی آئی ہے قال اللہ تعالیٰ يحلفون بالله ما قالوا ولقد قالوا كلمة الكفر و كفروا بعد اسلامهم حلف اُٹھاتے ہیں کہ اُنہوں نے نہ کہا اور بیشک کفر کا بول کہا اور مسلمان کہلا کر کافر ہو لیے۔ نہیں نہیں مجھی کو سہو ہوا جواب کی ایک سطر یہ ہے ایک اور ہے وہ اس سے بھی مزے کی ہے مسٹر نے اس کے متصل رسالہ مبارکہ کا ایک اور اعتراض نقل کیا کہ "وہابی ایسے کو خدا مانتے ہیں جو لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتی کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا کوئی خباثت کوئی فضیحت اُس کی شان کے خلاف نہیں وہ کھانے کا منہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردمی و زنی کی دونوں علامتیں بالفعل رکھتا ہے۔" مسٹر نے اس کا نام مکرر حوالہ رکھا اور جواب میں فرمایا ہم اعلان کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ وعم نوالہ کی نسبت ایسا بدعقیدہ رکھنے والا کافر بلکہ دہریہ ہے۔ ساتوں کالم میں صرف یہ دو سطریں جواب کی ہیں اور بس جواب ہو گیا یعنی عقل و حیا و ایمان و دین سب کو۔ اب ہمیں یہاں مسٹر سے چند ضروری سوال ہیں **سوال اوّل** بہت ادب سے گزارش کہ آپ کے امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی صاحب کی یک روزی اور آپ کے ہم نوا دیوبندیوں کے سرغنہ مولوی محمود حسن دیوبندی صاحب کی تحریر نظام الملک (جن کو آپ اس پرچے میں بھی "حامیان سُنّت و ناصرانِ ملت ماحیانِ بدعت" لکھ رہے ہیں) کیا آپ کے یہاں کی معتبر کتابیں نہیں۔ سارے وہابیہ تو کیا آپ کے ہم زبان ہوں گے آپ ہی اپنی تحریر پر قائم رہ کر ابو الوفا بنے ہو اپنی اُسی وفا کا جی رکھ کر لکھ تو جائیے کہ ہاں ہاں اسمٰعیل دہلوی و اہلِ دیوبند کافر دہریے ہیں کیا آپ ابھی ابھی اعلان نہ کر چکے پھرنا ارتداد ہے۔ **سوال دوم** مسلمانو! اس صریح خیانت اور دن دہاڑے تحریف کو دیکھئے رسالہ یک گزو سہ فاختہ صفحہ ۵ اور اُس کی اصل مبارک صفحہ ۴۵ ے مطبوعہ موجود ہیں اُن میں یوں تھا لواطت کا مرتکب ہونا خود مفعول بننا کوئی خباثت اُس کی شان کے خلاف نہیں یعنی وہابی دھرم میں یہ ناپاکیاں اُس پر ممکن ہیں اُس کا یہ بنالیا لواطت کا مرتکب ہوتا خود مفعول بنتا یعنی یہ واقع ہوتی ہیں تا کہ ناواقف کو چھل سکیں کہ دیکھو ان کا وقوع ماننا ہماری کسی معتبر کتاب میں نہیں۔ کیوں مسٹر کیا یہ ابو الوفائی کیوں مسٹر یہ دیدے کی صفائی۔ **سوال سوم** شاید جاہلوں کو یوں دھوکے دیں کہ ان وہابی کتابوں میں وہ مذہب سہی جس سے یہ سب ناپاکیاں یقیناً ثابت ہیں مگر خاص لواطت مفعولیت ان الفاظ سے تو اقرار نہیں۔ کیا ہر عاقل نہیں جانتا کہ یہ کید ضعیف میں سے ہے جب وہابی کتابوں میں اُس ملعون مذہب کی صریح تصریح ہے جس سے یہ سب یقیناً ثابت تو مان کر مکرنا کھلی ڈِھٹائی پکی بے حیائی ہے یا نہیں انہیں لفظوں کو آپ لٹریچر کا نقص کہتے ہیں سبحٰن اللہ اللہ و رسول کو برا کہیے اُس پر مسلمان پیچھا لیں تو ڈھیٹ بنیے پھر کوئی ڈھٹائی کا نام نہ لے ورنہ سڑیل لٹریچر ہے۔ **سوال چہارم** بہت اچھا ڈھٹائی نہیں آپ کے یہاں یہی ابو الوفائی ہے اپنی اُسی وفا کا صدقہ یہ تو بتا دیجیے کہ اگر زید کسی کو ولد الحرام لکھے تو کیا نہ کہا جائے گا کہ اس نے اُس کی ماں کو زانیہ کہا اس پر وہ روئے پیٹے ہائے وائے مچائے کہ مجھ پر جھوٹ بہتان افترا ہے میری کسی معتبر کتاب میں یہ لفظ دکھا تو دو کہ اُس کی ماں زانیہ ہے مَیں نے تو یہ کہا کہ وہ ولد الحرام ہے تو کیا وہ عیار مکار خبیث کذاب فریبی دغاباز نہ ہوگا۔ (بقیہ اگلے صفحے پر)

ڈالنا ہے کہ اس نے انبیا واولیا کو خدا کے مقابل ایک مستقل ہستی سمجھا ہے۔ وہاں کہا اللہ کی شان کے آگے یہاں کہا اس کے روبرو، آگے اور روبرو مقابل ہی کو کہتے ہیں۔ گنگوہی صاحب نے اسی ملعون قول کا چاک سلانے کو اپنے فتاویٰ حصہ اوّل صفحہ ۸۷

سوال پنجم جگ بیتی سے کیا کام آپ اپنی بیتی لیجیے آپ نے اپنے ترک اسلام صفحہ ۴۴ پر دیانند کی عبارت نقل کی کیا پرمیشور رحم میں نہ تھا اور اُس پر اعتراض جمایا کہ ایشور حیض کا خون تو نہ کھاتا ہوگا میں بھولا پاخانے سے تو ضرور آلودہ ہوتا ہوگا (چیرز) یہ ہے مسٹری لٹریچر۔ خیر اس سے کیا غرض یہ دیکھیے کہ پاخانے سے آلودہ ہونا حیض کا خون کھانا آپ کے سوامی کی عبارت میں کہاں تھا پھر آپ نے کیونکر افترائی بہتانی جھوٹ اعتراض جما کر سُنّت نصاریٰ کی تقلید سے تالیاں پیٹیں لیجے نہیں نہیں اعتراض بیشک ٹھیک ہے اور جیسا وہ آپ کے سوامی پر ٹھیک ہے یہ آپ پر ٹھیک اُترا یانہیں۔ سوال ششم جانے دووہ بات جس پر یہاں آپ سارا نچوڑ رکھ رہے ہیں یعنی آپ کے معبود کا چوری کرسکنا آپ کے حامی سُنّت، ناصر ملت، ماحی بدعت نے نظام الملک میں اس کے تو خاص لفظ کی تصریح کی ہے کہ جہل ظلم چوری شراب خوری سے معارضہ کم فہمی۔ یہ کلیہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے پھر جیتی نگلنا کس کا کام ہے؟ سوال ہفتم یہ بھی جانے دیجیے گنتے گنتے بھول گئے پھر سرے سے گن لیجیے دھرم دھرم سے بول چلیے (۱) آپ کے دھرم میں آپ کا معبود ہاں ہاں وہی جسے آپ اپنے خیال میں اللہ جل شانہ وعم نوالہ لکھ رہے ہیں چوری کرسکتا ہے یا نہیں کہو۔ ہاں ضرور کرسکتا ہے ورنہ انسان سے قدرت میں گھٹ رہے گا (وہ دیکھو اپنے امام الطائف کی یکروزی صفحہ ۱۴۵) ورنہ ہر مقدور العبد مقدور اللہ نہ رہے گا (وہ دیکھو اپنے حامی سُنّت ناصر ملت کی تحریر نظام الملک) ورنہ آپ کے نزدیک علی کل شیء قدیر۔ نہ رہے گا (وہ دیکھو سب کذابیوں کی کج فہمی) (۲) جب وہ چوری کرسکتا ہے تو اپنی ملک چرائے گا یا پرائی۔ کہو کہو کہ پرائی۔ اپنی ملک لینا چوری نہیں ہوسکتا۔ (۳) جب وہ پرائی ملک چرائے گا تو اُس کے سوا اور بھی مالک مستقل ہوئے یانہیں۔ کہو ہوئے اور بیشک ہوئے۔ (۴) کیا بندہ خدا کے مقابل کسی چیز کا مالک مستقل ہوسکتا ہے کہ وہ شئے خاص اس کی ملک ہو خدا کی نہ ہو۔ کہو کہو ہرگز نہیں۔ (۵) جب بندہ خدا کے مقابل مالک مستقل نہیں ہوسکتا اور تمہارے معبود کے سوا ضرور اور بھی مالک مستقل ہے جس کا نمبر ۳ میں اقرار کرچکے ہو۔ کہو کہو جلد کہو کہ ہاں مانا اور ضرور مانا۔ (۶) بندہ کروروں کی چوری کرسکتا ہے خدا ایک ہی کی کرسکے زیادہ پر قادر نہ ہو تو یکروزی و پرچہ نظام الملک اور تم سب اصحاب عقیدۂ کذب کے نزدیک بندے سے کروروں درجے قدرت میں گرا ہوا رہے گا یانہیں کہو ضرور رہے گا اور یہ جائز نہیں۔ (۷) جب یہ جائز نہیں تو تم پر کروروں خدا ماننا واجب ہوا یانہیں۔ کہو کہو اور جلد کہو کہ بیشک بیشک اور یقیناً یہی وہابی و دیوبندی دھرم ہے کہ خداؤں کی گنتی کروروں سے بھی سوا ہے۔ کہیے پھر جھوٹ بہتان افترا کا رونا مکاری کا رونا تھا یانہیں؟ اُف اُف تف تف۔ سوال ہشتم اب فرمایئے آپ خود اپنے افترا ہاں ہاں اسی پرچے سے اپنے جلی لکھے ہوئے اعلان سے کافر دہریے ہوئے یانہیں۔ کہو کہو اور جلد کہو کہ ہوئے ہوئے بے شک ہوئے اور ہیں پھر کسی لٹریچر کی کیا شکایت کافر دہریہ کہنے سے زیادہ سخت اور کیا ہے جس کا گلہ ہے۔ کافر دہریہ شرعاً سخت لفظ کا مستحق ہے یا تعظیم تکریم کا۔ اور اگر پھر پلٹا کھاؤ کہ نہیں نہیں ہم ایسے نہیں تو یہی عرض ہے ان ثبوتوں اور خود اپنے اقرار و اعلان سے عہدہ برآ ہوجایئے۔ اُس وقت ہم آپ کی مان لیں گے کہ ہمارا اس وجہ سے آپ کو کافر کہنا غلط تھا ہم یہ لفظ فوراً واپس لیں گے مگر لٹریچر کی شکایت اب بھی بے معنی ہوگی شرعاً فقط کافر ہی سخت لفظ کا مستحق نہیں بلکہ ہر گمراہ بددین اپنی گمراہیاں ضلالتیں جن کا مختصر بیان چابک لیث و پیکان جاں گداز و باب العقائد والکلام و یک گز ودو فاختہ و یک گز وسہ فاختہ وغیرہا رسائل میں ہے سب سے نکل کر اپنے آپ کو سُنی مسلمان بنا لیجیے اُس وقت ہم اپنے سب الفاظ واپس لیں گے اور آپ کی بڑی مدح شائع کریں گے کیوں یہ صلاح مانیے گا یا نہیں۔ سوال نہم مسٹر آپ نے تو پرچۂ ۵ شعبان ۱۶ مئی میں یہ حلف اُٹھایا اور خدا کو گواہ کر کے کہا تھا کہ یہ سراسر

میں اس لفظ کی تصریح کی کہ فخر عالم حق تعالیٰ کے مقابلہ میں یہ ان شرک پرستوں کا کھلا شرک ہے۔ انہوں نے دو مستقل عزتیں رکھیں ایک اللہ کی دوسری انبیا اولیا کی اور ان کا باہم یوں موازنہ کیا کہ اس کے مقابل یہ چمار اور ذرّہ سے بھی بدتر ہے حالانکہ یہ اُسی کے ظل ہیں، اُسی کی عزت ان میں تجلی فرما ہے پھر ناپ تول کیسی۔ اگر بلاتشبیہ آئینے میں بادشاہ کے عکس کی اُس کے مقابل تذلیل کیجیے کہ یہ تو اُس کے سامنے نہایت ہی ذلیل وناپاک سؤر سے بھی بدتر ہے تو یہ بادشاہ ہی کی توہین ہوگی کہ اُس عکس میں بادشاہ ہی کی خوبی جلوہ گر ہے۔ اسی لیے انبیا واولیا سے مدد مانگنا شرک بتاتے ہیں کہ وہ ان کے نزدیک خدا سے جدا ہستی ہیں جیسے مشرکوں کے بت۔ حالانکہ

بہتان ہے جھوٹ ہے افترا ہے اب سو میں سے صرف ایک پر فیصلہ کیسا کہ بس اس پر ہمارا آپ کا فیصلہ ہے کہ آپ ہماری کسی معتبر کتاب سے یہ حوالہ دکھادیں اور دیکھیے رسالہ یک گز وسہ فاختہ میں صاف متنبہ کردیا تھا کہ بفرض باطل اگر ان پوری سو ضربوں میں بعض خالی بھی جائیں (حالانکہ وہ یقیناً سب جگر دوز وعدو سوز ہیں) جب بھی مسٹر اپنے منہ خدا کے منکر خدا سے کافر ہیں کہ وہ سراسر جھوٹ بہتان افترا کہہ چکے ہیں تو اگر اُن کو خدا پر ایمان کا ادعا ہے تو ہر ضرب کی نسبت جھوٹ بہتان افترا ہونے کا ثبوت دیں ورنہ اپنی ہی پڑھی آیت اپنے اوپر خود بھی الٹ لیں جس کا آپ ہی ترجمہ کیا ہے کہ افترا اور بہتان وہی کرتے ہیں جن کو خدا پر ایمان نہیں ہوتا طرّہ یہ کہ اپنے اسی پرچہ ۴ ذی القعدہ میں یک گز کی یہ عبارت بکف چراغی کے لیے نقل بھی کی ہے۔ یہ پھر بس ایک پر فیصلہ (ڈھٹائی بے حیائی پر آپ لٹریچر روئیں گے) کمال ابوالوفائی ہے یانہیں ع وفا کے باپ بنے ہو وفا کا دھیان رہے۔ سوال دہم اُن سو ضربوں کا تو یہ جواب ہوا کہ اپنے منہ اپنے آپ اور اپنے حامیان سُنّت دیوبندیہ اور سارے کے سارے وہابیہ کو کافر دہریہ قبول دیا پھر (۱) وہ جو یک گز وسہ فاختہ نے ۱۵ کفر آپ ہی کی تحریر سے آپ پر بڑھائے۔ (۲) وہ جو آپ کو تعریف اسلام سے عاجز بتایا وہ جو ثابت کردیا کہ کس منہ سے ادعائے مسلمانی تم ابھی اسلام کو جانتے ہی نہیں۔ (۳) وہ جو ثابت کیا کہ مولوی امام الدین صاحب ساکن کوٹلی سلمہ کی تعریف اہلِ سُنّت پر آپ کا اعتراض بعینہ اُس تعریف اسلام پر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کی۔ (۴) نیز اُس تعریف ایمان پر جو حضور اقدس نے ارشاد فرمائی۔ (۵) بلکہ خود اللہ عزوجل پر جو اُس نے مؤمن کی تعریف کی۔ (۶) وہ جو قاہر سوال تھا کہ اللہ ورسول نے محض خبط کو رکن ایمان کیا یا اسمٰعیل اور سارے وہابی دیوبندی اور تم سب کافر۔ (۷) وہ جو دکھایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفار جتنا جانتے تھے کہ ہمیں جیسے آدمی ہیں اُنہیں کے مقلد تم ہوئے۔ (۸) وہ جو طویلے کالتیاؤ ثابت کیا تھا کہ تم نے جناب تھانوی صاحب کو کافر مشرک کہہ دیا اس جرم پر کہ اُنہوں نے تمام عالم کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ مانا۔ وغیرہ وغیرہ ان تمام قاہر تیاچون کو مسٹری ہوشیاری اس پرچہ میں یوں چھپاتی ہے کہ رسالہ مذکورہ میں اور بھی بہت گھنونی باتیں ہیں جن کو نقل کرکے ہم اپنے ناظرین کو ملول کرنا نہیں چاہتے اللہ رے اغماض۔ یہ صریح مکاری اور اپنے عجز وگریز کی نہایت شرمناک طریقے سے پردہ داری ہے یانہیں غرض ع عیار ہو بیباک ہو جو آج ہو تم ہو۔ بندے ہو مگر خوف خدا کا نہیں رکھتے۔ مسلمانو دیکھا یہ ہے شیر قالین پنجاب کی شیری ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین اٰمین والحمد للہ رب العلمین ۱۲ اع غفرلہ)

اُن سے مانگنا بعینہٖ خدا سے مانگنا ہے۔

۷ ان کا نام دھرا ناکارے — کفر کے کام تو آتے یہ ہیں

تکمیل ۴: یہ ناپاک عبارت بھی اُسی دعویٰ صفحہ ۱۱ کے ثبوت میں لکھی کہ انبیا اولیا کو پکارنا شرک ہے۔ یہاں محبوبانِ خدا کو عاجز ناکارے کہا ہی تھا اور یہ کہ وہ کچھ فائدہ نقصان نہیں پہنچا سکتے یعنی بیل اور سانپ سے بھی گئے گزرے۔ سانپ نقصان دیتا اور بیل فائدہ پہنچاتا ہے۔ **قال اللّٰہ تعالیٰ ولھم فیھا منافع و مشارب ۔** **اقول** ساتھ لگے اللہ پر بھی عنایت کہ اُسے شخص کہا ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو صفحہ ۶۳ پر کہا اللہ وہ شخص ہے۔ شخص اُبھرے ہوئے جسم کو کہتے ہیں اور اللہ عزوجل جسم وجسمانیات سے پاک مگر جب اس کے نزدیک اُسے جہت ومکان سے پاک ماننا گمراہی ہے جیسا کہ عنقریب آتا ہے تو آپ ہی اُسے جسم ٹھہرایا۔

۸،۹ ان کے منہ میں خاک ہوس کر — مٹی میں مرکے ملاتے یہ ہیں

پھر اس کفر کی تہمت شہ پر — رکھ کر خاک اُڑاتے یہ ہیں

تکمیل ۵: مر کر مٹی میں ملنا یہ کہ جسم گل کر خاک ہو اور خاک میں خاک مل جائے یہ صریح توہین اور کلمۂ کفر ہے۔ فقہائے کرام نے اس پر حجاج کی تکفیر کی جس کا بیان کوکبہ شہابیہ میں ہے، مسلمانوں کا ایمان وہ ہے جو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا ''**ان اللّٰہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیا**'' (زاد ابن ماجہ) **فنبی اللّٰہ حی یرزق** '' بے شک اللہ عزوجل نے پیغمبروں کا جسم کھانا حرام فرمایا ہے۔ نبی اللہ زندہ ہیں، رزق دیے جاتے ہیں۔ گنگوہی صاحب نے محمد رسول اللہ **صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم** کو پیٹھ دے کر یہاں جو اپنے امام کی حمایت بحمیت جاہلیت کی ہے اُس کی خبر گیری اُن کے اقوال میں آتی ہے۔

۱۲ تا ۱۶ فوق رسالت شہ میں نہیں کچھ — جملہ خصائص ڈھاتے یہ ہیں

اسرا رؤیت ختم نبوت — سب کو عدم میں سلاتے یہ ہیں

تکمیل ۶: مولیٰ عزوجل نے ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لاکھوں فضائلِ عالیہ خاصہ عطا فرمائے کہ کسی نبی و رسول نے نہ پائے ازانجملہ فوق سماوات معراج ہونا، اس زندگی میں دیدارِ الٰہی ہونا، خاتم النبیین ہونا، ظاہر ہے کہ یہ فضائل فقط رسول کہنے میں نہیں آسکتے ورنہ رسول تو سب ہیں، سبھی میں ہوتے لیکن امام الوہابیہ کے نزدیک حضور کی جتنی خوبیاں، جتنے کمال ہیں سب رسول کہہ دینے میں آجاتے ہیں تو صاف کہہ دیا کہ حضور میں کوئی خوبی، کوئی کمال ایسا نہیں جو سب رسولوں میں نہ ہو۔ یہ معراج و دیدار و ختم نبوت و شفاعت کبریٰ و افضلیت مطلقہ وغیرہا تمام خصائص حضور سے صریح انکار اور کھلا کفر ہوا۔

۱۹ تا ۲۱ واقف ہیں احکام سے باقی — سارے فضل گماتے یہ ہیں

کل اعجاز تمام محاسن — سب پر لا کھینچواتے یہ ہیں

تکمیل ۷: **اقول** جب امام الوہابیہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صرف اتنی بڑائی مانی کہ اللہ کی راہ بتانے اور بھلے بُرے کاموں سے واقف ہیں تو باقی جملہ فضائل اور ظاہر و باطن کے تمام محاسن جمیع معجزات ان سب سے تو کفر ہوا ہی رسالت کی بھی خیر نہ رہی۔ ظاہر ہے کہ راہ بتانا اور واقف ہونا رسول کے ساتھ خاص نہیں، بس ایک عالم ہادی کی شان رہ گئی جو وہابیہ خود امام الوہابیہ کے لیے مانتے ہیں کہ وہ اللہ کی راہ بتاتا اور بھلے برے کاموں سے واقف تھا۔ **اقول** بلکہ یہ خود راہ پر ہونے کو بھی مستلزم نہیں، بہتیرے ہیں کہ بھلے بُرے سے واقف ہیں اور اَوروں کو راہ بتاتے اور خود عمل نہیں کرتے۔ قال اللہ تعالیٰ ''**اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون**'' کیا لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے اور اپنے آپ کو بھولتے ہو اور تم کتاب پڑھتے ہو کیا تمہیں عقل نہیں۔ امام الوہابیہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بس اتنا مرتبہ رکھا۔

۲۲ یہ بہتان بھی شہ پر رکھا کتنا حق کو ستاتے یہ ہیں

تکمیل ۸: وہاں یعنی کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر معنوی افترا تھا یہاں حضور پر صریح افترا ہوگیا۔ اقول اولاً وہاں بڑائی کا ذکر تھا یہاں مطلق امتیاز کا اسی میں حصر ہوگیا۔ ع قدم فسق پیشتر بہتر ثانیاً: وہاں تک ہدایت باقی تھی یہاں وہ بھی اُڑ کر نری احکام دانی رہ گئی کہ حضور نے فرمایا مجھے صرف اتنا امتیاز ہے کہ میں احکام جانتا ہوں لوگ غافل۔ غرض۔ چندانکہ رخش حسن نہد بر سر حسن ایں دہلوی کفر نہد بر سر کفر

۲۳ معجزۂ امیّت شہ سے پیر کا جہل ملاتے یہ ہیں

تکمیل ۹: شفا شریف امام قاضی عیاض ص ۳۴۷ میں ہے کہ ایک جوان نیک مشہور سے کسی نے کہا چپ کہ تو اُمّی ہے۔ اس کی زبان سے نکلا کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُمّی نہ تھے۔ **فکفره الناس** اس پر علما نے اسے کافر کہا اور وہ ڈرا، پشیمان ہوا۔ امام ابوالحسن قابسی نے فرمایا کافر کہنا تو ٹھیک نہیں، ہاں یہ اس کی خطا ہے '**کون النبی امیا آیة له و کون هذا امیا نقیصة فیه و جهالة** اُمّی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہے اور اس کا ناخواندہ ہونا اس میں عیب و جہالت ہے، سزا کا مستحق تھا اب کہ نادم ہوا چھوڑ دیا جائے۔

۲۴ شہ کے حکم پہ چلنے میں بھی شرک کی ہنڈی پٹاتے یہ ہیں

تکمیل ۱۰: دہلوی نے جس بات کو شرک کہا یعنی نبی کے حکم پر چلنا جو وہ برتنے کہیں برتنا، جس سے منع فرمائیں باز رہنا، قرآن عظیم نے بعینہٖ اسی بات کا حکم دیا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ''**وما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنهُ فانتهوا**'' رسول جو کچھ تمہیں دیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ یہ قرآن مجید میں شرک مانا بلکہ حضور اور تمام رسولوں کی رسالت سے انکار ہوا۔ رسول بھیجے ہی اس لیے جاتے ہیں کہ اُن کے حکم پر چلیں جو برتنا فرمائیں برتیں، جس سے منع فرمائیں دور رہیں۔

قال اللہ تعالیٰ ''**وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ**'' ہم نے تمام رسول اسی لیے بھیجے کہ ان کا حکم مانا جائے، اللہ کی پروانگی سے۔

۲۵ ورد کلمۂ طیب پر بھی شرک کا مونھ پھیلاتے یہ ہیں

تکمیل ۱۱: اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ اُس میں اللہ کا نام بھی تو جپتا ہے کہ شرک تو دوسرے کے ملانے ہی کو کہتے ہیں نہ یہ کہ خاص دوسرے ہی کے لیے ہو۔ تقویت الایمان ص ۱۷ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کوئی کچھ میرے واسطے کرے اور غیر کو بھی اُس میں شریک کر دے تو میں اپنا حصہ بھی نہیں لیتا سارے کو چھوڑ دیتا ہوں اور اس سے بیزار ہو جاتا ہوں۔

۲۶ دم میں کروروں ہمسر شہ ہوں ایسی مشین دھراتے یہ ہیں

تکمیل ۱۲: یہ حضور کے ان تمام فضائل سے کفر ہے جن میں شرکت ناممکن جیسے افضل مخلوقات و خاتم النبیین و سید المرسلین و اوّل مخلوق و اوّل شافع و اوّل مشفع کہ حضور میں یہ فضائل ہوتے تو دوسرا حضور کے برابر ایک بھی نہ ہوسکتا کہ ان میں کوئی فضل دو کو ملنا محال نہ کہ ایک آن میں کروروں تو ضرور ہے کہ اس کے نزدیک حضور کے یہ سب فضائل باطل۔

۲۷ معجزے سے بہتیرے جادو اکمل و اقویٰ گاتے یہ ہیں

تکمیل ۱۳: اقول جب امام الوہابیہ کے دھرم میں معجزے سے کامل وقوی تر عجائب جادوگر دکھا سکتے ہیں پھر معجزے سے نبوت پر یقین کا کیا ذریعہ، یہ فرق کہ نبی بے آلات دکھاتا ہے اور ساحر آلات سے کیا کام دے گا کہ آلات ساحر پر اطلاع کیا ضرور اور جب وہاں بے اطلاع آلات اس سے بڑھ کر دیکھیں تو یہ ساحر پر کیوں نہ ایمان لائیں گے اور اگر باوصف جہل آلات اسے ساحر کہیں تو نبی کو کیوں نہ کہیں گے جیسے ان کے بھائی کہا ہی کرتے۔

۲۸ ساحر قادر لیکن شہ کو پتھر محض بناتے یہ ہیں

تکمیل ۱۴: اقول ظاہر ہے کہ سحر حرام ہے اور حرام وحلال افعال اختیاریہ ہیں، جو کام انسان کی قدرت ہی میں نہ ہو جیسے نبض کی حرکت وہ حرام نہیں ہوسکتا تو سحر پر ضرور ساحر کو قدرتِ عطائیہ ہے۔ جیسے کھانے پینے وغیرہ تمام افعال اختیاریہ پر لیکن امام الوہابیہ نبی کو معجزہ میں عاجز محض بتاتا ہے کہ جو خدا کی دی ہوئی قدرت مانے اسے بھی بے شک کافر مشرک کہتا ہے۔ یہ قرآن عظیم کی صریح تکذیب ہے اسے تو بعد کو ذکر کروں گا پہلے اس کفریہ دہلوی پر گنگوہی رجسٹری کو ذکر کروں یہاں گنگوہی صاحب کے سائل نے شرح مواقف کی عبارت بھی نقل کی تھی جس میں تصریح ہے کہ معجزہ کا قدرت نبی سے ہونا ہی اصح ہے بلکہ بعض جو غیر مقدور کہتے ہیں خود اس قدرت نبی کو معجزہ کہتے ہیں۔ یہ قدرت ضرور نبی کی قدرت سے نہیں بلکہ بعطائے الٰہی ہے تو فعل خارق عادت بالاتفاق قدرتِ نبی سے ہوا یعنی اہلِ سُنّت کے دونوں فریق یا کم ازکم اصح قول والے اسمٰعیل کے نزدیک بے شک کافر مشرک ہیں۔ سائل نے اسی کے مثل شرح مقاصد کی عبارت بتائی اسمٰعیل کو کتبِ عقائد سے جو یہ خلاف ہے اس کی نسبت سوال تھا۔ اب **اولاً** گنگوہی صاحب اسمٰعیل کا دامن کیا چھوڑیں اہلِ سُنّت لاکھ کافر ٹھہریں فرماتے ہیں مولوی اسمٰعیل کا کہنا حق ہے حاشا یقیناً باطل ہے اہلِ حق کے نزدیک جیسے بعض معجزے محض فعل الٰہی سے ہیں بکثرت نبی کے فعل نبی کی قدرت عطائیہ سے ہیں۔

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا **ابریٔ الاکمہ والابرص** مادرزاد اندھے اور برص والے کو میں اچھا کر دیتا ہوں اور فرمایا **واحی الموتیٰ باذن اللہ** میں مُردے جِلا دیتا ہوں اللہ کے حکم سے اور فرمایا ''**وانبئکم بما تأکلون وما تدخرون فی بیوتکم** ''میں تمہیں بتاتا ہوں جو کچھ تم کھاتے اور جو کچھ گھروں میں ذخیرہ رکھتے ہو، دیکھو یہ مسیح کے افعال ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام تم ان سب آیتوں کے منکر ہو اور تمہارے نزدیک یہ چار شرک مسیح و قرآن دونوں کے ہیں۔

ثانیاً: زور زبان یہ کہ سب ان کے موافق ہیں عبارت مواقف ومقاصد بھی ان کے موافق ہے بجا ہے یہ فرمائیں کہ قدرت نبی سے ہونا ہی اصح ہے وہ کہے جو ایسا مانے یقیناً کافر ہے بھلا اس سے بڑھ کر موافقت اور کیا ہوگی۔

ثالثاً: پھر ایک مہمل تقریر گڑھی جس کا حاصل یہ ہے کہ معجزہ میں نبی مثل قلم ہوتا ہے جیسے کتابت میں قلم بے اختیار محض ہے یوں ہی معجزہ میں نبی۔ فرق اتنا ہے کہ قلم بے عقل ہے اسے کتابت کی خبر بھی نہیں اور نبی اتنا جانتا ہے کہ معجزہ ہو رہا ہے اسی جاننے کو نبی کی قدرت کہا ہے سو اس کا اثبات شرح مواقف ومقاصد میں ہے۔ بجا ہے موت کے وقت آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ آپ مر رہے ہیں تو آپ کی موت آپ کی قدرت سے واقع ہوئی اس جاننے کو قدرت کہیں گے۔

رابعاً: پھر کہا مولوی اسمٰعیل اس کا انکار نہیں کرتے بلکہ قدرت دے کر فارغ ہونا مثل قدرت دیگر افعال کے کہ جب چاہیں کرلیا کریں اس کا انکار ہے وہ صراحۃً مطلق قدرت کا سلب کرتا ہے۔ آپ خود نبی کو نرا قلم بنا رہے ہیں نہ یہ کہ قدرت وقت پر دی جاتی ہے نہ ایسی کہ جب چاہیں کرلیں۔

خامساً: یہ اور نیا شگوفہ ہوا کہ افعالِ عادیہ میں اللہ تعالیٰ بندوں کو قدرت دے کر فارغ ہوگیا یعنی بندہ اب اپنی قدرت سے جو چاہو کرتے رہو میں الگ ہوں، **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**، یہ کھلا معتزلی پن ہے۔

سادساً: اپنا ہی فتاویٰ حصہ اوّل صفحہ ۲۱ دیکھیے۔

سوال: مولانا روم فرماتے ہیں ؎

ہست قدرت اولیا را ازالہ — تیر جستہ باز گرداند ز راہ

اس کے مصداق اولیا ہیں یا نہیں؟

الجواب: کرامتِ اولیا حق ہے جب حق تعالیٰ چاہے اولیا سے کرادیوے یہی مطلب شعر کا ہے۔ یہاں تو آپ قدرتِ اولیا پر ایمان لے آئے اور کرامت کو ان کا فعل

مان لیا کرادیوے تو کرنے والے اولیا ہوئے اور کرادینے والا اللہ عزوجل اب وہ اسمٰعیلی فتوے دیکھیے کہ بے شک مشرک وکافر۔ یہ طویلے میں لتیاؤ کیوں۔ اسے شرک وکفر کی چڑھی ہے آپ لاکھا سے امام مانیں وہ آپ کو بغیر کافر بنائے کب چھوڑتا ہے۔

سابعاً: یک نشد دوشد اور بھاری کافر مشرک آئے قاسم نانوتی صاحب تحذیر الناس صفحہ ٨ میں فرماتے ہیں معجزہ خاص ہر نبی کو مثل پروانہ تقرری بطور سند نبوت ملتا ہے اور بنظر ضرورت ہر وقت قبضہ میں رہتا ہے گہ و بیگاہ کا قبضہ نہیں ہوتا۔ کہیے قبضہ و قدرت میں کتنا فرق ہے۔

ثامناً: آپ تو اس کے منکر تھے کہ جب چاہیں کرلیا کریں۔ نانوتوی صاحب فرماتے ہیں۔ ہر وقت قبضہ میں رہتا ہے طویلے کی کوئی اینٹ بھی سلامت رکھیے گا۔

تاسعاً: رب عزوجل نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا "فاضرب لھم طریقاً فی البحر یبساً" اے موسیٰ تم ان کے لیے دریا میں سوکھا راستہ نکال دو کہ بنی اسرائیل پار ہو جائیں۔

عاشراً: فرماتا ہے 'واترک البحر رھوا انھم جند مغرقون' اے موسیٰ تم دریا کو یوہیں کھلا چھوڑ دینا پار اُتر کر پانی ملا نہ دینا کہ فرعونی اس میں اُتریں اس کے بعد پانی ملے اور وہ ڈوبیں۔

اب اپنی اور اسمٰعیل کی خبریں کہیے وہ تو اس کا منکر تھا کہ نبی کو اظہارِ معجزہ کا حکم دے اور یہاں اللہ تعالیٰ نبی کو حکم ہی دے رہا ہے۔ آپ دونوں نے دونوں آیتوں کی تکذیب کی دریا میں خشک راستہ نکال دینا اور پھر پانی کو پار اُترنے کے بعد بھی رُکا رکھنا اگر موسیٰ کو اس کی قدرت نہ دی تھی تو ان کے حکم انھیں کیوں کر فرمائے تمہارے نزدیک قرآن کے دو شرک ہوئے۔

٢٩ شہ کی وجاہت شہ کی محبت زہر کہاں نہیں کھاتے یہ ہیں

تکمیل ١٥: مسلمانوں کے ایمان میں انبیا و حضور سید الانبیا علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ

والثنا ضرور شفیع ہیں اور ضرور بارگاہِ الٰہی میں ان کے لیے عظیم وجاہت ہے اور ضرور اُن کی وجاہت کے سبب اُن کی سفارش قبول ہے جو وہاں وجاہت نہیں رکھتا اُس کا کیا مونھ کہ کسی کی سفارش کر سکے۔ اُن کی وجاہت کا انکار کفر اور اُس کے سبب اُن کی شفاعت کا قبول نہ ماننا ضلال، باقی دھوکا دینے کو جو وجاہت کے معنی میں دباؤ کی پخّر لگائی کہ امیر سے دب کر سفارش مان لیتا ہے یہ محض عیاری ہے۔ وجاہت کے معنی میں لغۃً عرفاً شرعاً کہیں اس کا پتا نہیں۔ **اقول** خود صدیق حسن بھوپالی نے تفویت الایمان کے خلاصہ مسمی بہ انفکاک میں وہ دباؤ کی قید نہ رکھی اور صفحہ ٢٠ پر صاف کہا شفاعت وجاہت جس طرح کوئی بادشاہ کسی امیر کی آبرو کے سبب سے اس کی سفارش قبول کر لیتا ہے۔ یہ شفاعت اللہ پاک کی جناب میں ہرگز نہیں ہو سکتی جو کوئی کسی نبی کو اس طرح کا شفیع سمجھے وہ اصلی مشرک ہے۔ اللہ عزوجل عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتا ہے 'وجیھاً فی الدنیا والاخرۃ' دنیا و آخرت دونوں میں وجاہت والا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو فرماتا ہے وکان عنداللّٰہ وجیھا۔ اللہ کے یہاں وجاہت والا ہے۔ بیضاوی وارشاد العقل ورغائب الفرقان ومدارک التنزیل وغیرہا میں ہے۔ الوجاھۃ فی الدنیا النبوۃ و فی الآخرۃ الشفاعۃ دنیا میں وجاہت یہ کہ نبی ہیں آخرت میں یہ کہ شفاعت کریں گے مگر امام الوہابیہ تو ان کو نا کارے لوگ، چوہڑے چمار، چمار سے بھی ذلیل، ذرّہ ناچیز سے کم تر کہتا ہے یہ ان کے لیے وجاہت کیونکر مانے۔

٣٠ شعر مذکور

تکمیل ١٦: مسلمانوں کے ایمان میں انبیا و حضور سید الانبیا علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والثنا ضرور محبوب ہیں ان کے غلام تک محبوب ہیں 'قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ' اے محبوب تم فرما دو کہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرے غلام ہو جاؤ اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے اور ضرور ان کی محبوبیت کے سبب ان کی

سفارش قبول ہے۔

اقول: حدیث کا ارشاد دیکھیے کہ جب حضور شفاعت کا سجدہ کریں گے ارشاد ہوگا یا محمد ارفع راسک وقل تطاع اے محمد اپنا سر اُٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری اطاعت کی جائے گی، آنکھوں کا اندھا اطاعت کے لفظ کو دیکھے یہ کمالِ محبوبیت کے سبب قبولِ شفاعت نہیں تو اور کیا ہے ان کی محبوبیت کا انکار کفر اور اس کے سبب ان کی شفاعت کا قبول نہ ماننا ضلال باقی دھوکا دینے کو لاچاری کی قید بڑھانی کہ محبت سے لاچار ہو کر تقصیر معاف کر دے وہی بے ایمانی ہے۔

اقول: دنیوی بادشاہوں کے یہاں بھی وجاہت ومحبت دبنے اور لاچاری کو مستلزم نہیں اگرچہ کبھی یہ بھی ہوتا ہے گمراہ نے اولاً اس واحد قہار کو ان پر قیاس کیا۔ ثانیاً ان سے بھی گھٹا کر وہاں یہ حصر بڑھا لیا کہ اس کے یہاں وجاہت یا محبت کے باعث شفاعت قبول ہوئی تو دباؤ یا لاچاری ہی سے ہوگی۔ ثالثاً عن قریب آتا ہے کہ اس کے دھرم میں اس کے معبود کا دبنا لاچار ہونا سب کچھ روا ہے پھر کس منہ سے ایسا ماننے پر یہ مشرک بگھارتا ہے۔

۳۱ اصل شفاعت شہ سے ہیں کافر نام کو لفظ دکھاتے یہ ہیں

تکمیل ۱۷: مسلمانوں کو دھوکے دینے کے لیے شفاعت بالاذن کا ماننا ظاہر کیا شفاعة بالوجاھة و باالمحبة اس کے مقابل نہیں بلکہ وہی شفاعت بالاذن ہے مگر اس نے اس کے وہ معنی گڑھے کہ شفاعت کا خالی لفظ رہ گیا حقیقت اڑ گئی تا کہ انکار تو منہ بھر کر ہو اور جاہلوں کے چھلنے کو ہو جائے کہ ہم منکر نہیں اس میں یہ قیدیں بڑھائیں صفحہ ۳۸ (۱) وہ ہمیشہ کا چور نہیں (۲) چوری کو اس نے پیشہ نہیں ٹھہرایا نفس کی شامت سے قصور ہو گیا (۳) سو اس پر شرمندہ ہے (۴) اور رات دن ڈرتا ہے۔ مسلمانو! گنہگار کی شفاعت میں کلام ہے وہ جس سے نادراً ایک آدھ گناہ ہو گیا اور عمر بھر کے اعمال اچھے پھر اس اتفاقی گناہ پر بھی شرمندہ اور رات دن ڈرتا ہے اور نبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث صحیح میں فرماتے ہیں الندم توبة شرمندہ ہونا توبہ ہے اور جب وہ رات دن ڈر رہا ہے۔ ضرور تائب ہوا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث صحیح میں فرماتے ہیں ''التائب من الذنب کمن لا ذنب له'' جس نے گناہ سے توبہ کی وہ بے گناہ کے مثل ہے ایسا شخص گنہگار رہوگا یا اعلیٰ درجے کے متقیوں میں شمار ہوگا اور لمن خاف مقام ربه جنتٰن دوہری جنتوں کا سزاوار ہوگا۔ اس نے تو یہ کہی اور خود حضور شافع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد صحیح سنیے فرماتے ہیں ''اُترونها للمؤمنین المتقین لا ولکنها للمذنبین المتلوثین الخطائین'' کیا میری شفاعت ستھرے مؤمنوں کے لیے خیال کرتے ہو۔ نہیں بلکہ وہ گنہگاروں آلودہ روزگاروں سخت خطاکاروں کے لیے ہے۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے ابوموسیٰ اشعری اور امام احمد نے بسند صحیح اور طبرانی نے بہ سند جید عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔

اقول: مسند ابوداؤد وطیالسی میں امام جعفر صادق سے ہے وہ امام باقر سے راوی وہ حضرت جابر بن عبداللہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ''قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من اُمتی قال فقال لی جابر من لم یکن من اهل الکبائر فما له وللشفاعة'' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہے۔ امام باقر فرماتے ہیں حضرت جابر نے یہ حدیث مجھ سے بیان کر کے فرمایا جو کبیرہ گناہوں والا نہیں اسے شفاعت سے کیا علاقہ۔ دیکھو جس کے لیے فرضی شفاعت کا یہ شخص مقر ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وائمہ دین صاف فرماتے ہیں کہ اس کے لیے نہیں اور جن کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت بتاتے ہیں یہ شخص صاف منکر ہوا کہ ان کے لیے نہیں تو فرضی کے اقرار کا نام لیا اور واقعی سے صاف انکار کر گیا پھر فریب یہ کہ ہم کیا شفاعت کے منکر ہیں۔ قاتلهم اللّٰه انی

یؤفکون. مطلب بھی سمجھے غرض یہ ہے کہ عام مسلمانوں کا تعلق قلبی ان کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قطع کرے وہ ان سے ناامید ہو بیٹھیں اور سمجھ لیں کہ وہ ہمارے کچھ کام نہ آئیں گے مگر الحمدللہ مسلمان اس کے بڑے سے دھوکے میں تو آئے نہیں اس کے چھلنے سے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دامن معاذ اللہ چھوڑ دیں گے حاشا۔

۳۲ اس میں بھی تخصیص ان کی نہیں کچھ   مہمل گول گڑھاتے یہ ہیں

تکمیل ۱۸: اہلِ حق کے ایمان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کے لیے متعین ہیں بے ان کے کوئی دروازہ نہیں کھول سکتا بلکہ اَوروں کی شفاعت حضور کے سامنے ہے اور بارگاہِ عزت میں شفیع حضور، **انا صاحب شفاعتھم ولا فخر**، دہلوی نے جو مسلمانوں کا جی رکھنے دھوکا دینے کو جھوٹی ناشدنی شفاعت کا اقرار کیا اس میں بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کوئی خصوصیت نہ رکھی حضور کا نام پاک تک نہ لیا بلکہ جس کو چاہے گا بنادے گا۔ یہ ان متواتر حدیثوں کی تکذیب ہے جن میں بالخصوص حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شفاعت کے لیے متعین ہونا مذکور ہے ازانجملہ حدیث صحیحین ''**اعطیت خمساً لم یعطھن احد من الانبیاء قبلی (الی قولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم) واعطیت الشفاعۃ**'' مجھے پانچ چیزیں عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں ان میں سے ایک یہ کہ مجھے شفاعت کا منصب عطا ہوا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ مطلب بھی سمجھے وہ جو لاکھوں میں دو ایک ان سخت شرطوں کے نکلیں جن کے لیے شفاعت کا اس نے زبانی جھوٹا اقرار کیا ہے۔ اب انھیں کہتا ہے کہ تم اپنے محمد سے لو نہ لگاؤ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) شفاعت میں کچھ ان کا اجارہ نہیں خدا جسے چاہے گا شفیع بنادے گا۔

۳۳ بیٹی تک کے نہ کام آئیں گے   بے قدری یہ مناتے یہ ہیں

تکمیل ۱۹: یہاں دل کی کھول دی شفاعت کی پوری آخری بول دی جب صاحبزادی

تک کے کام نہ آئیں گے تو دوسرے کا کیا منھ ہے کہ ان سے کچھ امید رکھے واقعی جب ناکارے لوگ کہہ دیا پھر کام آنا کیا معنی۔

اقول: اور یہ اس کا اللہ و رسول پر افترا ہے کہ حضور نے فرمایا میں آپ کو ڈرتا ہوں دوسرے کو کیا بچا سکوں اور اللہ نے اس فرمانے کا حضور کو حکم دیا ہرگز نہ آیت میں ہے نہ حضور نے فرمایا۔ وہ عظیم الشان حدیثیں ہر مسلمان کے گوش زد ہیں کہ سب انبیا نفسی نفسی فرمائیں گے اور حضور **انا لھا** میں ہوں شفاعت کے لیے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: اور آیت میں خیانت کی اس کے متصل جو استثنا فرمایا **الا بلٰغاً من اللّٰہ و رسٰلتہ** اسے ہضم کرلیا۔

۳۴ سب کے برابر عاجز و ناداں   کار جہاں میں بتاتے یہ ہیں

تکمیل ۲۰: اس ضلالت کے رد کتاب الامن والعلیٰ و کتاب سلطنۃ المصطفیٰ میں دیکھیے جن میں روشن ثبوت ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں زمین و آسمان اور دونوں جہان میں حضور کا تصرف جاری ہے ہر نعمت حضور ہی کے ہاتھ سے ملتی ہے اور جو کچھ شرح نعت شریف میں ابھی گذرا مسلمان کے سمجھ لینے کو بس ہے کہ حضور اقدس انور خلیفہ اعظم رب اکبر جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم و وسیع اختیارات کی نسبت ائمہ دین کا کیا ایمان اور گستاخ بددین کا کیا بہتان۔ لیکن جو مصطفیٰ کو نہ مانے ان کا ماننا محض خبط اور ہر حرام سے بدتر جانے وہ ائمہ کو کیا مانے، اچھا قرآن کا تو نام لیتے ہیں سردست اسی کی تین آیتیں سنیے۔

آیت ۱: **أغنٰھم اللّٰہ و رسولہ من فضلہ**، ان کو غنی کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔

آیت ۲: **ولو انھم رضوا ما اٰتھم اللّٰہ رسولہ وقالوا حسبنا اللّٰہ سیؤتینا اللّٰہ من فضلہ و رسولہ**۔ کیا اچھا ہوتا اگر وہ راضی ہوتے اس پر جو انھیں اللہ اور اللہ کے رسول نے عطا بخشی اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب ہمیں دیتے ہیں اللہ و

رسول اپنے فضل سے۔

آیت۳: عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتیٰ باذن اللہ، میں اچھا کرتا ہوں مادرزاد اندھے اور برص والے کو اور میں زندہ کرتا ہوں مردے اللہ کے حکم سے۔

اقول: کیا محتاج[1] اور وہ جنھوں نے اُسے غنی کر دیا، حاجت[2] والے اور وہ جس سے لو لگائے رہنے کا اُنھیں حکم ہے کہ اب ہمیں وہ عطا فرمائیں گے۔ مادرزاد[3] اندھا اور وہ جو اُسے انکھیارا کر دیتے ہیں۔ برص والا[4] اور وہ جو اسے شفا دیتے ہیں۔ مردہ[5] اور وہ جو اُسے زندہ کر دیتے ہیں۔ یہ سب یکساں عاجز ہیں اور بے اختیار۔ اور اگر نرے عاجز بے اختیار بھی یہ کام کر سکتے ہیں (اگرچہ ایسا نہ کہے گا مگر مجنوں) تو اولاً محتاج و مریض و اموات خود ہی کیوں نہ غنی و تندرست و زندہ ہو جاتے یہ بھی تو آخر ان کے برابر ہی کے ہیں۔ ثانیاً تم خود بھی تو ان کے برابر کے ہو کہ بندوں سے باہر نہیں انھوں نے مردے جلائے تم ایک بال تو اُکھیڑ کر جما دو۔ اور اگر کہو کہ ان کو یہ اختیار اللہ نے دیئے تو **اقول اولاً** تمہارا امام یہ شاخسانہ مانتا ہی نہیں وہ دیکھو تقویت الایمان صفحہ ۱۱ ''خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہے۔'' **ثانیاً** جب اللہ نے انھیں اختیار دیا اوروں کو نہ دیا تو دیئے بے دیئے برابر کیسے ہو گئے۔ اللہ کا دینا بھی معاذ اللہ محض بے کار گیا کوئی اندھے سے اندھا بھی بادشاہ مالک خزائن اور ایک بھیک منگے کو نہ کہے گا کہ دونوں یکساں بے زر ہیں اور نادار اگرچہ ان کے پیٹ سے وہ بھی نہ لایا۔ بات یہ ہے کہ وہابی ایمان کی دولت سے خالی اور دل کا مادرزاد اندھا ہے اسے نہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایمان کی دولت عطا کی نہ مسیح علیہ الصلاۃ والسلام نے اسے انکھیارا کیا پھر وہ کیونکر ان کے اختیارات پر ایمان لائے اندھا جب پتیائے کہ دو آنکھیں پائے۔

۳۵ شعر مذکور

تکمیل ۲۱: غنیمت ہے کہ سب کے برابر ہی نادان کہا گنگوہی نے تو اس وسعتِ علم میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لاکھوں درجے ابلیس ملعون سے گھٹا رکھا ہے۔ جیسا کہ عن قریب بیان عقائد گنگوہیہ میں آتا ہے۔ اس ضلالت کے قاہر رد کتاب انباء المصطفیٰ و کتاب جلیل الدولۃ المکیہ و کتاب خالص الاعتقاد میں دیکھیے جن میں روشن ثبوت ہیں کہ روزِ اوّل سے روزِ آخر تک کے ذرّے ذرّے کا علم حضور کو عطا ہوا۔ تمام جہان حضور کے پیش نظر ہے۔ دلوں کے خطروں سے آگاہ ہیں۔ سر دست یہی چار آیتیں سنیے:

آیت۱: علم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا ٥ الا من ارتضی من رسول۔ اللہ غیب کا جاننے والا ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوا اپنے پسندیدہ رسول کے۔

آیت۲: وعلمنٰہ من لدنا علما ہم نے خضر کو اپنے خاص غیب کا علم دیا۔

آیت۳: وما ھو علی الغیب بضنین۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب کے بتانے میں بخیل نہیں۔

آیت۴: وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ اللہ اس لیے نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کر دے ہاں اللہ اپنے رسولوں میں سے چن لیتا ہے جسے چاہے۔ دیکھو اللہ عزوجل تو رسولوں اور عام لوگوں میں علم غیب کا فرق فرماتا ہے اور یہ کہتا ہے سب یکساں نادان **اقول** قرآن نے بتایا کہ فرق کے لیے اپنی ذات سے ہونا ضرور نہیں، نہ دیئے بے دیئے یکساں ہو سکیں۔ کیا ایک جاہل اجہل کہ الف کے نام بے نہ جانے اور صدیق اکبر برابر کے جاہل ٹھہریں گے کہ صدیق کا علم بھی ذاتی نہیں۔ غرض ہر جگہ اس شخص کو دو کام ہیں۔ قرآن کی تکذیب اور رسولوں کی توہین واللہ لا یھدی القوم الظلمین۔

۳۶ نائب اکبر قادرِ کل کو پتھر کا ٹھہراتے یہ ہیں

تکمیل۲۲: اقول اللہ عزوجل آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے فرشتوں سے فرماتا ہے **انی جاعل فی الارض خلیفۃ** بے شک میں زمین میں نائب مقرر کرنے والا ہوں اور فرماتا ہے **یداؤد انا جعلنک خلیفۃ فی الارض** اے داؤد بے شک ہم نے تمہیں زمین میں نائب مقرر کیا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ قدرت والے کا نائب کام کریگا۔ اس کی طاقت اسے دی جائے گی جسے نہ کسی کام میں دخل نہ اس کی طاقت وہ پتھر ہوگا اور پتھر پتھر ہی کا نائب ہوسکتا ہے نہ کہ قادر کا۔ تو یہ صرف انبیا کی نہیں بلکہ ان کے رب کی توہین ہے۔

۳۷ پتھر سے بھی بدتر لاشے محض پہ ٹھیکا کھاتے یہ ہیں

تکمیل۲۳: اقول اولا: امام الوہابیہ نے تمام اُمتِ مرحومہ کو مشرک ٹھہرایا۔ مسلمانو! تم میں کوئی ایسا ہے کہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نفع کی اُمید نہ رکھتا ہو۔ **ثانیاً** شاہ ولی اللہ پکے مشرک ہوئے جن کے اقوال شرح نعت مبارک میں گزرے۔ **ثالثاً** اس نے تو یہ کہا لیکن قرآن کریم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لو لگی رکھنے کا حکم دیا کہ اب ہمیں اپنے کرم سے عطا فرماتے ہیں۔ آیت نمبر ۳۴ میں گزری اس کے نزدیک یہ قرآن عظیم کا شرک ہے۔ قرآن تو شرک سے پاک ہے۔ یہی مشرک ہے جس کا بیان نمبر ۶ میں ہوا۔ اس کا معلم نجدی خبیث تو یہی کہتا تھا کہ میری لکڑی محمد سے زیادہ فائدے کی ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس سے یہ نکل سکتا کہ کچھ فائدہ ان سے بھی ہے۔ اگرچہ ایک لکڑی کے فائدے سے کم مگر اس نے اصلا لگی نہ رکھی۔ مطلقاً ان سے نفع کی امید شرک کردی۔ کوئی دھوکا باز بے ایمان یہاں یہ کہے گا کہ بالذات بے عطائے خدا نفع رسانی کی نفی مراد ہے۔ **اقول** مگر اللہ دغا بازوں کو راہ نہیں دیتا۔ **اولاً** اُمید کے لیے بے عطائے الٰہی نافع ہونے کی کیا ضرورت ایک محتاج جہاں سے تنخواہ پائے گا اس کی امید رکھے گا۔ **ثانیاً** وہ بددین تو

صاف کہہ چکا کہ ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہ دی، نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کردینے کی۔ تفویت الایمان صفحہ ۷۔ تو صراحۃً عطائی کا منکر ہی اور یہ کھلا کفر ہے۔

۳۸ جن کا چاہا خدا کا چاہا ان کا چاہا مٹاتے یہ ہیں

تکمیل۲۴: امام الوہابیہ نے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چاہنے کو یوں معطل محض کیا۔ اب احادیث سنیے صحیحین میں ہے اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سے عرض کرتی ہیں **ما اری ربک الا یسارع فی ھواک** میں حضور کے رب کو حضور کی خواہش میں جلدی ہی کرتا دیکھتی ہوں۔ یعنی جو حضور چاہتے ہیں جلد وہی کردیتا ہے۔ **اقول** ابن عدی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ابوطالب نے سرکار میں عرض کی **ان ربک لیطیعک** بے شک حضور کا رب حضور کی اطاعت کرتا ہے۔ فرمایا **وانت یا عماہ لو اطعتہ لیطیعک** اے چچا اگر تم اس کی اطاعت کرو تو وہ تمہارا چاہا نہ ڈالے۔ حاکم مستدرک میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب حضور روزِ قیامت سجدۂ شفاعت کریں گے۔ ارشاد ہوگا **یا محمد ارفع رأسک وقل تطاع** اے محمد اپنا سر اُٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو تمہاری اطاعت کی جائے گی۔ بہجۃ الاسرار شریف میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ربّ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا **لایکون فی الآخرۃ الا ما ترید** آخرت میں وہی ہوگا جو تم چاہو۔ امام قسطلانی کا ارشاد شرح نعت مبارک میں گزرا کہ عالم میں کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے۔ حضور جو چاہیں اس کا خلاف نہیں ہوتا۔ نہ تمام عالم میں کوئی ان کے چاہے کو پھیرنے والا۔ شرح شفاء امام قاضی عیاض سے گزرا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم میں تنہا حاکم ہیں اور جہاں بھر میں کسی کے محکوم نہیں۔ یہ ہیں مسلمانوں کے اعتقاد۔

۳۹ کیا ہر بار نبی و ولی سے شیطان بھوت ملاتے یہ ہیں

تکمیل ۲۵: تفویت الایمان صفحہ ۹۔ اس بات میں اولیا انبیا جن شیطان بھوت میں کچھ فرق نہیں۔ ایضاً خواہ انبیا اولیا سے کرے خواہ بھوت پری سے صفحہ ۱۱ خواہ یہ عقیدہ انبیا اولیا خواہ بھوت پری سے ایضاً کسی انبیا اولیا بھوت کی یہ شان نہیں۔ صفحہ ۱۲ جو کوئی کسی پیر پیغمبر بھوت پری کو صفحہ ۱۳ کسی انبیا اولیا بھوت پری کی صفحہ ۲۵ جو کوئی کسی نبی ولی نجومی رمّال برہمن اشٹی بھوت پری کو ایسا جانے صفحہ ۴۳ پیغمبر کو پکاریئے، پری کو مانیے، نجومی رمّال سے پوچھیے صفحہ ۵۰ کسی کی قبر یا چلّہ یا تھان پر دور سے قصد کرنا صفحہ ۵۱ نام کا کردی ولی نبی بھوت پری کا صفحہ ۶۱ عورتوں کا تصور باندھتے ہیں۔ کوئی حضرت بی بی کا نام ٹھہرالیتا ہے، کوئی بی بی آسیہ، کوئی لال پری، سیاہ پری، سیتلا مسانی کالی صفحہ ۶۴ کوئی نام رکھتا ہے نبی بخش، علی بخش، سیتلا بخش، گنگا بخش۔

۴۰ جو آیات بتوں میں ہیں ان کو محبوبوں پہ جماتے یہ ہیں

تکمیل ۲۶: پکارنا، مدد مانگنا وغیرہ اُمور متعلقہ بہ انبیا و اولیا وخود حضور سید الانبیا علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والسلام کے شرک بنانے کو وہ آیتیں لایا جو بتوں میں اُتری مثلاً آیت ۱، صفحہ ۷ **یعبدون من دون اللہ مالا ینفعھم ولا یضرھم و یقولون ھٰؤلاء شفعاؤنا عنداللّٰہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السمٰوٰت ولا فی الارض سبحٰنہ وتعٰلی عما یشر کون** اللہ کے سوا ایسی چیز کو پوجتے ہیں جو نہ انہیں فائدہ پہنچا سکے، نہ نقصان اور کہتے ہیں یہ اللہ کے یہاں ہمارے شفیع ہیں۔ اے محبوب تم فرما دو کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں۔ پاکی و بلندی ہے اللہ کو ان کے شرک سے **اقول** یہ آیت کریمہ ولید و عاص وغیرہما مشرکین مکہ کے بارے میں اُتری جس میں دو ارشاد ہیں (۱) یہ کہ بت کو پوجتے ہیں جو بے جان، بے حس ہے۔ کسی طرح کا نفع نقصان پہنچانے کی صلاحیت نہیں رکھتا (۲) یہ کہ اسے اللہ کے یہاں اپنا شفیع مانتے ہیں حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ اس کے سارے ملک میں کوئی بت اس قابل نہیں کہ شفاعت کر سکے۔ اس شخص نے

ایک تو پوجنے کا پکارنا بنایا، دوم مرجع ضمیر **یعبدون** بت پرستوں سے توڑ کر عام لوگوں کو بتایا۔ سوم **ما** سے مراد غیر ذوی العقول بت تھے اسے عام کرلیا کہ یعنی جن کو لوگ پکارتے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہ دی۔ یہ تین تحریفیں کیں تا کہ آیت میں بتوں کے ساتھ انبیا و اولیا اور بت پرستوں کے ساتھ ان سے مدد مانگنے والے مسلمانوں کو ملالے کہ پکارنا تو ان کا بھی ہوتا ہے تو مطلب یہ ٹھہرا کہ انبیا و اولیا بتوں کی طرح ہیں۔ اصلاً کچھ نفع نقصان پہنچانے کے قابل نہیں۔ نہ اپنی ذات سے نہ خدا کے دیے سے کہ اللہ نے کچھ قدرت ہی نہ دی۔ یہ صریح کفر ہے حالانکہ اولاً ہر سمجھ وال بچہ تک جانتا کہ آدمی بلکہ جانور بھی نفع نقصان دیتا ہے۔ تفسیر عزیزی میں شاہ عبدالعزیز صاحب نے تو فرعون کو مالک نفع وضرر لکھا مگر اس کے نزدیک انبیا اس سے بھی گئے گزرے۔ ثانیاً اللہ عزوجل فرماتا ہے: **یزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ** یہ نبی مسلمانوں کو پاک کرتے ہیں انہیں کتاب وحکمت سکھاتے ہیں۔ یہ کچھ نفع پہنچانا نہ ہوا۔ **چہارم** یہ تحریفات وتعمیمات کر کے دوسرے ارشاد کو بھی اس میں ملالیا کہ اور یہ جو کہتے ہیں کہ یہ ہمارے سفارشی ہیں سو یہ بات اللہ نے تو نہیں بتائی۔ آیت نے تو بتوں کی شفاعت کی نفی فرمائی تھی یہاں جن جن کو پکارنا ہوتا ہے کہ ان میں انبیا و اولیا بھی داخل سب کی شفاعت باطل ہوگئی۔ یہ کھلا کلمۂ کفر ہے۔ **پنجم** آیہ کریمہ کے ارشاد دوم میں دوسرا پلٹا لیا کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام آسمانوں زمین میں کوئی ایسا سفارشی نہیں کہ اس کو مانے اور اس کو پکارے تو کچھ فائدہ یا نقصان پہنچے۔ اولاً اللہ عزوجل پر صریح افترا آیت میں دو سلب کلی تھے ارشاد اوّل میں بتوں کے نفع وضرر کا دوم میں بتوں کی شفاعت کا۔ یہ سلب کلی کہ کوئی ایسا سفارشی نہیں کہاں تھا۔ ثانیاً اس کی تحریفوں پر بھی صرف ان سے سلب نکلے گا جن کو پکاریں سلب کلی کس گھر سے لائے گا۔ **ثالثاً** آیت میں چوتھی تحریف یہ کی کہ اس کے دونوں سلب کلی کہ جدا جدا دو حکم تھے ان میں اوّل کو دوم کی قید بنالیا۔ اللہ عزوجل نے تو مطلقاً ان کے فائدہ ونقصان کی نفی

فرمائی پھر مطلقاً ان کی شفاعت کی کہ جس چیز کو پوجتے ہیں اس میں نفع نقصان پہنچانے کی صلاحیت نہیں نہ وہ شفیع۔ اس نے یہ بنالیا کہ وہ ایسے شفیع نہیں کہ ان کے پکارنے سے کچھ فائدہ پہنچے تو بتوں کی مطلقاً شفاعت سے انکار نہ ہوا۔ **رابعاً** نہ ان کی مطلق نفع رسانی سے بلکہ حاصل یہ ہوا کہ ان کا پکارنا مفید نہیں اگر چہ وہ بے پکارے کتنے ہی بڑے شفیع اور کیسے ہی عظیم نفع رساں ہوں۔ **خامساً** فائدے کے ساتھ ساتھ نقصان ملالیا۔ کیا کوئی کسی کو اپنے نقصان کے لیے پکارتا ہے۔ یہ معنی آیت کی تخریب ہوئی۔ یہ مراد ہوتی تو آیت میں صرف **لا ینفعھم** ہوتا **و لا یضرھم** نہ فرمایا جاتا۔ **سادساً** پھر کہا انبیا و اولیا کی سفارش جو ہے سوا اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس نے آیت میں تعمیمیں کیں اس سے یہ فائدہ اُٹھایا کہ انبیا و اولیا داخل ہو گئے مگر بحال تعمیم بھی بت اس سے خارج تو نہ ہوئے۔ آیۂ کریمہ نے ان کی شفاعت کی مطلق نفی فرمائی تھی اس نے یہ پیوند لگالیا کہ وہ شفاعت جو خدا کے اختیار میں نہ ہو تو بتوں کی شفاعت بالاذن کی نفی نہ ہوئی۔ **سابعاً** خدا کے اختیار میں ہونے سے ماننے اور پکارنے کا نفع کیسے سلب ہو گیا۔ کیا نفع جبھی ملتا ہے کہ خدا کے اختیار سے باہر ہو۔ غرض سارا کام قرآن کی تحریف اور انبیا کی توہین ہے۔ مسلمانو! دیکھا ایک ہی آیت سے استدلال میں کتنی بے ایمانیاں کی ہیں۔ اس پر گنگوہی صاحب فرماتے ہیں استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ و احادیث سے ہیں فتاویٰ حصہ اوّل صفحہ ۱۲۲۔ کتاب اللہ و احادیث سے ایسے استدلال تو آریہ بھی کرتے ہیں کہ تحریفیں کر کے مطلب کو بالکل کایا پلٹ کر دیا تو ان کی کتاب کو بھی کہہ دینا کہ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ آیت ۲ صفحہ ۲۸ **ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب لہ الی یوم القیمۃ وھم عن دعائھم غافلون**۔ اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کو چھوڑ کر ایسے کو پکارے جو قیامت تک جواب نہ دے۔ نہ انھیں ان کے پکارنے کی خبر۔ یہ آیت اپنے کھلے لفظوں سے بتوں کے حق میں ہے کہ وہ نہ بات سنیں، نہ جواب دے

سکیں۔ بزعم خود انبیا و اولیا پر جمانے کے لیے یہ پیوند لگالیا کہ دور دور سے پکارتے ہیں۔ آیت تو مطلقاً نفی فرما رہی تھی کہ پکارنے ہی سے غافل اور جواب کے ہی ناقابل ہیں تو اس میں دور سے پکارنا کہاں تھا۔ آیت ۳، صفحہ ۳۵ **ولا تدع من دون اللّٰہ مالا ینفعک ولا یضرک** نہ پوج اللہ کے سوا اس بے عقل چیز کو جو تجھے نہ کچھ نفع دے سکے، نہ نقصان۔ اس کا حال ابھی گزرا کہ آدمی کیا جانور تک نفع نقصان پہنچاتا ہے تو آیت خاص بتوں میں ہے مگر اس نے اپنے مطلب کی سند بنا کر انبیا کو ناکارے لوگ ٹھہرادیا جس کی عبارت نمبر ۷ میں ہے آیت ۴ صفحہ ۶۰ **ان یدعون من دونہ الا اناثا** یہ تو اللہ کے سوا نہیں پوجتے مگر عورتوں کو۔ یہ بتوں میں بھی خاص عرب کے بتوں میں ہے۔ مشرکین عرب ان کے زنانے نام رکھتے۔ لات، مناۃ، عزیٰ اور ہر قبیلہ کے بت کو انثی ابن فلاں کہتے۔ فلاں قبیلے کی مادہ یا ان کی دیبی یہ عام کیونکر ہوسکتا ہے کیا اس کے نزدیک مسیح و عزیر علیہما الصلاۃ والسلام بلکہ اس کے ملعون دھرم میں تمام انبیا و اولیا مادہ ہیں جو حصر صادق آئے کہ وہ تو صرف مادہ ہی کو پکارتے ہیں۔ حضرت بی بی، بی بی آسیہ ان میں گنائیں کیا انہیں ماننے والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و امیر المؤمنین علی و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نہیں مانتے جو اس حکم میں داخل ہوں۔ صفحہ ۶۱ نہیں پکارتے مگر عورتوں کو۔ آیۂ کریمہ میں حصر تھا فائدے میں اسے اُڑادیا کہ اپنے خیال میں عورتوں کا تصور باندھتے ہیں۔ حضرت بی بی، بی بی آسیہ، سیتلا مسانی کالی یہ تو یہاں کے بت پرستوں میں بھی نہیں کہ کالی وغیرہ کے سوا مہادیو وغیرہ کو بھی پوجتے ہیں بالجملہ اس کی تمام سعی یہ رہی کہ جیسے بنے اللہ کے محبوبوں کو بت اور بھوت اور شیطان سے ملائے اور ان کی محبت و تعظیم پر سچے مسلمانوں کو کافر مشرک ابوجہل کے برابر بنائے لہٰذا چھانٹ چھانٹ کر بتوں، بت پرستوں کی آیتیں انبیا و غلامانِ انبیا پر ڈھالتا ہے۔ یہ ملعون کام خارجیوں لعینوں سے سیکھا ہے۔ صحیح بخاری شریف، باب **قتال الخوارج والملحدین** میں ہے **کان**

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما یرٰھم شرار خلق الله وقال انهم
انطلقو الی اٰیٰت نزلت فی الکفار فجعلوها علی المسلمین ۔عبداللہ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خارجیوں کو تمام مخلوق سے بدتر جانتے تھے کہ انہوں نے وہ
آیتیں جو کافروں کے بارے میں اُتریں مسلمانوں پر ڈھالیں ۔ کہیے اس حدیث صحیح
بخاری کی شہادت سے دہلوی صاحب بدترین خلائق سے ہوئے یا نہیں ۔

۴۱ شانِ جلال حبیب حق کو سلب حواس بناتے یہ ہیں

تکمیل ۲۷: ایک اعرابی کی زبان سے انجانی میں جو یہ لفظ نکلا کہ ہم اللہ کو حضور کی
جناب میں شفیع لاتے ہیں اور اس پر شانِ جلال طاری ہوئی اور فرمایا افسوس تجھ پر۔
اللہ کی شان اس سے بڑی ہے کہ اسے کسی کے سامنے شفیع بنائیں ۔ بے ادب بدحواس
اسے یوں بیان کرتا ہے کہ مارے دہشت کے بے حواس ہوگئے۔

۴۲ حمد کرے حق مدح نبی سے قدح سے قدر بڑھاتے یہ ہیں

تکمیل ۲۸: قرآن عظیم اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف و تعظیم سے
رب عزوجل کی حمد کرتا ہے۔ھو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق
لیظھره علی الدین کله اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین
کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے۔ھو الذی بعث فی الامیین
رسولا منهم یتلو علیهم اٰیته ویزکیهم ویعلمهم الکتٰب والحکمة
وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین O واٰخرین منهم لما یلحقوا بهم
وهوا لعزیز الحکیم ذلک فضل اللّٰه یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل
العظیم اللہ وہ ہے جس نے بے پڑھوں میں انہیں میں سے ایک عظمت والے رسول
بھیجے کہ ان پر اللہ کی آیتیں پڑھتے اور وہ رسول انہیں پاک کرتے اور انہیں کتاب و
حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ ان سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے اور یہ
رسول ان میں کے اوروں کو پاک کریں گے اور علم عطا فرمائیں گے جو ابھی نہیں آئے

ہیں اور اللہ ہی عزت وحکمت والا ہے۔اس رسول کی غلامی ملنی اللہ کا فضل ہے جسے
چاہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔تبٰرک الذی نزل الفرقان علی
عبده لیکون للعٰلمین نذیرا بڑی برکت والا ہے وہ جس نے قرآن اُتارا اپنے
بندے پر کہ وہ سارے جہان کو ڈر سنانے والے ہوں سبحٰن الذی اسریٰ بعبده
لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حوله
لنریه من اٰیٰتنا انه هو السمیع البصیر پاکی ہے اسے جو رات میں لے گیا
اپنے بندے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حرمت والی مسجد سے بیت المقدس تک جس
کے گرد ہم نے برکت رکھی کہ انہیں اپنی نشانیاں دکھائیں ۔ بے شک محمد رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی سنتے دیکھتے ہیں کہ ان کا سا سننا دیکھنا کسی کو نہ ملا۔ مسلمان اس
طریقۂ حمد الٰہی کو دیکھیں جو ان کے رب کا ہے اور تقویت الایمان کی روش دیکھیں
صفحہ ۱۶ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ ایضاً
ذلیل سے ذلیل جیسے ایک چمار صفحہ ۲۲ پھر کسی چوہڑے چمار کا کیا ذکر صفحہ ۳۰ سب
بڑے چھوٹے برابر عاجز بے اختیار بے خبر نادان صفحہ ۳۵ ناکارے لوگ صفحہ ۵۲ مختار
اللہ ہے محمد کسی چیز کا مختار نہیں۔ صفحہ ۴۷ اللہ کی شان بہت بڑی ہے سب انبیا اس کے
روبرو ایک ذرّہ ناچیز سے کمتر۔ گنگوہی صاحب فتاویٰ حصہ اوّل ، صفحہ ۸۶ میں اس کا
عذر لکھتے ہیں اس عبارت سے مراد حق تعالیٰ کی بے نہایت بڑائی ظاہر کرنا ہے یعنی
اس کی بے نہایت بڑائی کا بیان کرنا خود اسے نہ آیا کہ قرآن کریم میں اپنے محبوب کی
عظمتوں سے اپنی عظمت ظاہر فرمائی بلکہ اس کی بے نہایت بڑائی یوں ظاہر ہوگی کہ
اس کے محبوبوں کی بے نہایت برائی کرو، ذرہ ناچیز سے کمتر کہو، بھنگی چمار سے ذلیل
کہو۔وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

۴۳ رب دیتا ہے رسل کو تسلط بے قابو ٹھہراتے یہ ہیں

تکمیل ۲۹: کسی کو کسی کے قابو میں نہ دینا تو امام الوہابیہ کا صریح جھوٹ ہے وہ بھی اللہ

عزوجل پر ہر شخص جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گھوڑے، بیل، بکری وغیرہا جانور آدمی کے قابو میں دیے ہیں۔ **قال اللّٰہ تعالیٰ وذللنٰھا لھم فمنھا رکوبھم ومنھا یأکلون** ہم نے چوپایوں کو انسان کے لیے مسخر فرمادیا تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور کسی کا گوشت کھاتے ہیں۔ ہر شخص دیکھ رہا ہے کہ رعیت بادشاہ کے قابو میں دی ہے۔ محکوم حاکم کے، اولاد ماں باپ کے، عورت شوہر کے۔ **قال تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء** شاید خاص انبیا کے قابو سے انکار ہو کہ اس کے حملے انہیں پر ہیں۔ تو سنیے اللہ عزوجل فرماتا ہے **ولکن اللّٰہ یسلط رسلہ علیٰ من یشاء واللّٰہ علیٰ کل شئ قدیر** اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہے مسلط فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ **اقول** تمۂ آیت میں رسولوں کی وسعت قابو کا ایما ہے۔ قابو دینے والا اتنی ہی چیز پر قابو دے سکتا ہے جو خود اس کے قابو میں ہے اور اللہ کی نہ قدرت محدود، نہ مشیت تو وہ تمام زمین وآسمان کی سلطنت رسولوں کے قبضہ میں دے سکتا ہے۔ خیر یہ تو ایمانی نگاہوں کے لیے ہے۔ اتنا تو بدیہی کہ اللہ تعالیٰ بعض اشخاص کو رسولوں کے قابو میں دیتا ہے پھر امام الوہابیہ کا کہنا کہ کسی کو کسی کے قابو میں نہیں دیتا یہ آیتوں کی تکذیب ہوا یا نہیں۔

۴۴ شہ کے حضور قیام ادب کو — شرک بھون میں بٹھاتے یہ ہیں

تکمیل ۳۰: امام الوہابیہ نے پہلی عبارت میں تو ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کو شرک کہا حالانکہ اختیار شرح مختار ولباب المناسک ومسلک متقسط وفتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا کتب معتمدہ میں ہے: **یقف کما یقف فی الصلاۃ** روضۂ انور کے حضور اس طرح ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے منسک ومسلک کے لفظ یہ ہیں **قام تجاہ الوجہ الشریف خاضعا خاشعا واضعا یمینہ علیٰ شمالہ** چہرۂ انور کے مقابل کھڑا ہو خشوع وخضوع کے ساتھ، داہنا ہاتھ بائیں پر باندھے ہوئے۔ دوسری عبارت میں ہاتھ باندھنے کی قید بھی اُڑادی۔ نرا ادب سے کھڑا رہنا ہی شرک ہوگیا۔

۴۶ طیبہ کے جنگل کے ادب پر — کیا زنجیریں تڑاتے یہ ہیں
خود فرمان رسول اللہ پر — حکم شرک چڑھاتے یہ ہیں
ان کی بات تو وحیِ خدا ہے — کس پر شرک جھکاتے یہ ہیں
ان ھو الا وحی یوحیٰ — دیکھو کہاں چھلکاتے یہ ہیں

تکمیل ۳۱: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **ان ابرھیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ ما بین لا بتیھا لا یقطع عضاھھا ولا یصاد صیدھا** بے شک ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینے کی دونوں سنگستان کے بیچ میں جتنی زمین ہے اس سب کو حرم کردیا اس کی ببولیں نہ کاٹی جائیں اور اس کا وحشی جانور شکار نہ کیا جائے۔ یہ حدیث صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی روایت میں ہے کہ فرمایا **لا یختلی خلاھا** اس کی گھاس نہ چھیلی جائے اور اس مضمون کی حدیثیں صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بکثرت ہیں جن میں سے چوبیس حدیثیں ہم نے الامن والعلیٰ میں ذکر کیں۔ یہ اس کے نزدیک معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرک ہوا۔ پر وہ تو شرک کے مٹانے والے ہیں۔ یہ خود ہی مشرک ہے پھر ان کی بات تو وحیِ خدا ہے جیسا کہ خود قرآن کریم نے فرمایا تو یہ شرک کہاں پہنچا غرض ع می تراود از لبش آنچہ درآوند وبست

دل میں شرک ہی شرک بھرا ہے — سب پہ وہی چھلکاتے یہ ہیں

۴۷ سن کے تبرک آبِ مدینہ — شرک میں ڈوبے جاتے یہ ہیں

تکمیل ۳۲: سنن نسائی شریف میں ہے طلق بن علی رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور کا بقیہ وضو مانگا۔ حضور نے پانی منگا کر وضو فرمایا اور اس میں کلّی ڈالی پھر ان کے برتن میں کردیا اور ارشاد فرمایا جب اپنے شہر میں پہنچو

فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانها بهذا الماء واتخذوها مسجدا اپنا گرجا توڑو اور اس زمین پر یہ پانی چھڑکو اور وہاں مسجد بناؤ۔ انھوں نے اور ان کے ساتھیوں نے عرض کی شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے وہاں تک جاتے جاتے پانی خشک ہوجائے گا۔ فرمایا مدوہ من الماء فانه لا یزده الا طیبا اس میں اور پانی ملاتے رہنا کہ پاکیزگی ہی بڑھے گی۔ مدینہ طیبہ کے حوالی میں جانب غرب کے سنگستان میں ایک کنواں ہے جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلّی فرمائی تھی جب سے برابر اہلِ مدینہ اس سے تبرک کرتے ہیں۔ اہلِ اسلام اس کا پانی زمزم شریف کی طرح دور دور لے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کا نام ہی زمزم شریف ہوگیا ہے۔ امام سید نورالدین علی سمہودی مدنی قدس سرہ خلاصۃ الوفا شریف میں فرماتے ہیں بئر اهاب بصق رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیها وهی بالحرة الغربیة معروفة الیوم بزم زم وقد قال المطری لم یزل اهل المدینة قدیما وخلفا یتبرکون بها وینقل الی الافاق من مائها کما ینقل من زم زم یسمونها ایضاً زم زم لبرکتها یعنی چاہ اہاب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلّی فرمائی وہ پچھان کی پتھریلی زمین میں ہے آج زم زم کے نام سے مشہور ہے اور بے شک مطری نے کہا کہ ہمیشہ اہلِ مدینہ سلف سے خلف تک اس سے تبرک کرتے ہیں۔ دور دور شہروں کو زم زم کی طرح اس کا پانی مسلمان لے جاتے ہیں۔ اس کی برکت کے سبب اسے بھی زم زم کہتے ہیں۔

۴۸ ان کو سفر طیبہ کا سقر ہے اس پر ادب کیا گاتے یہ ہیں

تکمیل ۳۳: اقول اولاً پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر سے امام الوہابیہ کا جلنا بجا ہے۔ بھوت تو اس کے گنگوہی کا خدا ہے جس کا بیان آگے آتا ہے۔ اس کے مکان کا دور سے قصد کرنا کیوں کر شرک کہتا ہے عجب کہ گنگوہی صاحب بھی اپنے خدا شیطان کو بھلا کر تصدیق کرتے ہیں کہ بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں۔ حصہ

اوّل صفحہ ۶۴۔ **ثانیاً** غضب یہ کہ ان کے فتاوے حصہ اوّل صفحہ ۶، ۷ میں ہے۔ سوال! جو حج کو جائے اور مدینہ منورہ نہ جائے کہ کوئی فرض واجب نہیں۔ ایک کارِ خیر ہے ناحق میں ایسے راستہ خوف ناک میں جاؤں اور روپیہ بھی صرف ہوگا۔ اس سے کیا فائدہ تو یہ کچھ گنہگار ہوگا یا نہیں۔ **الجواب** مدینے نہ جانا اس وہم سے کمی محبت فخرِ عالم علیہ السلام کا نشان ہے۔ ایسے وہم سے کوئی دنیا کا کام ترک نہیں ہوتا۔ **زیارت** ترک کرنا کیوں ہوا۔ ہاں واجب نہیں بعض کے نزدیک بہرحال رفع یدین و آمین بجہر سے زیادہ موجب ثواب و برکت کا ہے۔ اس کو تو باوجود فساد و خوف آبرو کے بھی ترک نہ کریں اور **زیارت** کو احتمال وہم سے بھی ترک کر دیو میں کونسا حصہ کمالِ ایمان کا ہے اور روپیہ خیرات میں صرف ہونا سعادت ہے۔ مکہ سے مدینہ تک پچاس روپے کا صرف ہے جس نے پچاس روپے کا خیال کیا اور حضور کے **مرقد مبارک** کا خیال نہ کیا اس کا ایمان و محبت لاریب ناقص ہے۔ گو گنہگار نہ ہو مگر اصل جبلت میں ہی کمی ایمان کی ہے۔ یہ سوال دوسرے فشن کے وہابی غیر مقلد کے بارے میں تھا۔ گنگوہی صاحب مسلمانوں کو محبت حضور جتانے کے لیے اس پر گرج بیٹھے اور آگے پیچھے کا ہوش نہ رہا کہ وہ تفویت الایمانی شرک کے بھاری پہاڑ سر پر ٹوٹے خاص بقصد زیارتِ اقدس **مرقد** منور بارہ منزل سے سفر کو نہ صرف جائز بلکہ دینی کام بتاتے ہیں۔ **ایک شرک** موجب ثواب کہتے ہیں۔ **دو شرک** موجب برکت۔ **تین شرک** اس کے ترک میں کمالِ ایمان کا کوئی حصہ نہیں مانتے، **چار شرک**۔ اسے خیر کہا **پانچ شرک**۔ اس میں روپیہ اُٹھانا سعادت جانا۔ **چھ شرک** اس کے ترک پر ایمان ناقص جانا۔ **سات شرک** محبت حضور ناقص مانی۔ **آٹھ شرک** اسے پیدائشی کم ایمانی کہا۔ **نو شرک** یہ شرک کا نولکھا ہار آپ کے گلے میں پڑ گیا اور ہاں آپ کا دسواں تو رہ ہی گیا کہ ہاں واجب نہیں بعض کے نزدیک جس سے ظاہر کہ وہ قول ضعیف ہے اور راجح وجوب ہے یا کم از کم مذہب اسلام میں اس کے وجوب کا بھی قول ہے۔ **دس شرک** تلک عشرة کاملة

اورآپ مقر ہیں کہ بندے کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں تو آپ اقراری
دہ چند مشرک ہیں مبارک باد۔ یہ تو تفویت الایمانی نمبر تھے اب اسلامی نگاہ سے
دیکھیے کہ جھوٹی بناوٹی محبت حضور کا پردہ کھلے وہ مردک مردود۔ اس سے کیا فائدہ کہتا
بلکہ صاف لفظ ناحق کہہ رہا ہے اور اس پر حکم ضلالت درکنار گنگوہی صاحب اسے
گنہگار بھی نہیں کہتے کہ گو گنہگار نہ ہو۔

ع   حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو

۴۹ ان کو سفر طیبہ کا سقر ہے   اس پر ادب کیا گاتے یہ ہیں
پھکڑ چھکڑ ورنہ مشرک   کیا تہذیب جگاتے یہ ہیں

تکمیل ۳۴: تف اس مذہب پر جس میں بے ہودگیاں جزوِ ایمان ہوں، جو نہ کرے مشرک ہو وہ تو خدا نے خیر کر لی کہ یہ لکھتے وقت امام الطائفہ کو آیۂ کریمہ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج پوری یاد نہ آئی ورنہ راہِ مدینہ میں فسق و فجور کرتے چلنا بھی فرض کر دیتا۔ ایسا کہ جو نہ کرے اس پر شرک ثابت ہے مگر خدارا یہ احکام محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جانے ہی میں ہیں۔ دیوبند و گنگوہ و نانوتہ و تھانہ بھون کیا مکہ مکرمہ ہیں ان کے راسے میں گنگوہی، نانوتوی، تھانوی کیا کیا نامعقول بے ہودہ باتیں، کون کون سے فسق و فجور کرتے چلے اور چلتے ہیں تو سارے کے سارے مشرک ہوئے۔

۵۰ شہ کا خیال نماز میں آنا   درجوں خر سے گراتے یہ ہیں

تکمیل ۳۵: اللہ اللہ ان وہابیوں اور دیوبندیوں کے ادعائی مسلمانی یہ کچھ سنیں اور پھر وہ امام اور یہ بدستور اس کے غلام لبئس المولیٰ ولبئس العشیر۔

۵۱ و ۵۲ سورۂ فاتحہ اور تشہد   شرک اندھن میں دھنساتے یہ ہیں

تکمیل ۳۶: اقول سورۂ فاتحہ میں الصراط المستقیم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ انعمت علیھم کے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور تشہد میں تو بالخصوص

حضور سے خطاب و ندا و عرض سلام و شہادت رسالت ہے اور وہ کہہ چکا کہ ان کا خیال تعظیم کے ساتھ آئے گا اور نماز میں تعظیم غیر کا ملحوظ ہونا خواہی نخواہی شرک کی طرف لے جائے گا تو حاصل یہ کہ نماز پڑھنا خواہی نخواہی مشرک ہونا ہے۔ صحابہ سے آج تک جتنے نمازی ہوئے سب مشرک اور شریعت شرک کا حکم دینے والی بلکہ شرک کو واجب کرنے والی الا لعنة اللہ علی الظّٰلمین۔

۵۷ تا ۶۰ منصب فہم نکات قرآن   ہر گیدی کو دلاتے یہ ہیں
بے سمجھائے نہ سمجھے صحابہ   اپنی ٹانگ اڑاتے یہ ہیں
حق کے بیاں کی نبی کو حاجت   پیٹ سے خواندے آتے یہ ہیں
قرآن ہر شئے کا ہے تبیاں   صفر نبی کو بناتے یہ ہیں
معطیِ علم ہیں سرور عالم   اُن سے الگ کتراتے یہ ہیں
حق نے یُعَلِّمُھُمُ فرمایا   خود فہمید مناتے یہ ہیں
فی الامّیّٖن یاد ہے ان کو   وہ تعلیم بھلاتے یہ ہیں
بعض کتاب پہ نام کو ایماں   بعض سے کفر دکھاتے یہ ہیں

تکمیل (۳۷): تفویت الایمان کی ان عبارتوں میں کہ زیر قول ۵۷ تا ۶۰ منقول ہوئیں ہر جاہل ہر نا مشخص کو یہ تعلیم ہو رہی ہے کہ مولویوں کی نہ سنو بلکہ کلام اللہ کو خود سمجھو اور اس کے ذریعہ سے مولویوں یعنی ائمہ مجتہدین کے اقوال کو پرکھو اگر تمہیں مطابق لگیں مانو ورنہ پھینک دو حالانکہ اولاً صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جن کی زبان میں قرآن اترا بارہا بغیر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سمجھائے نہ سمجھے حدیثوں میں اس کے وقائع بکثرت ہیں خود اللہ عزوجل فرماتا ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو ساتھ ہی فرمایا وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم اے محبوب ہم نے قرآن تمہاری طرف اتارا اس لیے کہ اس میں سے جتنی باتیں عام سے متعلق ہیں تم انہیں اپنے

بیان سے سمجھا دو اقول تو جاہلوں کو عالموں کی طرف بھیجا اور عالموں کو رسول کی طرف اور رسول کو قرآن کی طرف۔ جو اس سلسلے کو توڑے گمراہ بد دین ہے **ثانیاً اقول** خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ کے بیان کی حاجت تھی یہاں ہر گیدی بے وساطت ائمہ بلکہ ائمہ کے قول پرکھنے کو خود سمجھ رہا ہے **قال تعالیٰ "فاذا قرأناه فاتبع قراٰنه ثم ان علینا بیانه"** جب ہم قرآن پڑھیں اُس وقت غور سے سنو کہ لفظوں کو اُسی طرح محفوظ کر لو پھر اُس کے معانی کا بیان ہمارے ذمے ہے اور اگر یہ معنے ہوں کہ تمہاری زبان پاک سے اُس کی توضیح کرا دینی ہم پر ہے تو احتیاج صحابہ میں تو کلام نہیں۔ **ثالثاً اقول** قرآن عظیم تو ہر شے کا روشن بیان ہے **قال اللّٰہ تعالیٰ "ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیء"** اُس میں ہر شے کی تفصیل ہے **'وکل شیء فصّلنٰہ تفصیلا'** اس میں کوئی بات اُٹھا نہ رکھی **'ما فرطنا فی الکتٰب من شیءٍ'** اگر اسے دین و احکام ہی کے ساتھ تخصیص کرو اور ٹھہرا یہ کہ اُس کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہر جاہل بے وساطت علما سمجھ سکتا ہے تو تمام احکام و علوم دین صرف قرآن سے آجائیں گے۔ اب دین و شریعت میں نبی کی کیا حاجت رہی۔ اگر کہیے خود نہیں بلکہ نبی کے بیان سے تو **اقول** جس طرح تو نے آیت **'ھو الذی بعث فی الامّیّن'** پڑھ کر کہا صفحہ ۴ جو کوئی یہ آیت سُن کر کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوا عالموں کے کوئی سمجھ نہیں سکتا، اُس نے اس آیت کا انکار کیا۔ یوہیں پہلی آیت **ولقد انزلنا الیک اٰیٰت بینٰت** جس کا نتیجہ تو نے یہ نکالا کہ باتیں کھلی اُن کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں پڑھ کر کہا جائے گا کہ جو کوئی یہ آیت سُن کر کہنے لگے کہ قرآن میں کھلی باتیں نہیں ان کا سمجھنا مشکل ہے بے نبی کے سمجھائے سمجھ میں نہ آئیں گی اس نے اس آیت کا انکار کیا۔ تو ضرور ماننا پڑے گا کہ نبی کے بیان کی بھی حاجت نہیں **اقول** اب وہ جو فریب دہی کو جا بجا رسول کا نام اور رسول کا سکھانا شامل کیا تھا کھل گیا کہ محض جھوٹ تھا تو حضور سے بھی الگ کترایا اور ان کی تعلیم کو بھی صفر بنایا ایک ہی آیت کافی

'الامّیّن' لیا کہ ان پڑھوں میں کتاب لائے تو آن پڑھ سمجھ لیں گے اور اسی کے **'یُعَلِّمُھُمُ الکتٰب'** سے کفر کیا کہ نبی کا علم عطا فرمانا بے کار کر دیا۔

(٦١) جب تو مقلد مجتہدین کو نصرانیت اڑھاتے یہ ہیں

تکمیل (۳۸): ہر مذہب میں بعض قول ایسے ہیں کہ ظواہر کتاب و سنت سے ان کے خلاف پر استدلال ہوتا ہے اور اس کے علما باتباع امام مذہب ان میں تاویل کرتے ہیں یہاں حضرت شیخ مجدد کی دھوم دھامی عبارت الفضل الموہبی صفحہ ۲۰ والکوکبۃ الشہابیہ صفحہ ۴۹ وغیرہما میں ہم بار بار پیش کر چکے اور پچیس سال کامل سے آج تک بفضلہٖ تعالیٰ لاجواب ہے اور بعونہٖ تعالیٰ ہمیشہ لاجواب رہے گی جس سے ثابت کہ اسمٰعیل دہلوی کے دھرم میں حضرت شیخ مجدد معاذ اللہ سخت کٹر مشرک نصرانی تھے اب اگر اسے نہ مانئے تو اسمٰعیل کے پکے گمراہ بد دین ہونے کا اقرار کیجیے اور مانئے تو شاہ عبد العزیز و شاہ ولی اللہ صاحبان مشرک نصرانی کو پیر طریقت و امام ربانی مان کر مشرک نصرانی اور انہیں اور انہیں تینوں کو شیخ و امام و ہادی انام مان کر اسمٰعیل مشرک و نصرانی اور ان تینوں اور اس چوتھے کو ایسا ہی مان کر سارے وہابی مشرک و نصرانی کہیے مفر کدھر **'کذالک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون'**

(٦٢) سا پھی ہنپھی کے سکّے کھوٹے جھنجی اپنی بھناتے یہ ہیں

تکمیل (۳۹): ظاہر ہے کہ ان میں اکثر وہ نرے کودن جاہل ہیں جو اردو بھی نہیں پڑھ سکتے انہیں بھی یہی برابر پٹّی پڑھائی جاتی ہے کہ مثلاً حنفی مذہب کا فلاں مسئلہ خلاف حدیث ہے اس پر عمل نہ کرو حدیث پر چلو اب وہ کاٹھ کا اُلّو حدیث کیا جانے اور مخالفت کیا سمجھے ضرور ان کے اعتبار پر بے دلیل مانے گا یہی تقلید ہے تو حاصل یہ ہوا کہ ابوحنیفہ و شافعی کی تقلید شرک و بدعت ہے ہماری تقلید کرو کہ عین سُنّت ہے۔

(٦٣) روئے زمیں پر کافر ہیں سب ایسی باؤ چلاتے یہ ہیں

تکمیل (۴۰): اقول یہ تو سن چکے کہ جناب امام الطائفہ صاحب کے اس قول میں دو

کفر ہیں ایک ساری اُمت مرحومہ کو کافر کہنا دوسرا اپنے منہ آپ کافر ہونا بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان تو مسلمان ہیں کسی کفر فروش کے کافر کہے کافر نہ ہوں گے مگر اقرار و آزار وان کے دونوں کفر اٹل ہیں تو یہ ڈبل کافر ہوئے اور اسی قول سے جناب گنگوہی صاحب ڈیڑھ ڈبل کافران کے دو کفر تو وہی اسمٰعیل والے کہ بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں اور تیسرا کفر اس جیسے بھاری اقراری کافر کو امام ماننا اور جناب تھانوی صاحب دو ڈبل کافران کا چوتھا کفر گنگوہی صاحب کو امام جاننا اور سارے کے سارے دیوبندی ڈھائی ڈبل کافران کا پانچوں کفر تھانوی صاحب کو حکیم الامۃ بھاننا۔ اس ایک ہی قول اسمٰعیلی نے کتنے کفر اُگائے، اُس نے بار بار کہہ دیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو اوروں کو ماننا محض خبط ہے آپ سب صاحبوں نے نبی کے بارے میں تو اُس کی یہ وصیت مانی مگر اپنوں کے حق میں مہمل جانی انہیں مانا اور اپنے آپ کو کفر در کفر چوگنے پچگنے کفر میں سانا۔

(۶۴ تا ۷۸) شاہ و ملک جبرئیل و قرآں — سب پر شرک گھماتے یہ ہیں
توراۃ و انجیل و زبور اب — ان سے شرک جناتے یہ ہیں
غیب پہ کشتی خضر و موسیٰ — شرک بھنور میں پھنساتے یہ ہیں
سجدۂ یعقوب و یوسف کو — چاہ شرک جھنکاتے یہ ہیں
ابرئی الاکمہ والابرص پر — سولی سے دھمکاتے یہ ہیں
احی الموتی سن کے تو مر کر — شرک گڑھے میں سماتے یہ ہیں
نام پسر پر آدم و حوا — دونوں کا دین کھپاتے یہ ہیں

تکمیل (۴۱): اسمٰعیلی شرک امور عامہ سے ہے کہ جملہ موجودات بشر و ملک و امت و انبیا بندہ و خدا سب کو شامل اُس کا احاطہ بعید و مشکل۔ نمونہ چاہو تو ان فصلوں سے حاصل۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اسمٰعیلی شرک کے فتوے

(۱) نمبر ۴۶ تکمیل ۳۱ میں گزرا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے

جنگل کے ادب کے جو حکم فرمائے اس نے صاف کہہ دیا یہ سب شرک ہیں۔

(۲) صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: 'انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ و رسولہ' وہ محتاج تھا اُسے اللہ و رسول نے غنی کر دیا تقویت الایمان صفحہ ۱۱۔ روزی کی کشائش کرنی اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیا بھوت کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے وہ مشرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے اُن کو ایسی قدرت بخشی ہر طرح شرک ہے صفحہ ۲۹ و ۳۰۔ اس بات کی اُن میں کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے اُن کو عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو کہ غنی کر دیں۔

(۳) صحیحین میں ہے عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے گناہ بخش دیجیے۔

(۴) ہم پر سکینہ اُتاریئے۔

(۵) ہمیں جہاد میں ثابت قدم رکھیے۔

(۶) صحیح مسلم میں اتنا اور ہے ہم حضور کے فضل سے بے نیاز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان باتوں پر نہ فرمایا کہ ارے کیا شرک بول رہے ہو نہ یہ تقویت الایمانی احکام سنائے صفحہ ۵۲ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں صفحہ ۴۳ میں آپ ہی ڈر رہا ہوں سو دوسرے کو کیا بچا سکوں صفحہ ۴۶ اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے صفحہ ۳۵ کسی کام میں نہ بالفعل دخل ہے نہ اس کی طاقت صفحہ ۴۹ نفع نقصان کی امید اسی سے چاہیے اور سے شرک ہے صفحہ ۳۵ کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے عاجز ناکارے بلکہ اُلٹی ان شرکوں پر اور رجسٹری فرما دی کہ ان کو شہادت کی دعا دی۔

(۷) اور بڑھ کر یہ کہ حضور کی دعائے شہادت پر امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کاش ہمیں حضور نے ان سے نفع لینے دیا ہوتا شرح صحیح بخاری للعلامۃ القسطلانی میں ہے یعنی ابھی حضور انہیں زندہ رکھتے۔ حضور نے

استنے بڑے بول پر بھی اعتراض نہ فرمایا۔ اصل حدیث اور ان پانچ کا بیان الامن والعلیٰ میں شروع صفحہ ۸۵ سے وسط صفحہ ۸۹ تک دیکھیے۔

(۸) ابن عساکر کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرے صحابہ کے بارے میں میرا لحاظ رکھے 'فانا احفظه یوم القیامة' میں روزِ قیامت اس کا حافظ ونگہبان ہوں گا۔

(۹) ابن عدی وابن عساکر کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "انی احید عن امتی نار جهنم" میں اپنی اُمت سے دوزخ کی آگ دفع فرماؤں گا۔

(۱۰) ابن عساکر وابونعیم وغیرہما نے امیر المؤمنین علی سے امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں حدیث روایت کی "کان ختن رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم علی ابنتیه ضمن له بیتا فی الجنة" حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو شاہزادیاں اُنہیں منسوب ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے جنت کی ضمانت فرمائی۔

(۱۱) طبرانی وابن عساکر کی حدیث ہے عثمان غنی نے عرض کی یارسول اللہ اگر میں یہ چشمہ خرید کر مسلمانوں کے لیے کردوں 'أتجعل لی عیناً فی الجنة' کیا اس کے بدلے حضور مجھے جنت میں چشمہ عطا فرمائیں گے 'قال نعم' فرمایا ہاں۔

(۱۲) ابونعیم کی حدیث ہے حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا 'لک الجنة علیّ یا طلحة غداً' اے طلحہ کل تمہیں جنت دینا میرے ذمہ پر ہے۔

(۱۳) طبرانی وابونعیم وابن عساکر وغیرہم کی حدیث ہے حضور نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا 'امّا امر آخرتک فانا لها ضامن' تمہاری آخرت کے معاملہ کا میں ذمہ دار ہوں ان چھ حدیثوں میں یہ دخل، یہ طاقتیں اور وہ

بھی اللہ کے یہاں کے معاملے میں کھلے اسمٰعیلی شرک ہیں۔

(۱۴) امام احمد وامام طحاوی کی حدیث ہے اعشٰے مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی "یا مالک الناس" اے تمام آدمیوں کے مالک۔ تفویت الایمان صفحہ ۳۰۔ شرک سے بہت دور بھاگیے نہ اللہ کے سوا کسی کو حاکم سمجھیے کہ کسی چیز میں کچھ تصرف کرسکتا ہے نہ کسی کو اپنا مالک ٹھہرایئے کہ اپنی حاجت اُس کے پاس لے جایئے۔

(۱۵) ابن شاذان کی حدیث میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے پر فرمایا "یا حمزة یا کاشف الکربات یا حمزة یا ذاب عن وجه رسول اللّٰه" اے حمزہ اے سختیاں دفع کرنے والے، اے حمزہ اے رسول اللہ کے چہرے سے دشمنوں کو دور کرنے والے۔ کاشف الکربات ودافع البلا ومشکل کشا ایک ہی بات ہے، یہ کتنا بھاری اسمٰعیلی شرک ہے۔

تمام ملائکہ وآدم علیہم الصلاۃ والسلام پر اسمٰعیلی شرک کا فتویٰ

قرآن عظیم فرماتا ہے 'فسجد الملائکة کلهم اجمعون' تمام جمیع کل ملائکہ نے اللہ کے حکم سے آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو سجدہ کیا۔ تفویت الایمان صفحہ ۹۲ جو کسی پیغمبر کو سجدہ کرے اس پر شرک ثابت ہے ہر طرح شرک ہے تو اللہ نے حکم دیا ملائکہ نے سجدہ کیا آدم نے قبول کیا سب پر شرک ثابت۔ اور یہ حیلہ نہیں چل سکتا کہ پہلے جائز تھا۔ یہی تو کہا جاتا ہے کہ خدا نے شرک جائز کیا زمانہ بدلنے سے شرک نہیں بدل سکتا کہ خدا کا شریک اب تو نہیں ہاں کبھی اگلے زمانے میں ہوسکتا ہو اور جب ہر زمانے میں ناممکن تو جو آج شرک ہے قطعاً ہمیشہ سے شرک تھا اور اسی کو خدا نے جائز کیا اور معاذ اللہ انبیا و ملائکہ مرتکب ہوئے خود گنگوہی صاحب کی لطائف رشیدیہ صفحہ ۲۴ میں ہے شرک بہر حال شرک ہی ہے خواہ نہی سے قبل ہو یا بعد۔

جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام پر اسمٰعیلی شرک کا فتویٰ

قرآن عظیم فرماتا ہے جبرئیل امین نے حضرت مریم سے کہا ''انما انا رسول ربک لا ھب لک غلاما زکیا'' میں تو تمہارے رب کا رسول ہوں کہ میں تم کو ستھرا بیٹا دوں تو مسیح علیہ الصلاۃ والسلام رسول بخش ہوئے۔ تفویت الایمان صفحہ ۵، ۶ کوئی نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی علی بخش غرض جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب یہ نام کے مسلمان اولیا انبیا اور فرشتوں سے کر گزرتے ہیں اور دعویٰ مسلمانی کا کیے جاتے ہیں سبحان اللہ یہ منہ اور یہ دعویٰ۔ شرک میں گرفتار ہیں۔

''قرآن کریم پر اسمٰعیلی شرک کے فتوے''

اللہ عزوجل پر اسمٰعیلی دس حکم شرک اوپر گزرے ایک نمبر ۲۴ چھ نمبر ۲۸۔ ایک ایک ۳۷، ۶۳، ۶۴ میں اور دو نمبر ۶۹ و ۷۰ میں آتے ہیں بارہ ہوئے۔

(۱۳) اغنھم اللہ و رسولہ من فضلہ ''انہیں غنی کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔

(۱۴) فالمدبرات امرا، قسم ان فرشتوں کی کہ کام کی تدبیر کرتے ہیں، اور خود فرماتا ہے ''ومن یدبر الامر فسیقولون اللہ'' اے نبی ان کافروں سے پوچھو وہ کون ہے کہ کام کی تدبیر کرتا ہے اب کہہ دیں گے کہ اللہ، تو یہ اللہ کی ایسی خاص صفت ہوئی کہ مشرکین تک اس کا اختصاص جانتے تھے پھر خود ہی اسے فرشتوں کے لیے ثابت فرمایا۔ تفویت الایمان صفحہ ۸۔ اللہ نے کسی کو عالم میں تصرف کی قدرت نہیں دی۔ صفحہ ۳۳ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اس پر شرک ثابت ہے۔

(۱۵) وما ھو علی الغیب بضنین O ' یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں جسے خود علم نہ ہو دوسرے کو کیا بتائے گا تو آیۂ کریمہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے غیب کا علم ثابت فرما رہی ہے اور حضور کے بتائے سے حضور کے غلاموں کو۔ معالم التنزیل وتفسیر خازن میں اس آیت کے تحت میں ہے ''یقول انہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم یاتیہ علم الغیب فلا یبخل بہ علیکم بل یعلمکم'' یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے نبی کو علم غیب آتا ہے وہ تمہیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں۔ تفویت الایمان صفحہ ۳۲ جو کوئی کہے کہ پیغمبر خدا غیب کی بات جانتے تھے وہ بڑا جھوٹا ہے بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں صفحہ ۳۱ کسی انبیا اولیا کی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں۔ حضرت پیغمبر کی بھی جناب میں ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے۔ صفحہ ۷۸ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر صفحہ ۳۰ ان باتوں میں سب بڑے چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور نادان، فتاویٰ گنگوہی حصہ ۳ صفحہ ۷، اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔ ایضاً صفحہ ۴۲ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے قطعاً مشرک و کافر ہے۔

توریت مقدس پر اسمٰعیلی شرک کے فتوے

شاہ عبدالعزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں توریت مقدس کے سفر چہارم میں ہے ''ان ھاجرۃ تلد ویکون من ولدھا من یدہ فوق الجمیع و ید الجمیع مبسوطۃ الیہ بالخشوع'' بے شک ہاجرہ کے اولاد ہوگی اور اس کی اولاد میں وہ ہوگا جس کا ہاتھ سب سے بلند و بالا ہے اور سب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں عاجزی اور گڑگڑانے میں۔ یہ مرجع حاجات عالم و حاجت روائے تمام جہاں ہونا اور تمام عالم کا ان سے اپنی اپنی مرادوں کی بھیک مانگنا گڑگڑا گڑگڑا کر ان کی طرف ہاتھ پھیلانا کتنے بڑے بھاری شرک ہیں جن میں نہ صرف توریت بلکہ شاہ صاحب بھی شریک ہیں بلکہ خبر صادق توریت مقدس سے تمام مسلمان، بلکہ یہاں سے تو یہ نکلتا ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف عاجزی سے گڑگڑا کر ہاتھ نہ پھیلائے وہ بحکم توریت اس جمیع یعنی جماعت مسلمین سے باہر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

توریت وانجیل شریف پر اسمٰعیلی شرک کے فتوے

بیہقی وابونعیم دلائل النبوۃ میں کعب احبار سے راوی کہ توریت مقدس میں ہے اور حاکم بافادۂ تصحیح اور ابن سعد، بیہقی وابونعیم ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ انجیل پاک میں ہے محمد رسول اللہ اعطی المفاتیح، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں انہیں سب کنجیاں عطا ہوئیں۔ احادیث سے ان کنجیوں کی تفصیل الامن والعلیٰ میں صفحہ ۵۶ سے صفحہ ۶۵ تک دیکھیے۔ خزانوں کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، دنیا کی کنجیاں، نصرت کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں، جنت کی کنجیاں، نار کی کنجیاں، ہر شئے کی کنجیاں۔ اب امام الوہابیہ کا اقرار اُس کی اور اُن کی جان کا آزار سنیے تفویت الایمان صفحہ ۲۴ جس کے ہاتھ میں کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے جب چاہے کھولے، جب چاہے نہ کھولے تو انجیل وتوریت و احادیث سے ثابت ہوا کہ تمام دنیا وآخرت کا اختیار ہمارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے جب تو اُن کے رب عزوجل نے اُن سے فرمایا ''لا یکون فی الآخرۃ الا ما ترید '' آخرت میں وہی ہوگا جو تم چاہو گے، اب یاد کرے اپنے وہ کفری بول جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں کسی کام میں نہ بالفعل اُن کو دخل ہے نہ اُس کی طاقت رکھتے ہیں یہ تیرے طور پر معاذ اللہ توریت وانجیل کے کتنے بھاری شرک ہیں تف تف۔

وہی نورِ رب وہی ظلِ رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں اُن کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
بخدا خدا کا یہی ہے دَر نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

زبورِ مقدس پر اسمٰعیلی شرک کا فتویٰ

شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ میں لکھا زبور شریف میں ہے ''امتلات الارض

من تحمید احمد و تقدیسه ملک الارض و رقاب الامم '' زمین بھر گئی احمد کی حمد اور اس کی پاکی بولنے سے احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام اُمتوں کی گردنوں کا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب تو زبور شریف وشاہ عبدالعزیز صاحب پر اسمٰعیلی شرک کا پانی سر سے تیر گیا، موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور۔

موسیٰ وخضر علیہما الصلاۃ والسلام پر اسمٰعیلی شرک کا فتویٰ

تفسیر ابن جریر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے خضر نے موسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام سے کہا ''لم تحط من الغیب بما اعلم '' جو علم غیب مجھے ہے آپ کا علم اسے محیط نہیں۔ ابن عباس نے فرمایا ''وکان رجلا یعلم علم الغیب '' خضر علم غیب جانتے تھے قرآن عظیم میں فرمایا ''وعلمناہ من لدنا علما ''۔ تفسیر بیضاوی میں ہے ''وھو علم الغیب '' یعنی رب عزوجل اس آیۂ کریمہ میں یہ فرماتا ہے کہ ہم نے خضر کو علم غیب دیا، قرآن وخضر پر تو اسمٰعیلی شرک کا حکم ظاہر ہے موسیٰ پر یوں کہ اسے سنا اور قبول کیا ورنہ کشتی کا تختہ توڑ دینے اور بے اُجرت دیوار سیدھی کر دینے پر انکار فرمایا تھا اسمٰعیلی خاص شرک کی بول پر یوں چپ رہتے۔

یعقوب ویوسف علیہما الصلاۃ والسلام پر اسمٰعیلی شرک کا فتویٰ

قرآن کریم میں ہے ''وخروا له سجداً '' یعقوب اور ان کی بی بی اور گیارہ بیٹے سب یوسف کے لیے سجدے میں گرے علیہم الصلاۃ والسلام اور تفویت الایمان کی عبارت فصل ۲ میں گزری کہ یہ ہر طرح شرک ہے۔

عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر اسمٰعیلی شرک کے فتوے

قرآن حکیم میں ہے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ''ابرئ الاکمه والابرص و اُحی الموتی باذن اللہ '' مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو میں تندرست کر دیتا ہوں اور مردے میں جلاتا ہوں اللہ کے اذن سے، تفویت الایمان صفحہ ۱۱ جلانا

اورتندرست کرنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیا کی بھوت کی یہ شان نہیں جوکوئی کسی کوایسا تصرف ثابت کرے وہ مشرک ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کوایسی قدرت بخشی ہے ہرطرح شرک ہے افسوس کہ مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے باذن اللہ کہنے نے بھی کام نہ دیا کیونکہ ہرطرح شرک ہے اسمٰعیل کے رسالۂ منصب امامت اور فتوائے گنگوہی صفحہ ۲۴ میں ہے عالم وجود میں بندۂ مقبول سے تصرفات ماننا اگرچہ بحکم خدا مانے محض کفر ہے اور اسمٰعیل کا یہ لفظ کہ اپنی خواہش سے مارنا جلانا الخ...... اس کے یہ معنی نہیں کہ بے ارادۂ خدا اپنے مستقل ارادے سے کہ یوں تو بہ عطائے الٰہی جلانا وغیرہ شرک نہ رہے گا اور وہ کہہ چکا ہرطرح شرک ہے بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ ان کا فعل ارادی سمجھے تو مطلقاً مشرک، بلکہ وہ نرے پتھر ہیں جس کو نہ کچھ اختیار نہ فعل اس کا فعل دیکھو رسالہ منصب امامت میں اس کی اور فتاوے میں گنگوہی صاحب کی عبارت اور دونوں کی اور صاف تصریحیں کہ نمبر ۲۸ میں گزریں وہیں حضرت مسیح پر اسمٰعیلی چوتھا شرک بھی بیان ہوا۔

آدم وحوا علیہما الصلاۃ والسلام پر اسمٰعیلی شرک کا فتویٰ

جامع ترمذی شریف وغیرہ کی حدیث ہے کہ آدم وحوا علیہما الصلاۃ والسلام نے اپنے بیٹے کا نام عبدالحارث رکھا حارث کا بندہ۔ اور نمبر ۶۳ میں تفویت الایمان کی عبارت گزری کہ عبدالنبی نام رکھنا بھی شرک ہے اور ایسے شخص کا دعوائے مسلمانی جھوٹا عبدالحارث تو عبدالحارث۔

(۸۰تا۸۸)

عبد عزیز و ولی اللہ کو — شرک کی دلی دکھاتے یہ ہیں
شیخ مجدد صاحب پر تو — سب سے سوا غراتے یہ ہیں
آپ پہ ڈھالیں باپ پہ ڈھالیں — کون ہے جس کو بچاتے یہ ہیں
حاجی امداد اللہ کو بھی — شرک مدد پہنچاتے یہ ہیں

تھانوی قاسم گنگوہی کو — شرک کے تھان بندھاتے یہ ہیں
قد یصدق خوداور یہ تینوں — چار پہ سچ ڈھلکاتے یہ ہیں
شرک فقہی کفر کلامی — باہم بانٹتے کھاتے یہ ہیں

تکمیل ۴۲: اسمٰعیلی ان شرکوں کی بوچھار ایک ایک بڑے پر بڑی بھرمار اس کا شمار اور بھی دشوار، بعض کا بطور نمونہ اظہار۔

شاہ عبدالعزیز صاحب پر اسمٰعیلی شرک کے فتوے

شاہ صاحب کے دوشرک نمبر ۶۸ میں گزرے کہ توریت وزبور کی ان آیتوں پر ایمان لائے جن میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمام عالم کا اپنی مُرادوں کی بھیک مانگنا، گڑگڑا، گڑگڑا کر ان کی طرف ہاتھ پھیلانا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مالکِ کُل ہونا ہے۔

(۳) شاہ صاحب تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں بعض اولیا کو بعد انتقال بھی دنیا میں تصرف کرنا عطا ہوتا ہے۔ (۴) وہ اس حال میں بھی دنیا کی طرف متوجہ ہیں۔ (۵) فیض دیتے ہیں۔ (۶) حاجت مندان سے اپنی حاجتیں مانگتے اور پاتے ہیں۔ (۷) وہ مشکلیں حل فرماتے ہیں۔ (۸) تحفۂ اثناعشریہ میں فرماتے ہیں تمام اُمت مولیٰ علی اوران کی اولاد کرام کو پوجتی ہے۔ (۹) جس طرح پیروں کی پرستش کرتی ہے۔ (۱۰) عالم کے کاروبار کوان کے ارادے سے وابستہ مانتی ہے۔ (۱۱) ان کے نام کی نذر کا معمول ہے۔ (۱۲) سب اولیا کے ساتھ یہی معاملہ ہے ان پر تفویت الایمان کے احکام شرک اوپر گزرے ایک چوٹی کا یہاں بھی سن لیجیے صفحہ ۸، ۹ پیغمبر خدا کے وقت کے کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہ جانتے تھے مگر یہی پکارنا اور نذر نیاز کرنی اور ان کو اپنا سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر وشرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو اسے اللہ کا بندہ ومخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے شاہ صاحب تو ابوجہل کے برابر مشرک ہوئے ہی مگر وہ تو ساری اُمت کو اسی بلا میں مبتلا بتاتے ہیں تو ساری

اُمت ابوجہل کے برابر مشرک ہے جبھی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا کہ دنیا بھر میں کوئی مسلمان نہ رہا۔

شاہ ولی اللہ صاحب پر اسمٰعیلی شرک کے فتوے

شاہ ولی اللہ کی کتاب انتباہ سے ظاہر کہ وہ خود اور ان کے بارہ ۱۲ اساتذۂ حدیث و پیرانِ سلسلہ اس نادِعلی کی سندیں لیتے اجازتیں دیتے وظیفہ کرتے:

نادِ علیاً مظھر العجائب تجدہ عونا لک فی النوائب کل ھم وغم
سینجلی بولایتک یا علی یا علی یا علی

علی کو پکار جن سے عجیب عجیب کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں تو انہیں مصیبتوں میں مددگار پائے گا ہر غم و پریشانی اب دور ہوتی ہے آپ کی ولایت سے یا علی یا علی یا علی۔ یہ فرمائشی تین شرک ہیں۔

(۴، ۵) اسی انتباہ میں کشفِ قبور کے لیے فرماتے ہیں جب مقبرہ میں جائے دوگانہ ان ولی کی روح کے واسطے ادا کرے پھر فاتحہ پڑھ کر سات دفعہ طواف کرے پھر مزار کی پائنتی جا کر رخسارہ رکھے تفویت الایمان صفحہ ۱۲ طواف کرنا ایک پتھر کو بوسہ دینا اس کی دیوار سے اپنا منہ ملنا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے بتائے ہیں جو کسی پیغمبر یا بھوت کو کرے اس پر شرک ثابت ہے۔

حضرت شیخ مجدد صاحب پر اسمٰعیلی شرک کے فتوے

حضرت شیخ مجدد کے مکتوبات جلد ۲ مکتوب ۳۰ صفحہ ۴۶ میں ہے۔ (۱) تصورِ شیخ کا ایسا غلبہ کہ نمازوں میں صورت شیخ کو سجدہ معلوم ہو اور ہر چند یہ خیال ہٹانا چاہے نہ ہٹے یہ دولت ہزاروں میں ایک کو ملتی ہے جو سعادت مند ہو۔ (۲) ہر حال میں شیخ کو اپنے اور خدا کے بیچ میں رکھو۔ (۳) نماز و غیر نماز میں ہر وقت شیخ کی طرف متوجہ رہو اوّل و سوم پر تفویت الایمانی احکام اوپر معلوم دوم پر کہتا ہے صفحہ ۴۲ یہ نہیں سمجھتا کہ پیرو پیغمبر تو اس سے دور ہیں اور اللہ نہایت نزدیک، سو یہ ایسا ہے کہ ایک رعیتی بادشاہ کے

پاس ہے بادشاہ اسی کی سنے کو متوجہ پھر وہ کسی امیر وزیر کو دور سے پکارے کہ میری طرف سے فلانی بات عرض کر دے سو وہ اندھا ہے یا دیوانہ یہ خطاب چھنٹ رہے ہیں ان کو جنہیں اپنا پیر طریقت و سردار سلسلہ کہتا ہے۔ (۴، ۵) مکتوبات جلد اوّل مکتوب ۳۱۲ صفحہ ۴۴۸، ۴۴۹ اشارۂ سبابہ میں حدیثیں بہت سی آئی ہیں اور فقہی روایتیں بھی ہیں مگر فتویٰ کراہت پر ہے ہم مقلدوں کو نہیں پہنچتا کہ حدیثوں پر عمل کر کے اشارے کی جرأت کریں اشارہ نہ کرنا ہمارے اگلے علما کی راہ و رسم ہے تفویت الایمان صفحہ ۴۲ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا انہیں باتوں میں ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کی ٹھہرائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے اس پر شرک ثابت ہے ایضاً جو کوئی حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے شرک ہے۔

خود اپنی ذات اور اپنے پیر پر اسمٰعیلی شرک کے فتوے

حضرت شیخ مجدد و شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحبان کے ۲۲ شرک کہ بطور نمونہ گزرے سب اس کے اور اس کے پیر کے شرک ہیں کہ یہ انہیں کے سلسلہ میں داخل، انہیں کے غلام، انہیں پیر و مرشد و امام و ولی جاننے والے اور جو مشرک کو ایسا مانے خود مشرک ہے پھر اسمٰعیل کا زعم ہے کہ صراطِ مستقیم اس کے پیر کا بیان اور خود اس کی تحریر ہے اس میں جا بجا تفویت الایمانی شرک برساتی کیڑوں کی طرح گجگجا رہے ہیں تو یہ اور اس کے نزدیک اس کا پیر دونوں اپنے مستقل شرکوں سے بھی مشرک مثلاً (۲۳) صراطِ المستقیم صفحہ ۳۶۔ اکابر اولیا ملائکہ کی طرح جہان کے کاموں کی تدبیر اور ان کے جاری کرنے میں کوشش کرتے ہیں۔ (۲۴) صفحہ ۶۶ بادشاہوں کو بادشاہی، امیروں کو امیری ملنے میں مولا علی کی ہمت کو دخل ہے۔ (۲۵) صفحہ ۱۱۲ ان کو اختیار مطلق ملتا ہے کہ عالم میں جو چاہیں تصرف کریں۔ (۲۶) صہ یہ اولیا کہہ سکتے ہیں کہ عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے۔ (۲۷) صفحہ ۱۵۴ اللہ تعالیٰ تمام مہم کام

انجام دینے کے لیے ان کو اپنا نائب کرتا ہے۔ (۲۸) صفحہ ۳۴ عالم کے ہست نیست
اور شریعت کے کن مکن کی تدبیر ان کے توسط سے ہوتی ہے۔ (۲۹ تا ۳۵) اُسی کے
صفحہ ۱۲۱، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۵۸، ۱۷۶۔ میں جا بجا کشف کو صحیح مانا اور وہ بھی ایسا
کہ اولیا کو زمین کے دور دراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ آسمانوں کے مکان فرشتے
روحیں ان کے مقام، جنت دوزخ، قبروں کے اندر کا حال آنے والے واقعات کھل
جاتے ہیں عرش فرش سب میں ان کی رسائی ہوتی ہے لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں
وہ اپنے اختیار سے زمین و آسمان میں جہاں کا چاہیں حال دریافت کرلیں اور ان
سب باتوں کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اس شخص اور اس کے پیر نے بتائے
کہ یوں کرو تو یہ رتبے مل جائیں گے، یہ کشف بہ اختیار ہاتھ آئیں گے، اصل
عبارتیں کوکبۂ شہابیہ میں دیکھیے اس پر تفویت الایمان کی چار عبارتیں نمبر ۶۵ میں سن
چکے۔ (۵) صفحہ ۳۲ جو کچھ اللہ بندوں سے کرے گا دنیا خواہ قبر خواہ آخرت میں اس کی
حقیقت کسی کو نہیں معلوم نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔ (۶) صفحہ ۷۰ شرک
سب عبادتوں کا نور کھو دیتا ہے کشف کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں۔

۳۵ شرک امام الوہابیہ اور اس کے پیر میں مشترک ہوئے اور اسمٰعیل کا ایک
خاص حقیقی شرک نمبر ۶ میں گزرا تو اسمٰعیل کے ۳۶ شرک ہوئے اور گننا ہی کیا وہاں عمر
بھر یہی کمایا۔ ع ما علی مثلہ یعد الخطاء۔

حاجی امداد اللہ صاحب پر اسمٰعیلی شرک کا فتویٰ

حاجی امداد اللہ صاحب کا رسالہ نفحۂ مکیہ ترجمہ شمائم امدادیہ صفحہ ۱۳۵ عباد اللہ کو
عباد رسول کہہ سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''قل یا عبادی الذین اسرفوا
علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ'' مرجع ضمیر متکلم کا آں حضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ یعنی اللہ عزوجل حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ تم
سب کو اپنا بندہ کہو اور ان سے یوں ارشاد فرماؤ کہ اے میرے گنہگار بندہ میرے رب

کی رحمت سے ناامید نہ ہو، کتنا بڑا بھاری اسمٰعیلی شرک ہے وہ تو ایک شخص کا نام
عبد النبی رکھنے پر جھوٹا مسلمان اور سچا مشرک کہہ رہا تھا یہاں تمام جہان عبد النبی و بندۂ
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے الحمد للہ ہے یوں ہی ولو کرہ الکافرون ۔
پڑے برا مانیں کافر، طرفہ یہ کہ جناب اشرفعلی تھانوی صاحب اسمٰعیلی چمر توحید کو بھول
شرک پر پھول، سونے میں سہاگہ عبارت مذکور، پر یوں حاشیہ چڑھاتے ہیں قرینہ
بھی اسی معنی کا ہے۔ آگے فرماتا ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ اگر مرجع اس کا اللہ
ہوتا تو فرماتا من رحمتی تاکہ مناسبت عبادی کی ہوتی اے تو واہ رے تیرا قرینہ یہ
قرینہ ہے یا مادر شرک کا فرزند نرینہ۔

اشرف علی تھانوی صاحب پر اسمٰعیلی شرک کے فتوے

تھانوی صاحب کا ایک بھاری شرک ابھی گزرا اور ایک نمبر ۴۹ میں اور اسمٰعیل
کے ۳۶ شرک بھی بحکم امامت ان پر سوار اور اسی علت سے گنگوہی صاحب کے گیارہ
مستقل شرک کے بھی زیر بار تو تھانوی صاحب ۵۱ شرک میں گرفتار۔

قاسم نانوتوی صاحب پر اسمٰعیلی شرک کے فتوے

نانوتوی صاحب کا ایک شرک نمبر ۲۸ دوسرا نمبر ۴۹ میں گزرا اور بعلت امامت
اسمٰعیلی چھتیس بھی ان پر جلوہ زا تو نانوتوی صاحب کے ۳۸ شرک ہوئے۔

رشید احمد گنگوہی صاحب پر اسمٰعیلی شرک کے فتوے

گنگوہی صاحب کے دو شرک نمبر ۲۸، ۴۹ میں گزرے اور ۱۰ نمبر ۴۸ میں۔
اسی علت سے اسمٰعیلی ۳۶ مل کر ۴۸ ہوئے اور دو حقیقی شرک ان کے ذاتی اقوال میں
آتے ہیں تو گنگوہی صاحب کے ۵۰ شرک ہوئے اور حاشا یہ صرف نمونہ ہیں ورنہ ان
صاحبوں کے شرک و کفر کا شمار سخت دشوار۔

(۹۹، ۱۰۰) مورچھل اس کی قبر پہ جھلتے   نم گیرہ تنواتے یہ ہیں

تکمیل ۴۳۔ اقول اللہ عزوجل پر وہابیہ کے افترائے نہیں، ہاں اچنبا ان دو عبارتوں کا

ہے جو امام الوہابیہ نے گڑھیں اور دوسرے کے لیے ان کے کرنے کو عبادتِ الٰہی میں
اس کا شریک کر دیتا کہا قبر پر مورچھل جھلنا اور قبر پر شامیانہ کھڑا کرانا اولاً ذرا پوچھیے تو
کہ آج تک کوئی مسلمان یا نہ سہی تم خود ان عبادتوں سے کبھی مشرف ہوئے ہو۔
ثانیاً۔ قبر جانے دو صرف مورچھل جھلنا شامیانہ تاننا کہاں کی عبادت ہے اور اللہ
عزوجل نے ان کا کب حکم دیا ہے شاید تمہارے پیر کی وحی میں اترا ہو۔
ثالثاً۔ کیا قبریں ہی خدا کی شریک نہیں زمین اور زندہ آدمی شریک ہو سکتے ہیں تو
مورچھل جسے جھلا جائے اور شامیانہ جس مکان یا میدان میں تانا جائے شرک لازم تو
دنیا بھر مشرک ٹھہری اور تم خود اور گنگوہی، نانوتوی، تھانوی، دیوبندی سارے کے
سارے کہ اپنے مدرسے کے جلسے میں ضرور شامیانہ تنواتے ہوں گے اور گرمی میں
مورچھل نصیب نہیں تو پنکھا تو جھلواتے ہوں اور جھلوانے ہی پر کیا ہے عبادت کا فعل
خود اپنے لیے کرنا کب شریک نہیں اب بتاؤ تم میں کون مشرک نہیں۔

(۱۰۳) جو اک پیڑ کے پتے گن دے ‏ اس کو خدائی تھماتے یہ ہیں

تکمیل ۴۴: اقول جب کسی درخت کے پتے جاننا خاص اللہ ہی کی شان ٹھہری جس
میں کسی مخلوق کو دخل نہیں تو اگر کوئی محنت کر کے گن دے تو وہ خدا ہو گیا کیونکہ غیب
خاص بخدا کی طرف کسی حیلہ سے مخلوق کو راہ ناممکن لیکن اس نے جان لیا تو یہ ضرور
اسمٰعیل کا خدا ہے۔ ایک بہی (امرود) کے پتے جان لینا کچھ دشوار نہیں اور کیلا ہو یا
ڈھاک کے تین پات جب تو خداؤں کی گنتی ہی نہ رہے گی، اصل بات یہ ہے کہ
محبوبانِ خدا خصوصاً سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے جلن ہے ان کا نام
آیا اور شرک نے منہ پھیلایا۔

(۱۰۴ تا ۱۰۶) حق سے ہاتھ میں ہاتھ ملا کر ‏ پیر کو باتیں کراتے یہ ہیں
یوں گھل مل کے کلام حقیقی ‏ یارانہ گنٹھواتے یہ ہیں
لیکن شاہ و رسل کے حق میں ‏ قاہر محض بتاتے یہ ہیں

کمیل ۴۵: اقول مسلمانو! وہی خدا کہ اپنے پیر سے جس کے یہ یارانے لکھے رسولوں
ےحق میں ایسا قہار محض بنا دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم کی
بت فرماتا ہے ''یجادلنا فی قوم لوط'' ہم سے جھگڑنے لگا قوم لوط کے حق
ں۔ زکریا علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے کی بشارت دی عرض کی اے
برے رب میرے بیٹا کہاں سے آئے گا میں بوڑھا اور بی بی بانجھ۔ فرمایا ہمارا یوں
ں ارشاد ہے، عرض کی تو اس کی مجھے کوئی نشانی دے ابونعیم کی حدیث میں عبداللہ بن
سعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں
نے ایک آواز سنی جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے دریافت فرمایا یہ کون ہیں؟
رض کی موسیٰ۔ میں نے فرمایا کس سے بات کر رہے ہیں؟ عرض کی اپنے رب سے۔
یں نے فرمایا 'ایرفع صوته علی ربه' کیا اپنے رب پر چلاتے ہیں؟ عرض کی 'ان
للہ تعالیٰ قد عرف له حدته' ان کا رب جانتا ہے کہ مزاج کے تیز ہیں۔ مسند
الفردوس کی حدیث میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہے جب
رب عزوجل نے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ تمہیں اتنا دوں
گا کہ تم راضی ہو جاؤ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: 'اذن لا ارضی
ر واحد من امتی فی النار' تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک اُمتی بھی دوزخ
یں ہوا۔ نیز یہ حدیث ابونعیم نے حلیہ میں، علی مرتضیٰ اور خطیب نے تلخیص المتشابہ
یں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے وقفاً روایت کی، زرقانی میں فرمایا
'مرفوع حکما اذلا مدخل للرای فیه' مسلمانو یہ ہیں اللہ کی بارگاہ میں
محبوبوں کی عزتیں، عظمتیں، وجاہتیں بے نہایت حمد اس کے وجہ کریم کو اور بے شمار
درود و سلام اس کے محبوبوں پر اور کروڑں لعنت ان کی توہین کرنے والوں پر والعیاذ
باللہ تعالیٰ۔

(۱۰۷) کذب الٰہی ممکن کہہ کر ‏ دین و یقین سب ڈھاتے یہ ہیں

تکمیل ۴۶: وہابیہ کا یہ مسئلہ طشت از بام ہے اس کے رد بہت رسائل میں ہو چکے اور بفضلہٖ تعالیٰ سبحن السبوح نے تو ان کے منہ میں پتھر دے دیا مسلمانوں کے سمجھ لینے کو اتنا ہی بہت ہے کہ جب خدا کا جھوٹ بولنا بھی ممکن ہوا تو اب اس کی کس بات کا اعتبار رہا۔ **اقول** اب تمہارے نزدیک کیوں کر ثابت ہوا کہ قرآن میں جھوٹ نہ بولا کیا اس پر کوئی افسر ہے جس نے روک لیا یا اس کا ڈر کیا، یا اس نے خود کہا ہے کہ میرا سب کلام سچا ہے میں نے نہ جھوٹ بولا، نہ بولوں کہا کرے جب جھوٹ بول سکتا ہے تو کیا معلوم کہ پہلا جھوٹ یہی کہا ہو، یا نبی نے کہہ دیا ہے کہ خدا کا سب کلام سچا ہے سبحان اللہ جس کے خدا کا سچا ہونا واجب نہیں جھوٹا بھی ہوسکتا ہے۔ اس نبی کا سچا ہونا کیوں واجب ہوگیا۔ کیا نبی خدا سے بھی بڑھ کر ہے۔ غرض اب نہ قرآن رہا نہ دین نہ ایمان بچا نہ یقین۔ وہابیہ و امام الوہابیہ کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے کہ ایک ہی لفظ میں تمام دین وایمان و نبی وقرآن سب پر پانی پھیر دیا۔

(۱۰۹) بالفعل ان کا خدا عیبی ہے　　پھر امکان تو گاتے یہ ہیں

تکمیل ۴۷: **اقول** اولاً یہ سخت عیب خدا کو لگایا۔ ثانیاً صاف کہا کہ خدا کاذب تو ہوسکتا تھا مصلحت کے لیے صدق لیا تو صدق الٰہی اختیاری ہوا اور ہر اختیاری مخلوق ہے اور ہر مخلوق حادث تو صدق الٰہی حادث ومخلوق ہوا یہ کفر ہے۔ **ثالثاً** وہ تو صفت کمال اسی کو مانتا ہے جس کی ضد ممکن ہو اور آلودگی سے بچنے کے لیے اس سے احتراز ہو تو تمام صفاتِ الٰہیہ حادث ومخلوق ہوئیں۔ یہ اس سے بڑھ کر کفر ہے اس کا مفصل بیان سبحن السبوح میں دیکھیے۔

(۱۱۰ تا ۱۳۲)

سوئے اونگھے بہکے بھولے　　کیا کیا گت بنواتے یہ ہیں
غفلت ظلم تھکن محتاجی　　کون سا نقص براتے یہ ہیں
کام کو اس پر مشکل مانیں　　خلق سے اس کو ہراتے یہ ہیں

کھائے بھی پھر کیوں نہیں اس کو　　موہن بھوگ چڑھاتے یہ ہیں
اف ان کے امکان کی خواری　　بھیک تک اس کو منگاتے یہ ہیں
جوڑ اور جورو ماں باپ اس کے　　بچے اس کو جناتے یہ ہیں
اس کا شریک اور خواری میں یاور　　سب کی کھیپ بھراتے یہ ہیں
ذلت و عجز و خوف کا کیا غم　　موت تک اس کو چکھاتے یہ ہیں

تکمیل ۴۸: **اقول** قرآن عظیم سے ان کی آیتیں سنئے (۱۱۰،۱۱۱)'لا تاخذہ سنۃ ولا نوم' اللہ کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ (۱۱۲،۱۱۳)'لا یضل ربی ولا ینسی۔' میرا رب نہ بہکے نہ بھولے۔ (۱۱۴)'وما اللّٰہ بغافل عما تعملون۔' اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔ (۱۱۵)'ان اللّٰہ لا یظلم مثقال ذرۃ' اللہ ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا۔ (۱۱۶)'وما مسنا من لغوب' آسمان وزمین بنانے سے ہمیں کوئی تھکن نہ پہنچی۔ (۱۱۷)'فان اللّٰہ غنی عن العالمین۔' اللہ تمام جہان سے بے نیاز ہے۔ (۱۱۸)'وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز۔' یہ اللہ پر کچھ مشکل نہیں۔ (۱۱۹)'وما نحن بمسبوقین۔' ہم سے کوئی آگے نہیں نکل سکتا۔ (۱۲۰)'وھو یطعم ولا یطعم' اللہ کھلاتا ہے اور کھاتا نہیں۔ (۱۲۱)'لا نسئلک رزقاً۔' ہم تجھ سے کچھ کھانے کو نہیں مانگتے۔ (۱۲۲)'ولم یکن لہ کفوا احد۔' اس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔ (۱۲۳)'لم تکن لہ صاحبۃ۔' اس کے کوئی جورو نہیں۔ (۱۲۴،۱۲۵)'لم یولد۔' وہ کسی سے پیدا نہ ہوا۔ (۱۲۶)'لم یلد۔' اس نے کسی کو نہ جنا۔ (۱۲۷)'لا شریک لہ' اس کا کوئی شریک نہیں (۱۲۸،۱۲۹)'ولم یکن لہ ولی من الذل' دنیا کے بادشاہ کو کبھی ذلت پہنچتی اور اس خواری میں مددگار کی حاجت پڑتی ہے اللہ ایسا نہیں۔ (۱۳۰)'لن نعجز اللّٰہ فی الارض ولن نعجزہ ھربا' ہم ہرگز زمین میں اللہ کو عاجز نہ کریں گے نہ بھاگ کر اس کے قابو سے نکل سکیں۔ (۱۳۱)'ولا یخاف عقبھا' اللہ کو ان کے پیچھا کرنے کا کچھ ڈر نہیں۔ (۱۳۲)'وتوکلْ علی

الحی الذی لا یموت ' بھروسا کراس زندہ پر جو کبھی نہ مرے گا۔

(۱۴۳تا جتنے عیب بشر کر سکتا — اپنے خدا کو لگاتے یہ ہیں
۱۵۰) اچھلے کودے کلائیں کھائے — سب کھیل اس کو کھلاتے یہ ہیں
دبکے پھولے سمٹے پھیلے — اس کو ربڑ کا بناتے یہ ہیں
مرد بھی عورت بھی خنثیٰ بھی — کیا کیا سوانگ رچاتے یہ ہیں
اپنے خدا کو محفل محفل — کوڑی ناچ نچاتے یہ ہیں
چاروں سمت اک آن میں مونھ ہو — ناچ اس کا یہ دکھاتے یہ ہیں
چومکھے برہما اور کانہا کے — آگے سیس نواتے یہ ہیں
دیو کے آگے گھنٹی بجا کر — بم اس سے بلواتے یہ ہیں
لنگ جلتہری کی ڈنڈوتیں — پوجا پاٹ کراتے یہ ہیں
کتکی اشنان اور بیساکھی — ڈبکی اس کو کھلاتے یہ ہیں
زانی مزنی اچکا ڈاکو — سارے جھولے جھلاتے یہ ہیں
کون سی خواری باقی چھوڑی — سب اس سے کرواتے یہ ہیں

تکمیل ۴۹: ان افعال پر انسانی وحیوانی قدرتیں محتاجِ بیان نہیں ڈبکنا پھولنا بلّے میں دیکھو، سمٹنا پھیلنا سانپ میں۔ مرد وعورت اپنے اپنے مخصوص اعضا سے مخصوص کام کرتے ہیں وہ ان میں جس کا کام نہ کر سکے قدرت میں اس سے گھٹے تو ضرور ہے کہ وہ عورت کے لیے مرد اور مرد کے لیے عورت ہو سکے اور جب دونوں وصف ہیں تو آپ ہی خنثیٰ مشکل ہوا۔ چار فاحشہ اگر ایک محفل میں رقص کرتی ہوں ہر ایک ایک طرف نوجوان فرض کیجیے اس میں اگر ان کا معبود ایک ہی طرف کو منہ کر کے ناچ سکے تو تین فاحشہ سے قدرت میں گھٹے ناچار واجب کہ ایک آن میں چاروں طرف منہ ہو ہندو برہما کو چومکھا مانتے اور کنہیا کو نچکیا جانتے ہیں تفویت الایمانی معبود وہابیہ نے دونوں وصف لیے، یہاں تک ڈیڑھ سو قول خود امام الطائفہ وہابیہ کے تھے آگے

ریدوں کی طراریاں ہیں۔ مریدین دو بھانت ہو گئے غیر مقلدین جن میں اب تازہ سربرآوردہ امرتسر کا ایک ایڈیٹر اخبار ہے وہ علمی مادہ اتنا ہی رکھتا ہے جتنا آج کل کی ایک اردو ایڈیٹری کو درکار ہے مع ہٰذا دوسری قسم کے بالائے طاق، خود اسی کے ہم شرب غیر مقلد اس کی گمراہی وبددینی کے معتقد اور کتاب چابک لیث نے ثابت کر دیا کہ وہ در پردۂ نام اسلام آریہ کا ایک غلام اور باہم جنگ زرگری کام۔ ہاں قابلِ ذکر دیوبندی حضرات ہیں جو حنفی بلکہ چشتی نقشبندی تک بن کر مسلمانوں کو بہکاتے ہیں۔ پھر غیر مقلدوں کا رد دیابنہ کو شامل نہیں کہ یہ کہنے کو ان سے جدا ہیں اور دیابنہ پر رد غیر مقلدوں پر رد ہے کہ وہ ان پر جی سے فدا ہیں خود امرتسری کو اپنے اور ان کے ملۃ واحدہ ہونے کا اقرار ہے اور ان کے حامی سُنّت ناصر ملت ہونے کا اظہار ہے لہٰذا ان کی خبر گیری اصل کار ہے **وباللّٰہ التوفیق**، ابتداً اقول از ناب دیوبند مثل مدرس اوّل مدرسہ دیوبند محمود حسن صاحب وغیرہ کو ذکر کیا ہے اگرچہ وہ بھی در پردہ ساختہ پرداختہ ان کے اصول ہی کا ہے پھر ان کے اقانیم ثلاثہ عالی جناب رشید احمد گنگوہی صاحب وجناب قاسم نانوتوی صاحب وخلف الکل جناب اشرفعلی تھانوی صاحب کی باری ہے اور نگاہ انصاف سے دیکھنے والے کے لیے مژدۂ توفیق باری ہے۔ **وھو المعین وبہ استعین۔**

بیس اضافۂ دیوبندیان

(۱۵۸) کھکل عیبی پوچ خدا کو — پوجتے اور پجواتے یہ ہیں

تکمیل ۵۰: اقول آدمی کا شراب پینا یہی ہے کہ باہر سے اپنے جوف میں مونھ کی راہ سے شراب داخل کرے اور ان کا عقیدہ ہے کہ خدا بھی ایسی شراب خواری کر سکتا ہے کہ بندہ جو کچھ کرے، خدا اپنے لیے کر سکتا ہے۔ اب اگر ان کا خدا جوف دار کھکل نہ ہوا تو شراب کاہے میں داخل کرے گا، مونھ کا چھید نہ ہوا تو شراب کاہے سے پیے گا۔ تف ہے ایسے جھوٹے معبود اور اُس کے عابدان مردود پر۔ اب معلوم نہیں کہ وہ تند

شراب ان کے خدا کی طاقت بڑھا کر پیٹ ہی میں پڑی گن لایا کرے گی یا اُس کا فضلہ مونھ کی راہ تے ہو جائے گا یا کوئی اور سوراخ بھی ہے جس سے باہر آئے گا۔ دیو بندی صاحبوں سے اس کا فتویٰ مطلوب ہے۔

۱۶۰ لاکھوں کروروں خدا کے پجاری پھر توحید مناتے یہ ہیں

تکمیل ۵۱: یہ تصریح اگرچہ چھاپی ان بزرگوار خلیفۂ اعظم گنگوہی صاحب نے مگر اس کے قائل سارے کے سارے دیوبندی اور سب وہابی ہیں کہ یہی اُن کے امام الطائفہ اسمٰعیل کی دلیل ذلیل کا حکم ہے کہ خدا اس پر قادر نہ ہو تو آدمی سے قدرت میں گھٹ رہے۔

دم ہے محمود حسن صاحب، خلیل احمد صاحب، تھانوی صاحب وغیرہم کسی دیوبندی یا وہابی مقلد یا غیر مقلد میں کہ اسمٰعیلی دلیل بنانے اُس پر سے یہ بھاری کفر اُٹھانے کو اس کا جواب لا سکے اپنے کروروں خداؤں میں سے ایک بھی گھٹا سکے۔ **کذلک العذاب و لعذاب الاٰخرة اکبر لو کانوا یعلمون.**

۱۶۱ سب خبریں قرآن کی جھوٹی پڑنی روا ٹھہراتے یہ ہیں
اب تو الوہیت بھی سدھاری ڈھول سے کھال گنواتے یہ ہیں

تکمیل ۵۲: گنگوہی صاحب نے جس طرح براہین قاطعہ انبیٹھی کے نام سے تصنیف کی جس کا پردہ خود اُن کے محرر نے کھول دیا۔ فتاویٰ گنگوہی حصہ ۲، صفحہ ۱۲ از محمد یحیٰی حضرت کی کتاب براہین قاطعہ میں یہ بحث مدلل ہے پھر مرثیہ گنگوہی کے آخر میں اسے صراحۃً تالیفاتِ گنگوہی میں گنا۔ یوں ہی تنزیہ الرحمٰن کے رد کرنے کو یہ رسالہ تقدیس القدیر ایک اور شخص کے نام سے شائع کیا۔ یہ شدید کفر اُس میں ہے اولاً صاف تصریح کہ یہ کلام اللہ کہ ہم پڑھتے ہیں اس کا جملہ جملہ جھوٹا ہوسکتا ہے۔ مسلمان جانتے ہیں کہ اُس کے کسی ایک جملے کو بھی ایسا سمجھنا قطعی کفر ہے۔ **واقول ثانیاً** جھوٹ وہی بات ہوسکتی ہے جو فی نفسہٖ جھوٹ ہو، سچی بات کبھی جھوٹ نہیں ہوسکتی تو فقط جواز

نہیں بلکہ قرآن کا جملہ جملہ فی الحقیقت جھوٹ ہوا۔ **واقول ثالثاً** جواز ہی دیکھیے تو اس کے جملوں میں ھو اللہ بھی ہے یعنی وہ اللہ ہے اس کا کذب بھی ممکن ہوا یعنی جائز ہے کہ وہ اللہ نہ ہو اور جس کا اللہ نہ ہونا جائز اُس کا اللہ نہ ہونا واجب کہ اللہ کا اللہ نہ ہونا ہرگز جائز نہیں ہوسکتا تو ثابت ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک اللہ اللہ نہیں اور قرآن کریم معاذ اللہ بالفعل جھوٹا ہے اور کیا کفر کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔ **انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔** یہ ہے گنگوہی دھرم۔

۱۶۴ و رب کا غضب ہو وحی سے پہلے کس کو ضال بتاتے یہ ہیں
۱۶۵ بلکہ کہا ایمان سے خالی لعنت ہو کیا گاتے یہ ہیں

تکمیل ۵۳: جن آیتوں کا دھوکا دے کر گنگوہی صاحب نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ شدید گالیاں دیں اُن کے معانی کی تحقیق شفا شریف امام قاضی عیاض و مواہب شریفہ امام احمد قسطلانی و مدارج شیخ محقق و تفاسیر علمائے معتمدین میں دیکھیے یہاں اتنا کافی کہ ایمان سے مراد احکام تفصیلیہ ہیں کہ ان کا علم وحی سے ہوا اور نہ محال ہے کہ کوئی نبی قبل از وحی مؤمن نہ ہو وہ پیش از وحی بھی نہ صرف ایمان بلکہ اُس اعلیٰ درجۂ ولایت کبریٰ پر ہوتے ہیں کہ نہایت مدارجِ اولیا ہے اور ضال زبانِ عرب میں کمال محبِّ محبت میں سرگشتہ کو کہتے ہیں۔ خود ابنائے یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے والد کریم نبی اللہ کی نسبت دو بار یہ لفظ بمعنی شدتِ محبت یوسف علیہ الصلاۃ والسلام استعمال کیا **ان ابانا لفی ضلٰل مبین o تاللّٰہ انک لفی ضللک القدیم o** زنانِ مصر نے کہ اُس وقت تک ہدایت وضلالت جانتی ہی نہ تھیں بوجہ عشق حضرت یوسف یہی لفظ حضرت زلیخا کو کہا **قد شغفھا حبا انا لنرٰھا فی ضلٰل مبین o** ان تینوں آیتوں میں ضلال قطعاً بمعنی شدتِ محبت ہے یوں ہی اُس چوتھی میں تو معنی کریمہ یہ ہوئے کہ اللہ عزوجل نے تمھیں اپنی محبت میں والہ و شیفتہ پایا تو تمھیں اپنے وصال کی طرف راہ دی۔ مگر گمراہ بے ایمان کو سوا گمراہی و بے ایمانی کے

کیا سوجھے قاتلھم اللہ انی یؤفکون o اور ایک ظلم یہ کہ ان دو آیتوں کے ساتھ کریمہ و ان کنت من قبلہ لمن الغفلین o بھی شمار کردی اور اُسے معاذ اللہ ایمان سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غفلت قرار دیا حالانکہ وہاں ذکر قصۂ یوسف علیہ الصلاۃ والسلام کا ہے کہ وحی سے پہلے تم اس سے آگاہ نہ تھے۔ نفس آیت اس پر دلیل ہے نحن نقص علیک احسن القصص بما اوحینا الیک ھذا القراٰن وان کنت من قبلہ لمن الغفلین o اپنا کذب چھپانے کے لیے شروع سے آیت کتر لی یہ قرآن کریم میں خیانت و تحریف ہے واللہ لا یھدی القوم الظلمین o

۱۶۶ مرسل لا ثانی کا ثانی گنگوہی کو بناتے یہ ہیں

تکمیل ۵۴: اس شعر نے صفحہ ۱۴ میں ان کی ایک گول بیت کا بھی پردہ کھول دیا کہ ؎

جہاں تھا آپ کا ثانی وہیں جا پہنچے خود حضرت
کہیں کیونکر بھلا کس منہ سے مولانا تھے لا ثانی

یہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ رشید احمد ثانی بتایا ہے، یہ اُس سے اخبث کفر ہے اور اسی کا اشارہ اس کی متصل بیت میں ہے ؎

دلوں کو جھانکتے ہیں اپنے اور سب مسکراتے ہیں
کہا جب میں نے مولانا رشید احمد تھے لا ثانی

بتا دیا کہ یہ کوئی ایسی ہی بات ہے جسے زبان تک صاف نہیں لاسکتے، دل ہی دل میں سمجھ کر مسکراتے ہیں کہ رشید احمد لا ثانی کیونکر ہوا اُس کا ثانی تو بانی اسلام ہے، یہ نہ تھا تو دلوں کو جھانکنے اور مسکرانے کے کیا معنی تھے۔ ہاں شعر اوّل میں ایک تاویل معقول ہے، جو اُسے کفر سے اسلام خالص کی طرف لے آئے، بشرطیکہ آپ پسند کریں اور اجازت دیں۔ ثانی بمعنی طرف ثانی یعنی ضد و مقابل ہے اور ہُبل سے بھی یہی ثانی مراد اور اہلِ اھوا اُس کے معتقدین۔ کافر کی روح بھی اولاً طرف آسمان

جاتی ہے جس کی طرف لفظ اُٹھا مشیر ہے۔ آسمان کے دروازے بند کر لیے جاتے ہیں کہ یہاں تیری جگہ نہیں، اُسے نیچے پھینکتے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر معتقدین چیخ رہے ہیں اُعْلُ ھُبل اے ہبل اوپر کو، اے ہبل اوپر کو۔ مگر ہبل ایک نہیں سنتا، نیچے ہوتا ہوا اسفل سافلین پہنچتا ہے۔

۱۶۷ قبر ہے طور وہ رب یہ موسیٰ کیسے جنون پکاتے یہ ہیں

تکمیل ۵۵: اس کفر صریح کو نادان بن کر ٹالا ہے، یعنی پاگل ہیں والپاگل مرفوع القلم یہ ہے حقیقی گور پرستی۔ وہاں شاید ایک وجہ شبہ خیال کی ہو طور پر تجلی نار کی تھی کہ انس من جانب الطور نارا، اگر نار ہی گور گنگوہی صاحب میں دیکھ کر حواس باختہ ہو کر یہ تشبیہ گڑھی ہو تو پگلیت جائے دارد۔

۱۶۸ و اس کے کالے غلاموں کو یوسف پاجی پن یہ دکھاتے یہ ہیں

۱۶۹ عبد نبی شرک اندھی کے بندے بن کے بہت اٹھلاتے یہ ہیں

تکمیل ۵۶: اقول اولاً۔ دنیاوی معاملات میں بنی نوع انسان میں سب سے ذلیل تر غلام ہے وہ بھی کالا حبشی۔ آزاد شخص کیسا ہی پاجی سا پاجی ہو غلام ہونے کو اپنی توہین سمجھے گا تو اس انتہا درجے کے پاجی پن کو اس مرثیہ گو نے کہاں جا کر ملایا، یہ نبی اللہ کی توہین ہے۔ ثانیاً اگر آج کل کسی کے غلاموں کو کہیے کہ اُس کا ایک ایک چھوکری بچہ رشید احمد ثانی ہے تو کیا اسے رشید احمد کے لیے روا رکھیں گے، ہرگز نہیں۔ مگر ان کے یہاں سب سے کم قدر اللہ کے رسول ہیں، اُن کے ساتھ جیسا چاہیں کھیلتے ہیں۔ ثالثاً طرفہ یہ کہ عبد النبی شرک۔ عبارت نمبر ۶۶ میں گزری اور عبد الگنگوہی آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک۔ یہ کیسا شرکِ اخبث ہے۔

۱۷۰ اس کو مُحیی و مُبقی کہہ کر عیسیٰ کو چونکاتے یہ ہیں

تکمیل ۵۷: اقول مسلمان ذرا ان تیوروں کو دیکھیں کہ ہمارے گنگوہی نے مُردے

زندہ کیے، زندے مرنے نہ دیے۔ ذرا ابنِ مریم یہ مسیحائی دیکھیں۔ رسول اللہ پر کیسی کھلی طنز ہے۔ جو کسی کمال میں مشہور ہو دوسرے کا کمال اُسے دکھانا کہ ذرا اسے دیکھیے اس میں غالب دو پہلو ہیں، اوّل تفضیل کہ دیکھو تم سے بہتر اس نے کرلیا، دوم اس کے دعویِ یکتائی کا رَدّ عام ازیں کہ وہ دعویٰ مطلق ہو یا اس دوسرے کے مقابل کہ تم آپ ہی کو سمجھتے تھے یہ دیکھو دوسرا بھی جو یا تم تو اس کے لیے اپنا سا کمال نہ جانتے تھے یہ دیکھو اس میں موجود ہے۔ زید کاتب ہے اور عمرو کے خط کو اُس سے بہتر بتانا نہیں نہ وہ اس کی کتابت کا منکر تو اُسے عمرو کا لکھا دکھانا کیا کہ ذرا اسے دیکھیے پہلوئے اوّل میں اُس پر تفضیل ہے دوم میں اُس کے دعوے کا ابطال اور یہ دونوں یہاں کفر ہیں بلکہ یہاں پہلوئے تفضیل ہی غالب ہے کہ حضرت مسیح دیکھیے آپ کا تو ایک ہی کام تھا مُردوں کو زندہ کرنا یہاں دو ہیں مُردوں کو جلانا اور زندوں کو جیتا رکھنا۔ بہر حال ایہام میں کیا کلام۔ اب فتاویٰ گنگوہی حصہ ۳ صفحہ ۳۴ و ۳۵ ملاحظہ ہو کہ ایہام گستاخی سے خالی نہیں پس ان کا بکنا کفر۔ تنبیہ ان دونوں مرثیوں میں غلط محاوروں، غلط بندشوں، غلط تقطیعوں کے علاوہ جن سے کھلتا ہے کہ باایں بے ادراکی شعر کو تکلیف دینی اثر جنون تھی تقویت الایمانی و گنگوہی شرکوں کی بوچھار ہے اور انبیا کے ساتھ گستاخی تو اصل کار ہے مگر یہاں اسی قدر پر کہ قصیدہ نے مواخذہ کیا اقتصار ہے آگے خاص عالی جناب گنگوہی صاحب پر الٰہی محمدی مار ہے جل اللہ و علی رسولہ و الہ صلی اللہ۔

چھتیس اقوال خاصۂ جناب گنگوہی صاحب

۱۷۳ علم غیب ابلیس کو مانیں   شہ کو کہو جل جاتے یہ ہیں

تکمیل ۵۸: اقول گنگوہی صاحب نے بزعم خود مؤلف انوارِ ساطعہ مرحوم کا یہ زعم تراشا ہے کہ انہوں نے شیطان و ملک الموت میں یہ علم بتا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے لیے بر بنائے افضلیت ثابت مانا ہے۔ اس بنا پر کہا کہ مؤلف اپنے اس زعم پر بر بنائے افضلیت شیطان کے برابر تو اُن میں علم غیب ثابت کرلے۔ علم غیب کا لفظ مؤلف کے کلام میں نہ تھا اور جو علم مؤلف نے ثابت کیا اُسے خود گنگوہی نے شیطان کے لیے نصوص سے ثابت مانا اور خود اپنی طرف سے اُسے علم غیب کہا اور وہ واقعی اُن کے اور سب وہابیہ کے دھرم میں علم غیب ہے بلکہ بہت علوم غیب سے کروروں درجے زائد کہ اُن کے یہاں ایک پیڑ کے پتوں کی گنتی جان لینا علم غیب ہے، دیکھو نمبر ۱۰۳۔ ایک جلسۂ نکاح پر مطلع ہو جانا علم غیب ہے، براہین قاطعہ گنگوہی صاحب صفحہ ۴۹ فقط مجلس نکاح کے اعتقادِ علم میں کافر لکھا ہے تو علم محیط زمین تو کروروں علم غیب کا مجموعہ ہے۔ گنگوہی صاحب اسے فرماتے ہیں کہ شیطان کو علم غیب تو نص سے ثابت ہے اَوروں میں بھلا اُس کے برابر تو ثابت کردو، زیادہ ہونا تو بڑی بات ہے۔ اذناب کہتے ہیں کہ گنگوہی صاحب نے تو ذلیل و ناپاک علم شیطان کے لیے خاص کیے ہیں نہ کہ فضیلت والے سبحان اللہ۔ **اولاً** علم غیب فضیلت ہے یا ناپاک و ذلیل۔ فضیلت بھی ایسی کہ باری عزوجل کی صفات سے ہے۔ **ثانیاً** ملک الموت بھی تو شامل ہیں، کیا اُن کے علم بھی ذلیل و ناپاک ہیں **ثالثاً** خود گنگوہی صاحب اسی بحث میں لکھتے ہیں، صفحہ ۵۲ اگر فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گونہ عطا فرما دے ممکن ہے مگر ثبوت اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کیا ناپاک و ذلیل چیز میں آلودہ کرنے کو عطا کہتے ہیں؟ کیا ناپاک و ذلیل چیز کا امکان حضور کے لیے لاکھ گنا بڑھاتے ہیں۔

۱۷۶ جو اللہ کو جھوٹا مانے   صالح اس کو گناتے یہ ہیں

تا کافر، گمرہ، فاسق کیسا   کرّا لفظ بچاتے یہ ہیں

۱۸۰ شافعی و حنفی کے مانند   اس کا خلاف مناتے یہ ہیں

تکمیل ۵۹: دیکھا کہ امکانِ کذب کی ضلالت کہاں تک کھینچ کرلے گئی، قال اللہ

تعالیٰ ومن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذبا اولئک یعرضون علیٰ ربھم و یقول الاشھاد ھؤلاء الذین کذبوا علی ربھم الا لعنۃ اللّٰہ علی الظلمین ۝ اُس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے اللہ پر جھوٹ کی تہمت رکھی یہ لوگ اپنے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے اور گواہ کہیں گے یہ وہ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔ سنتے ہو اللہ کی لعنت ان ظالموں پر۔ یہ اصل فتویٰ گنگوہی کا مہری دستخطی اُن کے فتاوے کے معروف خط کا لکھا ہوا موجود ہے، اس کے عکس لیے گئے۔ ایک فوٹو سرکارِ مدینہ طیبہ میں ہے، کئی ہندوستان میں ہیں۔ اوّل بار ربیع الآخر ۱۳۰۸ھ میں خاص میرٹھ میں کہ اُس وقت انھیں کی قلمرو میں تھا چھپ کر شائع ہوا، اس پر مواخذات ہوا کیے اس کے بعد پندرہ برس گنگوہی صاحب بقید حیات رہے۔ ۱۳۲۳ھ میں مرے، کبھی نہ کہا کہ یہ فتویٰ میرا نہیں۔ اب اُن کے مرنے کے بعد اذناب منکر ہیں اور اُن کے فتاوے میں ایک فتویٰ بھی داخل کرلیا ہے کہ جو وقوعِ کذب مانے کافر ہے مگر اس سے کیا فائدہ یہ گنگوہی صاحب کی ہی تکفیر تو ہوئی، تم نے خود نہ کی، اُن کے منہ سے کرائی کہ اتم وابلغ ہو۔ لطف یہ کہ وہ فتوے ۱۳۰۷ھ کا ہے اور یہ ۱۳۰۸ھ کا تو وہ اگر تھا بھی اس سے منسوخ ہوگیا۔ مسلمانو! للہ انصاف **اولاً** اتنا عظیم اخبث گندا کفر کہ آج تک کسی ہندو، مجوسی، آریہ، یہودی نے بھی نہ بکا ہوگا کہ اُس کا معبود جھوٹا کذّاب ہے، گنگوہی صاحب کی نسبت شائع ہو اُس کے رَدّ ہوں اُس پر گنگوہی صاحب کی تکفیریں ہوں اور گنگوہی صاحب ۱۵ ربرس جییں اور اصلاً انکار نہ کریں کوئی عاقل اسے قبول کرسکتا ہے؟ اگر اس میں ایک حرف کا بھی اُن کی اصل تحریر سے فرق ہوتا جس سے اُن پر اتنا موٹا کفر آتا چیخ پڑتے، اشتہار پر اشتہار شائع کرتے کہ یہ مجھ پر افترا ہے، میرے اصل فتوے میں یہ تھا اُس کو یوں بنالیا ہے نہ کہ سارا فتویٰ۔ اتنے خبیث کفر کا کہ کسی پادری یا آریہ سے بھی اُس کی نظیر نہ ملے گنگوہی صاحب کے نام سے شائع ہو اُس پر رَدّ ہوں، تکفیریں ہوں اور گنگوہی صاحب پندرہ

برس چپ رہیں اور اُسی خاموشی کو لیے ہوئے شہر خموشاں چل بسیں۔ جب تک وہ بقید حیات رہے اہالی وموالی بھی خاموش در خوابِ خرگوش جب وہ بقید ممات ہوں تو اب یہ شگوفہ کھلے کہ فتویٰ اُن کا نہیں اس سے تو یہی آسان تھا کہ کہہ دیتے، گنگوہی صاحب تھے ہی نہیں لوگوں نے انیاب اغوال کی طرح ناحق کا ایک ہیولیٰ بنا رکھا ہے یوں نہ صرف اس کفر بلکہ تمام کفروں، ضلالتوں کا ایک ساتھ فیصلہ ہوجاتا۔ **ثانیاً** ذرا انصاف درکار

ع   نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

گنگوہی صاحب نے براہین صفحہ ۲ میں لکھا امکانِ کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں۔ پس اس پر طعن کرنا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے۔ امکانِ کذب خلف وعید کی فرع ہے۔ پھر اپنے رسالہ تقدیس صفحہ ۷۸ میں کہا جواز وقوعی میں بحث ہے صفحہ ۷۹ گفتگو جواز وقوعی میں ہے نہ جواز امکانی میں صفحہ ۲۴ جواز وقوعی کا بعض اثبات کرتے ہیں اور خود ہی جواز وقوعی کے معنی بتائے صفحہ ۱۹ مراد جواز سے دو معنی ایک جواز وقوعی جس کے وقوع سے کوئی استحالہ لازم نہ آئے ظاہر ہوا کہ قدما میں خلف وعید کے جواز وقوعی میں اختلاف ہے۔ ایک گروہ جائز الوقوع مانتا ہے جس کے وقوع میں کوئی استحالہ نہیں اس پر طعن پہلے مشائخ پر طعن ہے۔ اب اسی تقدیس کا صفحہ ۲۱ دیکھیے کذب جنس ہے اور خلف وعید ایک نوع اُس کی ہے اور یہ میزان منطق دان بھی جانتا ہے کہ ثبوت نوع سے ثبوت جنس لازم وواجب ہے پس یہ فرمانا کہ جوازِ خلف وعید کے معتقد جوازِ کذب کے معتقد نہیں طرفہ فقرہ ہے کیا پہلے علمائے متکلمین کو کوئی ایسا گمان کرسکتا ہے کہ نوع کے وجود کے قائل ہو کر جنس کے عدم کے قائل ہوں پس پُر ضروری ہے کہ وہ لوگ جوازِ کذب کے قائل ہوں گے اور یہ وہی مضمون ہے کہ ابتداءً براہین قاطعہ میں ہے کہ خلف وعید میں علمائے متقدمین کا اختلاف ہوا ہے اور امکانِ

خلف کی امکانِ کذب فرع ہے یعنی کذب جنس ہے اور خلف وعید نوع اس کی ۔ دیکھیے کیسی صاف تصریح ہے کہ اُن قدما کا مذہب یہ ہے کہ کذب الٰہی کے وقوع میں کچھ استحالہ نہیں اس پر طعن پہلے مشائخ پر طعن ہے یہ سب تمہاری مشہور چھپی ہوئی کتابوں میں ہے اسی کو اُس فتوائے گنگوہی میں یوں کہا اُس کو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہ چاہیے کیونکہ وقوع خلف وعید کو جماعت کثیرہ علمائے سلف کی قبول کرتی ہے اور واضح ہے کہ خلف وعید خاص ہے اور کذب عام ہے اور وجود نوع کا جنس کو مستلزم ہے لہٰذا وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے ۔ دیکھیے وہی مضمون، وہی دلیل ہے جواب تک تم اپنی چھپی ہوئی کتابوں میں لکھ رہے ہو فرق صرف یہ ہے کہ یہاں وقوع کذبِ الٰہی پر کوئی استحالہ نہ مانا وہاں نفس وقوع مانا دونوں کفر یقینی قطعی اجماعی ہونے میں یکساں ہیں پھر یہ فرق بھی فقط لفظوں میں ہے حقیقۃً اتنا فرق بھی نہیں خلف وعید بمعنی عفو ہے والہٰذا مجوزین اُسے اللہ عزوجل کا کرم وفضل بتاتے ہیں ۔ تقدیس میں خود اس کی تصریح ہے صفحہ ۲۳ شرط نہ ہو تب بھی خداوند کریم خلف پر قادر ہے مثلاً توبہ نہ کرے تب بھی عفو مقدور ہے ایضاً قائلانِ جواز کی طرف سے نقل کیا کہ وقوع خلف جائز ہے اس لیے کہ مغفرت عاصی مکرمت ہے اور وہ حسن ہے ۔ دیکھو عفو و مغفرت کا نام خلف رکھا اور عفو و مغفرت یقیناً واقع ہیں اور وہ اُسی فتوے کی طرح یہاں بھی صاف کہہ چکا کہ کذب جنس ہے اور خلف نوع اور یہ کہ ثبوتِ جنس سے ثبوت نوع لازم و واجب ہے تو کیسا بے پردہ کہا کہ اُن قدما کا مذہب یہی ہے کہ کذبِ الٰہی واقع ہے وقوعِ کذب کے معنی درست ہوگئے ۔ اس پر طعن پہلے مشائخ پر طعن ہے اُس فتوے نے اور کیا زہر گھول دیا جس پر ہائے وائے مچاؤ تمہاری چھپی ہوئی کتابیں ڈنکے کی چوٹ پر وہی کہہ رہی ہیں جو اُس فتوے میں ہے ۔ ثالثاً دیوبندی رسالہ اسکات المعتدی صفحہ ۳۱ تاویل سے اس شخص کا مذہب جو جواز الخلف فی الوعید کا قائل ہے نہیں بدل سکتا فتوے اُس کے باب میں مقصود ہے کہ وہ وقوعِ کذب کا قائل ہو کر کافر ہوا یا نہیں علی

ہٰذا القیاس صاحب مسایرہ نے جو اکابر اشاعرہ کا مسئلہ نقل کیا ہے وہ لوگ بھی وقوعِ کذب کے قائل ہوئے یا نہیں ان کی نسبت کیا حکم ہے دیکھیے صاف بتا رہا ہے کہ اکابر اشاعرہ اور وہ قدما وقوع کذبِ الٰہی کے قائل ہیں پھر

ع نمودار چیزیں چھپانے سے حاصل

سبحان اللہ فتوے کا وہی گنگوہی معروف خط وہی دستخط وہی مہر وہی طرزِ عبارت اور پندرہ سال تک گنگوہی سکوت اور اُن کے جیتے جی سب اذناب بھی ساکت و مبہوت اس سب پر خاک ڈالی جائے تو تمہاری کتابیں بے پردہ و بے حجاب وہی گا رہی ہیں ۔ وہی مضمون وہی دلیل پھر انکارِ آفتاب سے کیا حاصل

ع کفر نوشتہ نتواند سترد

کذلک العذاب ولعذاب الأخرة اکبر لو کانوا یعلمون ٥

۱۸۱ مجھ کو بھائی کہو کی تہمت مولیٰ تجھ پر اُٹھاتے یہ ہیں
اپنے ہی منہ ملعون ہوئے خود نار میں دار چھواتے یہ ہیں
لعن ابلیس پر اوروں کے منہ سے اپنے ہی منہ کی پاتے یہ ہیں

تکمیل ۶۰ : اللہ اکبر یہ صریح جھوٹ یہ قبیح افترا اور وہ بھی کس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افسوس **حبک الشیٔ یعمی و یصم** اسمٰعیل کی محبت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلہ میں اُس کی حمایت نے ایسا اندھا بہرا کر دیا کہ گنگوہی صاحب کو اسی حصے صفحہ ۱۴۵ کا خود اپنا لکھا نہ سوجھا کہ واضع ملعون ہے کہ فخر عالم علیہ الصلاۃ والسلام پر تہمت کرتا ہے ایضاً صفحہ ۱۲ واضع ملعون ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متواتر حدیث میں فرماتے ہیں جو مجھ پر دانستہ جھوٹ باندھے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے فتاویٰ گنگوہی حصہ ۱، صفحہ ۲۷ حدیث صحیح ہے کہ جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے اگر وہ شخص قابلِ لعن کا ہے تو لعن اُس پر پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے پر رجوع کرتی ہے ۔ یہاں گنگوہی صاحب واضع کو ملعون کہہ رہے ہیں اور

آپ حدیث وضع کر رہے ہیں تو خود ہی اپنے کو ملعون کہہ رہے ہیں اب اگر ابتداءً اس قابل تھے براہ راست پڑی ورنہ پلٹ کر بہر حال اُن کی انھیں پر رہی۔

۱۸۳ باپ کو اپنا قریب بتانا   گستاخی ٹھہراتے یہ ہیں
شاہ رسل کو بھائی کہنا   ماں کا دودھ بناتے یہ ہیں

تکمیل ۶۱: مسلمانو! سُن چکے کہ حاجی امداداللہ صاحب کی نسبت اتنا کہنے پر کہ ہم اُن سے ملے گنگوہی صاحب کیسے بپھرے حالانکہ یہ کوئی ایسا لفظ بھی نہ تھا اللہ عزوجل اپنے مقبول بندوں کا ذکر فرماتا ہے **یظنون انھم ملاقوا ربھم** انہیں یقین ہے کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من احب لقاء اللہ احب، اللہ لقاءہ** جو اللہ سے ملنے کو دوست رکھے اللہ اُس کا ملنا دوست رکھے اس پر فقہ یاد آئی کہ جو باپ کو اپنا قریب کہے عاق ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہنا کہ وہ ہمارے بڑے بھائی ہم چھوٹے بھائی یہ نہ عاق ہونا ہوا نہ بے سعادتی۔ بلکہ اس کے بنانے کو تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہتان اُٹھا کر حدیث گڑھی۔ کیونکہ یہ سب سے بڑے مذہبی باپ اسمٰعیل جی کی کہی ہوئی تھی۔ ایمان ہوتا تو یہیں سمجھ لیتے کہ وہ نا سعادت مندی تھا تو یہ بے ایمانی وہ عاق ہونا تھا تو یہ کافر ہونا مگر جب رسول کی قدر باپ سے کم بڑے بھائی کے برابر ہے تو آپ ہی یہ اعتراض عائد نہیں ہوتا کہ وہ مسئلہ تو پدر و پیر کے باب میں تھا بڑے بھائی کا رتبہ اُتنا کہاں **وسیعلمون الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون** o

۱۸۴ مٹی میں ملنا مٹی سے ملنا   ایک ہے یوں چندراتے یہ ہیں
پیٹھ رسول اللہ کو دے کر   کیسی اوندھی گاتے یہ ہیں

تکمیل ۶۲: اقول اسمٰعیل کی حمایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین درست کرنے کو کیسی صریح بے ایمانی کی کہ مٹی سے متصل ہو جانا مٹی میں ملنا کہلاتا ہے۔ حاشا محض جھوٹ اولاً ہر مکان کی دیواریں مٹی سے متصل بلکہ بنیاد تک مٹی کے اندر

داخل ہوتی ہیں پھر جب سلطانی قلعہ بن کر تیار ہو کوئی مجنون ہی کہے گا کہ سارا قلعہ مٹی میں مل گیا۔ ثانیاً روپیہ زمین پر رکھیے تو کوئی نہ کہے گا کہ روپیہ مٹی میں مل گیا اور چاندی کا برادہ خاک میں گر کر خلط ہو جائے اُسے کہیں گے کہ چاندی مٹی میں مل گئی ثالثاً گنگوہی صاحب جب زمین پر بیٹھتے ہوں گے تو اُس وقت اُن کے نیچے مٹی سے جسد مع پاجامہ ملاحق ہوتا تھا مگر کوئی نہ کہتا کہ گنگوہی صاحب مٹی میں مل گئے نہ مرنے کے بعد چندروز تک یہ کہا جاتا ہاں اب کہ ایک جگ بیت گیا اور اُن کا بدن گل کر مٹی میں خلط ملط ہو گیا اب کہا جائے گا کہ گنگوہی صاحب مٹی میں مل گئے۔ رابعاً سے اور میں میں فرق نہ کرنا کیا مطلب کے لیے بھولا بن جانا ہے۔ اگر کسی کا لٹھا گنگوہی صاحب کے پاس امانت ہو اور اُن سے گم جائے تو یہ کہا جائے گا کہ لٹھا اُن سے غائب ہو گیا یا یہ کہ لٹھا اُن میں غائب ہو گیا۔ آپ کے نزدیک دونوں طرح کہلاتا ہے کچھ اعتراض نہیں **انا للہ وانا الیہ راجعون** ان کے یہاں یہ وقعت ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کہ اُن کی شان میں گالی کو کیسے کیسے چھل پیچ سے ٹھیک کیا جاتا ہے اور پھر دعویٰ ایمان باقی ہے **سبحٰن اللہ** یہ منہ اور یہ دعویٰ۔

۱۸۵ استمداد کریں شیطاں سے   شرک نبی سے بتاتے یہ ہیں

تکمیل ۶۳: اقول اولاً شیطان سے استمداد کا جواز **ثانیاً** نبی پر اُس کی تفصیل کہ ان سے شرک اور اُس سے جائز۔ ہاں کیوں نہ ہو اوپر سُن چکے کہ شیطان ہی اُن کا حق تعالیٰ ہے۔ فتاویٰ چھاپنے والے نے یہاں چالاکی یہ کی ہے کہ سوال اُڑا دیا نرا جواب نقل کیا مگر بات مشہور ہے چھپائے کیا چھپتی **ثالثاً** شیطان سے درخواست مفید سمجھنا اُس سے فائدے کی توقع ہے اور نمبر ۳۷ میں اسمٰعیلی حکم سُن چکے کہ نفع کی امید اور سے کرنا شرک ہے۔ افسوس کہ دونوں طرف سے مارے پڑے ازیں سو راندہ وزاں سو ماندہ۔

۱۸۸ فاتحہ میں قرآں کی تلاوت   وید پڑھنت سناتے یہ ہیں

قرآں وید ہے قاری پنڈت   یہ تشبیہ جماتے یہ ہیں

تکمیل ۶۴۔ اقول اولاً قطع نظر اس سے کہ اس کا حاکی ایک وہابی اور رب عزوجل فرماتا ہے: یاایھا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کرلو۔ نہ کہ وہابی گمراہ اور وہ بھی اُس مسئلہ میں جو متعلق بہ وہابیت ہے جس میں وہ متہم ہے۔ اگر بعض ہنود ایسا کرتے ہوں تو بہت رسمیں ہندوؤں نے مسلمانوں سے سیکھی ہیں۔ یہ ثبوت تیرے ذمے ہے کہ اس کے اصل بانی ہنود ہیں۔ یہ فطری بات ہے کہ سلطنت کا رعیت، فاتح کا مفتوح پر اثر ہوتا ہے۔ مسلمان ہندوستان میں فاتح ہو کر آئے اور صدہا سال سلطان وحکمران رہے۔ ہندوؤں کے روز مرّہ میں بکثرت الفاظ عربیہ داخل ہوگئے، طرزِ معاشرت میں بھاری تبدیلیاں ہوئیں۔ اُن میں سے یہ بھی انہوں نے مسلمانوں سے لیا ہو تو کیا محال ہے۔ ثانیاً اسے اُن کا شعار کہنا صریح جھوٹ ہے۔ کسی قوم کا شعار وہ جس سے اُن کی پہچان ہو اور اُن میں اور اُن کے غیر میں اُس سے امتیاز کیا جاتا ہو۔ یہاں شعاریت اگر ہے تو وید پڑھنے سے کوئی وہابی اگر تمہاری فاتحہ میں پنڈت سے وید پڑھوائے اُسے منع کرنا کہ تو شعارِ ہنود کا مرتکب ہوا۔ مسلمانوں کا حال آپ کو معلوم نہیں وہ قرآن عظیم پڑھتے ہیں، وید پڑھنا ہنود کا شعار تھا تو قرآنِ عظیم کی تلاوت خاص شعارِ اسلام ہے۔ اس زمین و آسمان کے فرق کے بعد بھی تشبہ رہے تو روزے اور حج بھی ممنوع ہوں خصوصاً نافلہ کہ برت اور تیرتھ سے تشبہ ہوگا۔ سورج گہن اور چاند گہن کے وقت تصدق کرنا بھی ممنوع ہو کہ ہندوؤں کا شعار ٹھہرے گا۔ یہاں تو ایسا کوئی فرق بھی نہیں بخلاف فاتحہ کہ اُس میں رسم ہنود سے تشبہ اُسی کو سوجھے گا جو قرآنِ کریم و وید میں فرق نہ کرے گا یا یہ احکامِ شرعیہ از انجا کہ برخلاف حکم من تشبہ بقوم فھو منھم ہیں خلافِ قیاس ٹھہر کر مورد پر مقتصر رہیں گے۔ ثالثاً اپنا فتاویٰ حصۂ اوّل صفحہ ۷۱ یاد رہے ٹوپی نصرانیوں کی یا کرتے یا پتلون شعارِ کفر نہیں بلکہ

باس اُس قوم کا ہے اُن کا پہننا ہندوستان میں تو تشبہ ہے اور اُس ملک میں کہ وہاں مسلمانوں کا بھی یہی لباس ہے وہاں گناہ بھی نہیں کہ وہاں یہ لباس شعارِ نصاریٰ نہیں۔ سبحٰن اللّٰہ وہاں کوٹ پتلون ہیٹ تک شعارِ نصاریٰ نہیں حالانکہ بعینہٖ شئی واحد ہے اور یہاں کہ صدہا سال سے تمام مسلمانوں میں فاتحہ کا رواج ہے جسے شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ میں تمام اُمت کا معمول بتاتے ہیں شعارِ ہنود ہوگیا اور قرآن و وید کا بھی فرق معطل رہا۔ رابعاً مدرسۂ دیوبند کیوں نہ حرام و فسق و تشبہ ہنود ہوا بالکل اُن کا پاٹ شالا ہے وہی مقصد، وہی مدرس، وہی طلبہ، وہی درس، وہی سالانہ جلسے، وہی امتحان، وہی فیل پاس، وہی انعام اور اس فرق کا کیا لحاظ کہ تم قرآن مجید اور اُس کے متعلقات پڑھاتے ہو اور وہ وید اور اُس کے متعلقات۔ اس فرق نے فاتحہ میں کیا کام دیا جو یہاں دے گا۔ خامساً تمہارا امام الطائفہ صراطِ مستقیم میں اجتماع طعام و قرآن خوانی کو بہتر لکھ گیا کہ میت کو ثواب پہنچانا کھانے پر موقوف نہ رکھیں ہاں میسر ہو تو بہتر ورنہ صرف فاتحہ و قل کا ثواب سب سے اعلیٰ ہے اور اپنے رسالۂ ذبیحہ مندرجہ زبدۃ النصائح صفحہ ۱۰۵ میں کہتا ہے اگر بکرا گھر میں پالے تاکہ اُس کا گوشت اچھا ہو اُسے ذبح کرکے پکا کر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فاتحہ پڑھ کر کھلائے کچھ حرج نہیں۔ اب اُسے حرام کی طرف منسوب کرو، تشبہ ہنود کی آگ میں جھونکو۔ آپ کے نزدیک یہ کیسا پنڈت بنا ہوا کھانے پر وید پڑھنت کر رہا ہے اور سنیے شاہ عبدالعزیز صاحب کے فتاوے صفحہ ۷۵ میں ہے جو کھانا حضرات امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیاز کا ہوتا ہے اور اُس پر فاتحہ اور قل اور درود شریف پڑھتے ہیں وہ تبرک ہو جاتا ہے، اُس کا کھانا بہت اچھا ہے۔ اب اپنی ہندوانی رسم کی خبریں کہیے۔

۱۹۱ شہ کا رحمتِ عالم ہونا   ہر ملّے کو دلاتے یہ ہیں
یعنی یہ بھی ہیں رحمت عالم   ملّے خود کہلاتے یہ ہیں

تکمیل ۶۵: اقول علم حقائق تو اہلِ حقائق کو دیتے ہیں اور اُن کے طفیل میں اُن کے

غلام اُس سے حصہ لیتے ہیں۔ اس کا بیان ہو تو سب پر عیاں ہو کہ اپنے ہر مُلّا کو اس عظیم خاصہ جلیلہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم میں شریک کرنا وہی تفویت الایمان والی بات ہے کہ بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر مگر باطن کی پھوٹ جانے والے کیا اوّل دن سے ظاہر کی بھی پھوٹی ہی لائے تھے۔ یہ رحمت بذریعۂ رسالت ہے کہ **وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین** ہم نے تمہاری رسالت نہ کی مگر سارے جہاں کے لیے رحمت۔ تو رحمۃ للعلمین نہ ہوگا مگر وہ کہ رسول الی العلمین ہو تمام جہان کو اُس کی رسالت عام ہو اور وہ نہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہٰذا اور انبیا بھی اس وصف کریم میں حضور کے شریک نہیں ہو سکتے۔ خود حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ و بعثت الی الخلق کافۃ** ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا اور میں تمام جہان کی طرف بھیجا گیا۔ ائمۂ کرام نے اس وصف کریم سے حضور کی تفضیل مطلق ثابت فرمائی ہے مگر وہابیہ کے یہاں تو حضور میں رسالت سے اوپر کچھ نہیں (دیکھو نمبر ۱۳) وہ کیونکر اسے حضور کی صفت خاصہ مانیں اور پھر فقط رسولوں ہی کے لیے تعمیم نہیں بلکہ ہر ملّا شریکِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہرا دیا۔ یہ شانِ اقدس میں کتنا بھاری شرک ہے۔ خدا کی شان امرتسر کا ایک طاغیہ قرآن کو پس پشت ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رحمۃ للعلمین ہونے ہی سے منکر ہے۔ گنگوہ کا طاغیہ اُسے مانتا ہے تو یوں کہ ہر ملّا اُس میں شریکِ حضور ہے۔ غرض محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل مٹانے سے کام ہے خواہ یوں کہ سرے سے انکار کر دیں یا یوں کہ اُن کو گلی گلی مبتذل کر کے فضل نہ رکھیں اور پھر اسلام کا دعویٰ باقی **واللہ علیم بالظلمین** O

۱۹۶ فضل شہ میں بخاری و مسلم — سب مردود بتاتے یہ ہیں

تکمیل ٦٦: **اقول** دشمنانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی وسعتِ علم کہاں تک مٹائیں۔ بخاری مسلم کی حدیثوں پر پانی پھیر دیا۔ اللہ واحد قہار فرماتا ہے **نزلنا**

علیک الکتٰب تبیاناً لکل شیء ہم نے تم پر قرآن اُتارا ہر چیز کا روشن بیان کر دینے کو اور فرماتا ہے **وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما** O تمہیں بتا دیا جو کچھ تمہیں معلوم نہ تھا اور اللہ کا فضل تم پر بہت بڑا ہے۔ براہین قاطعۂ گنگوہی صفحہ ۴۷ لفظ ما فرمایا ہے کہ لفظ عموم کا ہے۔ صفحہ ۳۷ لفظ عام کے معنی خاص لینے کا کوئی قاعدہ نہیں۔ آیات کی زیادہ بحث الدولۃ المکیہ میں ملاحظہ ہو۔ ان کا کیا علاج ہوگا سوا اس کے کہ **ولکن الظلمین بایٰت اللہ یجحدون** O

۱۹۳ نقص کو ایک بے اصل روایت — اپنی برہان لاتے یہ ہیں

و

۱۹۴ راد کو اُس کا راوی گائیں — کیا بے پر کی اُڑاتے یہ ہیں

تکمیل ٦٧: اس بے ایمانی کو دیکھیے ابلیس کا علم تو تمام زمین کو محیط مانا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار پیچھے کے حال سے بھی بے خبر ٹھہرانے کو کیسی مردود روایت پیش کی اور شیخ محقق نے اُس کا رد کیا تھا۔ اُن کے سر اُس کی روایت دھر دی۔ قرآن میں سے نرا **لا تقربوا الصلوۃ** بھی ایسے ہی لوگ لیا کرتے ہیں بلکہ بلحاظِ مقصود یہ اُن سے درجوں بدتر۔ اُن کی غرض نماز کی محنت نہ جھیلنا ان کی مراد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل چھپانا۔

۱۹۵ تفویت الایمان کا پڑھنا — عین اسلام بناتے یہ ہیں

یوں قرآن سے اُس کو بڑھا کر — جب تک کفر منجھاتے یہ ہیں

عبد عزیز تک ایماں کب تھا — اسلام آج پھلاتے یہ ہیں

تکمیل ٦٨: گنگوہی عبارت اور ان دعووں کا بیان سُن چکے، اس پر بڑھ سے بڑھ مبالغہ کا عذر ہوگا۔ **اقول اولاً** فتویٰ اور شاعرانہ مبالغہ وہ بھی کفر خالص تک **ثانیاً** گنگوہی صاحب سے کسی کو قبلہ لکھنے کے بارے میں سوال ہوا تھا۔ جواب دیا حصہ ۲، صفحہ ۱۸۹ ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں **لقولہ علیہ**

السلام لا تطرونی جب زیادہ حدشانِ نبوی سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوئے تو کسی دوسرے کے واسطے کس طرح درست ہوسکتے ہیں اور یہ بد دینی دیدنی رحمۃ للعلمین تو زید وعمرو کو کہنا جائز اور قبلہ کہنا حرام۔ قبلہ کی تعظیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ٹھہری حالانکہ بحکم حدیث صحیح ہر مؤمن کی عظمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کعبہ معظّمہ سے زائد ہے۔ ثانیاً زید وعمرو کو رحمۃ للعلمین کہنا مسلمانوں کا عرف نہیں اور معظمانِ دین کو قبلہ وکعبہ کہنا عرف شائع ہے مگر خود سبیل المومنین کا خلاف ہی منظور تھا۔ حضرت شیخ مجدد کے مکتوبات، جلد۲، مکتوب ۳۰ میں ہے جماعۂ بیدولت قبلۂ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند بڑے صاحبزادے نے شیخ مجدد کو عرض داشت دوم میں لکھا جلد ا، صفحہ ۴۵۹ آں ذات کعبۂ مرادات پھر لکھا آں قبلۂ عالمیان غضب یہ کہ تینوں عرضداشتوں کا خاتمہ والسلام کی جگہ والعبودیۃ پر ہے۔

اب تو شرک کا پانی سر سے تیر ہو گیا قبلہ وکعبہ کی کیا شکایت ؎

کسی کو قبلہ وکعبہ کہے کا کیا شکوہ ۔۔۔ جناب قبلہ وکعبہ پہ شرک جاری ہے

لطف یہ کہ محمود حسن دیوبندی نے خود گنگوہی مرثیے میں کہا صفحہ ۱۰ ؎

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب

گیا وہ قبلۂ حاجاتِ روحانی و جسمانی

(ایضاً، صفحہ ۶)

ع ہمارے قبلہ وکعبہ ہو تم دینی وایمانی

مگر وہاں تو ٹھہری ہوئی ہے۔ یجوز للوھابی ما لا یجوز لغیرہ.

۱۹۶ نیت اجر کا اہل ہے کافر ۔۔۔ کفر کو کیا چمکاتے یہ ہیں

تکمیل ۶۹: اس سے بڑھ کر خانگی شریعت سینیے حصہ ۲، صفحہ ۳۰ سوال نصرانی یا ہندو وغیرہ مسجد بنادے تو اُس میں نماز کا کیا حکم ہے ثواب ہوگا یا نہیں؟ اُس مسجد کو حکم مسجد کا ہے یا نہیں؟

الجواب: جس کافر کے نزدیک مسجد بنانا عمدہ عبادت کا کام ہے اُس کے مسجد بنانے کو حکم مسجد کا ہوگا۔ ع تو و مسجد اے فارغ از عقل و دین۔

یہ ہمارے اُس قول کی تائید کرتا ہے کہ ؎

ہندو کو کیا اہل سمجھتے ☆ اپنی دال گلاتے یہ ہیں

ظاہر ہے کہ کھلے مجاہر کافر جن کو صراحۃً کلمۂ طیبہ ونام اسلام سے انکار ہے اُن میں کوئی ایسا نہیں کہ مسلمانوں کی مسجد بنانے کو عمدہ عبادت کا کام جانے ہاں دیوبندی مت گنگوہی دھرم والے ایسے ملیں گے کہ کافر بھی ہیں اور مسجد بنانے کو عبادت کا کام بھی کہیں یہ ڈھائی گھڑی رات اپنے اور اُن کے لیے لگا رکھی۔

۱۹۷ یہ ہیں مفید نبی کو جو سمجھے ۔۔۔ اُس پر شرک اوندھاتے یہ ہیں

تکمیل ۷۰: اقول یہاں کوئی یہ نہ سمجھے کہ دانیال علیہ الصلاۃ والسلام کو بے عطائے الٰہی مفید بالذات ماننے کو شرک کہا ہے کہ اگر خود دانیال کو مفید عقیدہ کرے حاشا یہاں خود کے معنی بالذات بے عطائے خدا نہیں کہ اوّل تو ایسا نہ کوئی مسلمان سمجھے نہ سمجھ سکے پھر تفویت الایمان نے کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک کلام اللہ سے بڑھ کر ہے۔ اس فرق ذاتی وعطائی کی جڑ کاٹ دی صفحہ ۷ اُن کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی نہ فائدہ پہنچانے کی نہ نقصان کی ایضاً۔ تمام آسمان وزمین میں کوئی ایسا سفارشی نہیں کہ اُس کو مانیے اور اُس کو پکاریئے تو کچھ فائدہ یا نقصان پہنچے صفحہ ۱۱ پھر خواہ یوں سمجھے کہ اُن کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہے خواہ یوں کہ اللہ نے قدرت بخشی ہر طرح شرک ہے صفحہ ۴۵۔ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے ایضاً۔ عاجز اور ناکارے گنگوہی دھرم میں اُس کے سب مسئلے صحیح ہیں تو وہ قطعاً اُن کو بعطائے الٰہی بھی مفید جاننے کو شرک کہہ رہے ہیں۔ اس عبارتِ گنگوہی پر چار ردّ ۱۹۷ تا ۱۹۹ میں سُن چکے۔

واقول خامساً گنگوہی صاحب اس میں صرف ارتکابِ مکروہ بتاتے اور اُسے بھی بسبب ضرورت مباح کراتے ہیں اور اُن کے قرآن تفویت الایمان صفحہ ۶ میں ہے

کوئی مشکل کے وقت کسی کی دوہائی دیتا ہے غرض جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیا انبیا سے کر گزرتے ہیں اور دعوے مسلمانی کیے جاتے ہیں، سچ شرک میں گرفتار ہیں۔ اب گنگوہی صاحب سچ مشرک اور جھوٹ مسلمان ہوئے یا نہیں۔ سادساً حدیث میں خاص اُس وقت کا ذکر نہیں جب شیر سامنے آجائے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ جب تو ایسے جنگل میں ہو جہاں شیر کا اندیشہ ہے۔ کیا اگر کافر نہ سامنے ہو، نہ ڈرائے دھمکائے صرف اس اندیشہ سے کہ شاید کوئی کافر آکر دھمکائے توریہ کر کے کفر بولتے رہیے گا۔ سابعاً اس کی کیا شکایت کہ آپ کے نزدیک امام کمال الدین دمیری و امام ابن السنی وحضرت عبداللہ بن عباس وحضرت مولیٰ مشکل کشا سب جادو سکھانے والے ہوئے کہ او پر گزرا کہ آپ کے یہاں اُمت سے رسولوں تک، بندوں سے اللہ تک سب پر حکم شرک ہے اینہم بر علم۔

۲۰۰ و ۲۰۱ شرک مباح ہے بلکہ ہے سُنّت
فعل رسول بتاتے یہ ہیں

تکمیل ۷۱: اقول اور لطف یہ کہ گنگوہی صاحب کا بعض شرک کو مباح اور معاذ اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صادر ماننا اولاً یہ اُس کی توجیہہ میں ہے کہ آدم و حوا علیہما الصلاۃ والسلام نے بیٹے کا نام عبدالحارث رکھا، حارث کا بندہ۔ آپ اس کو شرک مباح کہہ رہے ہیں۔ ثانیاً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلف بغیر اللہ کو بھی شرک جائز بتا رہے ہیں اور آپ کے قرآن تفویت الایمان میں دونوں باتوں پر کھلا حکم ہے کہ جھوٹے مسلمان سچ مشرک۔ صفحہ ۶ و ۷ کوئی بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی کسی کے نام کی قسم کھاتا ہے۔ غرض جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب یہ جھوٹے مسلمان اولیا انبیا سے کر گزرتے ہیں۔ سچ شرک میں ہیں۔ اب اپنے جھوٹ مسلمان سچ مشرک ہونے کی خبریں کہیے۔

۲۰۳ نارِ سقر میں روشنی سوجھی
کیا اندھیر مچاتے یہ ہیں

تکمیل ۷۲: گنگوہی صاحب تو نار جہنم میں روشنی بتاتے ہیں لیکن انس و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صحیح حدیثوں میں ہے کہ **نار جهنم سوداء مظلمة** جہنم کی آگ کالی اندھیری ہے **لا یضئی لهبها** اس کی لپٹ میں روشنی نہیں **کاللیل المظلم** جیسے اندھیری رات ان حدیثوں کا بیان فتاویٰ رضویہ جلد اوّل صفحہ ۵۵۰ میں دیکھیے **اقول** اور رب عزوجل فرماتا ہے **ومن لم یجعل اللّٰه له نور فما له من نور** جس کے لیے اللہ نے نور نہ رکھا اسے اصلا روشنی نہ ملے گی اندھیری اور روشنی دینے والی آگ جلانا تو دونوں میں یکساں ہے مگر اول عذاب محض ہے اور دوم میں روشنی نعمت اگر جہنم میں روشنی ہو تو کافر کے لیے آخرت میں نعمت کا حصہ ہو۔ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے: **وما له فی الاٰخرة من خلاق** آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

۲۰۵ اُف بے باکی شاہ سے اپنے
روٹی تک پکواتے یہ ہیں

تکمیل ۷۳۔ یہ خواب تو سن چکے وہیں اس کے حاشیہ پر گنگوہی صاحب سے اسکی یہ تعبیر نقل کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعدہ فرمالیا کہ حاجی صاحب کے جملہ متوسلین بلا توسط ہوں یا بتوسط سوءِ خاتمہ سے محفوظ اور ہمیشہ اتباعِ شریعت سے آراستہ رہیں گے۔

اقول اولاً تعبیر کو خواب سے اتنا ہی علاقہ ہے جتنا گنگوہی صاحب کو ایمان سے مگر یہ کھل گیا کہ یہ خواب گنگوہی صاحب ہی کا خیال ہے **ثانیاً** ذرا یہ تو پوچھیے کہ آپ کے قرآن تفویت الایمان کے تو وہ احکام کہ جس کا نام محمد ہے اس کو کچھ اختیار نہیں وہ اپنی بیٹی تک کے کام نہیں آسکتے وہ حاجی جی کے تمام مریدوں کے لیے جنت کا وعدہ کس طرح کر رہے ہیں۔ غرض اللہ کی ساری سلطنت تمہاری چار دیواری کے لیے ہے اس میں سب کچھ ٹھیک اس کے باہر سب کچھ شرک **وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون**

۲۰۶ ہولی دوالی کا کھانا جائز
جَے جَے کر کے کھاتے یہ ہیں
شربت و آب سبیل محرم
صاف حرام کراتے یہ ہیں

تکمیل ۷۴۔ **اقول** اس میں رافضیوں کا تشبہ گڑھا حالانکہ محض جھوٹ ہے جو فعل اہلِ سنت و دیگراں میں مشترک ہو ہرگز زیرِ تشبہ نہیں آسکتا مگر ہولی دوالی کی پوریاں کھیلیں کھلونے لینے کھانے میں ہندوؤں کا تشبہ نہ ہوا اس لیے کہ یہاں محبوبانِ خدا کا نام نہ تھا جس سے آگ لگے غرض

نے فروعت چوں مسلمان نے اصول — شرم باوت از خدا و از رسول

جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بارہ اقوال خاصہ جناب نانوتوی صاحب

۲۰۷ شہ کے پچھلے نبی ہونے کو — فضل سے خالی گاتے یہ ہیں
تا جیسے ایسے ویسوں کے اوصاف — اتنا اس کو گراتے یہ ہیں
۲۱۳ حق پہ فضول اور بے ربطی کی — لم قرآن پہ لگاتے یہ ہیں
مدح جو اس کو سمجھے صحابہ — نا فہم ان کو بتاتے یہ ہیں
اب سے ان تک امت بھر پر — جاہل کا منہ آتے یہ ہیں
ایک صحابہ کیا کہ نبی پر — طعن یہی برساتے یہ ہیں

تکمیل ۷۵۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب میں آخری نبی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام و مفسرین و اولیا و علمائے عظام سب سے لیکر آج تک خاتم النبیین کے یہی معنی بتائے سمجھائے مانتے جارہے ہیں تو قطعاً یہی مرادِ آیت کریمہ ہیں اس مراد پر جو ایراد ہوں گے وہ یقیناً اللہ عزوجل و قرآن اکرم پر ہوں گے یہ معنی اور ان کا اعلیٰ فضائل علیہ و مدائح جلیۂ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہونا ضروریات دین سے ہے تو ان میں فضیلت سے انکار قطعا ضروریات دین کا انکار اور سخت شدید توہین و تنقیص شان اقدس حضور پرنور سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے نانوتوی صاحب نے اولاً اسے خیال عوام بتایا یعنی

یہ معنی جاہلوں کا خیال ہیں تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک کے تمام مسلمانوں کو جاہل ٹھہرایا کہیے یہ کفر ہے یا نہیں **ثانیاً** صفحہ ۳۴ پر کہا بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم مضمون تک نہ پہنچا اور طفل ناداں (یعنی نانوتوی صاحب) نے ٹھکانے کی بات کہہ دی گاہ باشد کہ کودک ناداں بغلط بر ہدف زند تیرے۔ دیکھو صاف اقرار ہے کہ اس معنی متواتر و مفہوم جملہ مسلمین کو خیال جہال بتا کر جو معنی نانوتوی صاحب نے گڑھے وہ خود ان کے ایجاد ہیں اکابر کا فہم ان تک نہ پہنچا۔

اقول۔ اور اس کا عذر کم التفاتی گڑھا یعنی صحابہ کرام سے آج تک جملہ اکابر نے عقیدۂ ضروریہ دینی ایمانی کی طرف کم التفاتی کی جس کے سبب اس کی سمجھ میں غلطی کھائی اور تیرہویں صدی کی پچھلی چھٹن کے ایک کودک ناداں بیوقوف لونڈے نے تیر مار لیا کہیے یہ دوسرا کفر ہے یا نہیں **ثالثاً** یہ جاہل اور نافہم اور ایسے عظیم عقیدہ ایمانیہ کی طرف کم التفات کے بھاری خطاب صرف صحابہ کرام و جمیع امت ہی کو نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی ہوئے کہ حضور نے بھی یہی معنی سمجھے یہی بتائے **اقول** نانوتوی چیلے اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سے یہ نانوتوی تشنیعیں اُٹھانا چاہتے ہیں تو کچھ دشوار بات نہیں۔ ایک حدیث صحیح اگرچہ آحاد ہی سے ثبوت دے دیں کہ آیت کے یہ معنی جو کودک ناداں نے گڑھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہیں فرمائے اور جب نہیں بتا سکتے اور یقیناً نہیں بتا سکتے تو اقرار کریں کہ نانوتوی صاحب نے قرآن کریم کی تفسیر جو مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین و جملہ امت سے متواتر ہے مردود و باطل ٹھرائی اور تفسیر بالرائے کی اور نہ تمام امت بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جاہل و نافہم اور ضروریات دین کی طرف کم التفات بتایا۔ گنتے جاؤ! یہ کتنے کفر ہوئے **رابعاً خامساً سادساً اقول** جو معنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و امت نے بتائے سمجھے اور یقیناً حضور کی مدح جانے یہاں ان کے مراد ہونے پر اللہ عزوجل کی جانب زیادہ گوئی کا وہم رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نقصان قدر کا احتمال قرآن عظیم پر بے ربطی کا الزام قائم کیا اور وہ یقیناً مراد و مقام مدح میں مذکور ہیں تو اللہ و رسول و قرآن عظیم پر سب الزام ثابت کردیے تین کفر یہ ہوئے یا نہیں؟ **سابعاً اقول** اوّل تو یہی کہا تھا کہ اس میں بالذات کچھ فضیلت نہیں بالذات کی قید محض دھوکے کو تھی اس کے متصل ہی اُگل دیا پھر مقام مدح میں فرمانا کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے؟ کیا مقام مدح میں وہی فضیلت مذکور ہوتی ہے کہ بالذات ہو نانوتوی دھرم میں اگلے تمام انبیا کی نبوت بالعرض ہے کسی کی بالذات نہیں پھر قرآن عظیم نے جابجا نبوت سے ان کی کیوں مدح فرمائی۔ یہ عیاری کا دھوکا تو ان پر ایسا اُلٹے گا کہ ہزاروں کفر ثابت کر کے بھی پیچھا نہ چھوڑے گا اس سے قطع نظر کیجیے جب اس کا مقام مدح میں ہونا ضروریات دین سے ہے اور نانوتوی دھرم میں فضیلت بالذات نہ ہونے کے باعث یہ کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا تو قطعاً ظاہر ہوا کہ یہ ارشادِ الٰہی غلط مانا یہ کفر ہوا یا نہیں۔ **ثامناً اقول** آگے چل کر بالذات کا گھونگھٹ اُٹھا دیا صاف کھیل کھیلے کہ بالذات بالعرض فضیلت ہونا درکنار اس کو فضائل میں کچھ دخل نہیں۔ یہ ایسا ہے جیسے ایسے ویسوں کے احوال یہ کتنا بھاری کفر ہے **تلک عشرۃ کاملۃ** اس ایک ہی فقرے میں جناب نانوتوی صاحب کے دس کفر ہوئے اور وہ بھی اجمالاً ورنہ انہیں کی تفصیل انکے ہزاروں کفر ثابت کرے۔

۲۱۴ منکر ختم کو پھر کافر بھی — دھوکے کو لکھ جاتے یہ ہیں
دھوکا کھل گیا چند ورق پر — پھر وہی پلٹا کھاتے یہ ہیں
شہ کے بعد نبوت تازہ — پاک خلل سے بتاتے یہ ہیں
آپ ہی کافر آپ ہی مکفّر — اپنی آپ ہی ڈھاتے یہ ہیں

تکمیل ۷۶۔ یہ تو سن چکے کہ نانوتوی صاحب نے صفحہ ۳۳ پر ختم زمانی و ذاتی سب کا انکار کردیا اور صفحہ ۱۱ پر ختم زمانی کی نسبت خود کہا تھا اس کا منکر بھی کافر ہوگا تو اپنے منہ آپ ہی کافر ہوئے یا نہیں مسلمانوں نے اس سے بڑھکر نانوتوی صاحب کو اور کیا کہا

ہے جس پر چیلوں نے غل مچا رکھا ہے شاید یہ خیال ہو کہ مسلمانوں نے تو انکو یقیناً کافر کہہ دیا اور انہوں نے بطور شک کہا کافر ہوگا یہ غلط ہے بھلا کیا وہ منکر ختم نبوت کے کفر میں شک کر کے اپنی فہرست میں ایک اور کفر بڑھاتے نہیں بلکہ وہ صیغۂ مستقبل بولے ہیں یعنی ابھی نہیں بلکہ ۱۱ ورق بعد کافر ہوگا دیکھیے ان کی پیش گوئی کیسی سچی ہوئی اگر چہ شریعت اب بھی یہی فرمائے گی کہ چوبیس برس بعد کفر کا قصد کرے وہ ابھی کافر ہوگیا والعیاذ باللہ تعالیٰ

۲۱۶ اور خداؤں کا وہ خدا ہو — رتبہ اس میں بڑھاتے یہ ہیں
مشرک کو اثبات بتاں کی — یہ برہان پڑھاتے یہ ہیں

تکمیل ۷۷۔ نانوتوی صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا چھ خاتم النبیین اور ماننے کے لیے مسلمانوں کو یوں بہلایا بہکایا کہ خالی بادشاہ ہونے میں وہ عزت و عظمت نہیں جتنی بادشاہوں کا بادشاہ ہونے میں خود ہی چرچے کہ یہ ذلیل دلیل تو توحید کا خاتمہ کردیگی بت پرست بھی یہی کہیں گے کہ تم تو اسے نرا خدا کہتے ہو اور وہ اور بہت سے خدا مانکر ان سب کا اسے خدا مانتے ہیں تو وہی خدا کا مرتبہ بڑھاتے ہیں اس چاک کے سلانے کو کتاب چھپ جانے کے بعد دو ورق ترک کے بڑھائے اور اس میں یہ حرکت مذبوحی دکھائی صفحہ ۳ ایک خدائی دوسرے امکان خاص ان دونوں میں فرق بالذات و بالعرض نہیں ہوتا سوا ان دو کے اور اوصاف دونوں قسموں کی طرف منقسم۔ کسی وصف کے ساتھ اگر قید بالذات یا بالعرض لگالیں اور اس وصف مع القید کو دیکھیں تو دوسری قسم کی گنجائش نہ رہے گی سوا اور مفہومات تو ان دونوں قیدوں سے معرّیٰ ہیں اور خدائی کا مفاد موجودیت بالذات اور امکان کا موجودیت بالعرض **اقول** یہ بت پرستی کا رد نہ ہوا بلکہ اور اس پر رجسٹری ہوگئی بت پرست بھی اور خداؤں کو واجب الوجود نہیں مانتے کہ موجود بالذات و بالعرض کا قصہ پیش ہو معبود مانتے ہیں اور معبود اس موجودیت بالذات و موجودیت بالعرض کے سوا تیسرا مفہوم

ہے اور آپ تصریح کر چکے کہ اور مفہوم دونوں قسم کے ہوتے ہیں کہیں بالذات کہیں بالعرض تو معبود بھی دونوں قسم کے ہوئے خدا معبود بالذات اور اصنام معبود بالعرض تو وہ جو آپ نے چھ۶ خاتم النبیین میں کہا چھ خدا میں بھی ثابت ہوا اور چھپن کروڑ خدا میں اور بڑھ کر ثابت ہوا جتنے خدا بڑھیں گے اتنا ہی اللہ کا مرتبہ بڑھے گا کہ اتنے کثیر خداؤں کا خدا ہے غرض وہ جس سے آپ بھاگے تھے کہ اور چھ ہونے میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کو یہ افزائش ہے تو اور چھ خدا تسلیم کرنے میں اسی طور خدا کی خدائی کو افزائش ہوگی صفحہ ۳ یقیناً آپ کے گلے کا غل ہو گیا و ذالک **جزاؤ الظلمین** اور اس پر یہ جاہلانا احمقانہ ریز کہ یہ شبہ انہیں کو ہو جو آپ کی نبوت کو خدائی کے برابر سمجھتے ہیں یعنی اس کے تعدّد سے اس کا تعدّد اور اس کی وحدت سے اس کی وحدت پر ایمان لانے کو تیار ہوتے ہیں محض جنون ہے نقض کے لیے مقدمات دلیل دوسری جگہ جاری ہونا کافی ہے مساوات کی کیا ضرورت۔

۲۱۷ خلق سے اسکا تناسب گا کر　　اربعہ میں اسے لاتے یہ ہیں
ہم کو غلام سے جو ہے وہ نسبت　　حق کو ہم سے بتاتے یہ ہیں
یہ ذات طرفین و وسط ہے　　یوں تثلیث مناتے یہ ہیں

تکمیل ۷۸۔ اقول آیۂ کریمہ میں تو یہ ارشاد ہے کہ تم میری مخلوق کو میرا شریک کیسے کرتے ہو اپنے ہی میں دیکھو کہ تمہارے غلام تمہاری دولت میں تمہارے برابر کے شریک نہیں حالانکہ تمہیں ان پر صرف ملک مجازی ہے اور تم ان کے خالق نہیں تو میری مخلوق جس کا میں خالق اور حقیقی مالک ہوں کس طرح میری شریک ہو سکتی ہے اسے یہ بنالیا کہ جو نسبت اللہ کو مخلوق سے ہے اللہ اسے اس نسبت سے تشبیہ دیتا ہے جو مخلوق کو مخلوق سے ہے یعنی یہ فرماتا ہے کہ اللہ کو تم سے ایسی نسبت ہے جیسی نسبت تم کو اپنے غلاموں سے ہے **تعٰلی اللّٰہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا** یہ اربعہ متناسبہ ہوا اربعہ چار چیزیں ہوتی ہیں ان میں اول کو جو نسبت دوم سے ہے ایسی ہی نسبت

سوم کو چہارم سے ہوتی ہے جیسے ۲۔۴۔۶۔۱۲ دو چار کا نصف ہے اسی طرح چھ بارہ کا اور کبھی تین ہی چیزیں ہوتی ہیں اول کو جو نسبت دوم سے ویسی ہی دوم کو سوم سے جیسے ۲۔۴۔۸ دو چار کا نصف ہے یوں ہی چار آٹھ کا۔ ایسی نسبت کو نسبت ذات طرفین و وسط کہتے ہیں یعنی دو کناروں اور ایک متوسط والی جیسے صورت مذکورہ میں دو اور آٹھ دونوں کنارے ہیں اور چار متوسط کہ اسی کی نسبت دونوں طرف لے گئی۔ نانوتوی صاحب نے اللہ عزوجل کو اسی نسبت میں رکھا ہے اللہ کو جو نسبت ہم سے ہے ویسی ہی نسبت ہم کو غلاموں سے ہے تو اللہ اور غلام دونوں کنارے ہوئے اور ہم متوسط اور تینوں باہم متناسب تو یہ خاصی تثلیث ہوئی۔

بارہ اقول خاصہ جناب تھانوی صاحب

۲۱۹ شہ ساہر کس وناکس جانے　　غیب یہ عیب دکھاتے یہ ہیں
تا علم حضور میں بچے پگلے　　کل چوپائے بھڑاتے یہ ہیں
۲۲۳ ان میں نبی میں فرق بتاؤ　　کس لعنت کی گاتے یہ ہیں

تکمیل ۷۹۔ مسلمانو! للہ انصاف ایک عام فہم بات جسے ہر ناخواندہ بھی سمجھ لے بارہا چھاپ چھاپ کران سے چاہی گئی اور اس پر نہ آئے اول تو ہر مسلمان کے دل میں اسلام رکھتا ہوا اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ایسی شدید گالی سنکر کسی طرح اس کے سخت توہین ہونے میں تامل کر ہی نہیں سکتا پھر بار بار ان سے کہا جا چکا کہ اگر تمہارے نزدیک اس میں کوئی توہین نہیں تو یہی کلمات جیسے ٹھنڈے جی سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں لکھے چھاپے شائع کیے اور اب تک شائع کررہے ہو یوہیں بے پھیر پھار صاف صاف اپنے بڑوں اسمعیل دہلوی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی (اور دیگر دیوبندی اشرف علی تھانوی) کی نسبت نام بنام لکھ کر اخباروں واشتہاروں رسالوں میں شائع کرو کہ ''ان کی ذات پر عالم کا حکم کیا جانا اگر بقول وہابیہ و دیوبندیہ صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض علم

ہے یا کل اگر بعض علوم مراد ہیں تو اس میں ان کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو ہر بھنگی چمار بلکہ ہر اُلّو گدھے ہر کتے سوٗر کو حاصل ہے کیوں کہ ہر ایک کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے اگرچہ اسی قدر کہ یہ چیز اس کے کھانے کی ہے یا نہیں تو ان میں اور اُلّو گدھے میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ اور اگر تمام علوم مراد ہیں اس طرح کہ ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔" سچے ہیں کہ اس میں توہین نہیں تو ان ملّوں کی نسبت مضمون مذکور کیوں نہیں چھاپتے مگر نہیں وہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی شانِ ارفع ان کے یہاں ایسی گئی گزری ہے جسے یوں کہنا کچھ توہین نہیں ان کے ملّوں کی شان میں اس سے ہزارواں حصہ بھی سخت توہین ہے۔ مسلمانو! کیا آپ ان حضرات کو اس امتحان پر آمادہ کر سکتے ہیں کہ اگر یہ کلمات توہین نہیں یہاں تک کہ تمام جہاں سے جن کی شان ارفع و اعلیٰ ہے ان کے لیے تم نے استعمال کیے تو کسی بادشاہ یا حاکم کو ان سے کیا نسبت اس کے لیے بدرجہ اولیٰ اصلا اصلا توہین کا احتمال بھی نہ ہوگا اب کیا آپ کسی بادشاہ یا اس کے ویسرائے یا کمشنر کلکٹر ہی کی نسبت نام لیکر چھاپ دیں گے کہ "اسے بادشاہ و حاکم کہنا اگر بقول رعایا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض افراد پر حکومت ہے یا کل پر اگر بعض مراد ہے تو اسمیں اس کی کیا تخصیص ہے ایسی حکومت تو زید و عمرو ہر بھنگی چمار ہر مزدور ہر قلاش کو حاصل ہے کیوں کہ ہر شخص اپنے گھر کا بادشاہ ہوتا ہے تو بادشاہ و ویسرائے اور مزدور و محتاج میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام افراد عالم پر حکومت مراد ہے اس طرح کہ ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے"۔ چھاپیے تو آپ کے سب جھوٹے عذر حیلے خود ہی مٹ کر آپ کی آنکھیں کھول دیں گے کہ ہاں توہین ہے اور اشد اخبث توہین واللّٰہ لا یھدی القوم الظّٰلمین۔

۲۲۴ تھک کر اس بدگالی کو اک　　علمی بحث بناتے یہ ہیں

تکمیل ۸۰۔ تھانوی صاحب نے سولہ ۱۶ برس ضربیں کھا کر اذناب کی لعنت ملامت

چاری لگانے ابھارنے سے عاجز آ کر ایک مبسوط ضخیم کتاب پونے دو ورق کی لکھی جس کا یہ چھوٹا سا نام بسط البنان لکف اللسان عن کاتب حفظ الایمان اس میں بکشادہ پیشانی اپنا کفر قبول کر کے عوام کو دھوکے دینے کے لیے کچھ حرکت مذبوحی دکھائی اور پھر عاجز آ کر اپنے کفر کو ایک علمی بحث پر ٹالا کہ اس کی بحث ایک علمی سوال ہے جیسا اہلِ علم میں ہوا کرتا ہے۔ مسلمانو! اہلِ علم ایک دوسری کی بات میں علمی تدقیق کیا کرتے ہیں جس سے ان کی شان علم پر بھی کوئی حرف نہیں آتا نہ کہ ایمان سارا کا سارا نگل بیٹھیں اور اس پر تکفیر کو کہیں معمولی علمی سوال ہے یعنی مثلا مصنف نے کہا کتاب الطہارات اس پر سوال ہوا کہ یہ طہارت کی جمع ہے طہارت مصدر ہے مصدر کی جمع نہیں لاتے جواب ہوا کہ جمع باعتبار انواع ہے ایسی بحثیں علما میں ہمیشہ ہوتی ہیں اسی قبیل سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ بھر کر کھلی شدید گالی دینا ہے اور اس پر یہ سوال بھی ویسی ہی ایک علمی بحث ہے جو علما میں ہمیشہ ہوتی رہتی ہے۔ بادشاہ و ویسرائے والی مثال پر عمل کرو تو دیکھ لو گے کیسی اہل علم کی سنت مستمرہ ہے جیل خانہ یا پاگل خانہ دونوں گھروں سے ایک دیکھ کر رہو گے اس وقت ایک علمی سوال کہنے کا مزہ کھلے گا اللہ و رسول کی حمایت کو تو یہاں کوئی حکومت تیار نہیں ان کے بارے میں جو چاہو کہہ لو وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

۲۲۵ س کو کافر لکھ گئے جس کو　　بھینٹ ایمان چڑھاتے یہ ہیں

۲۲۶ لیکن جب تک نام نہ جانا　　جان کے جان چراتے یہ ہیں

تکمیل ۸۱۔ گنگوہی صاحب کو خبر نہ تھی کہ یہ اقوال امام الطائفہ اسمٰعیل کے ہیں وہ اس کے رسالہ ایضاح الحق سے ناواقف تھے فتاوے گنگوہی حصہ دو صفحہ ۱۸۱ ایضاح الحق بندہ کو یاد نہیں کیا مضمون ہے کس کی تالیف لہٰذا حق بات ظاہر کرنے سے کوئی مانع نہ تھا اور صاف صاف انھوں نے اور انکے اذناب تھانوی وغیرہ نے حکم کفر و الحاد جڑ دیا وہ فتوے یہ ہے کیا ارشاد ہے علمائے دین کا اس شخص کے بارے میں جو کہے کہ اللہ

تعالیٰ کوزمان ومکان سے پاک کہنا اوراس کا دیدار بے جہت حق جاننا بدعت ہے اور یہ قول کیسا ہے بینوا توجروا الجواب یہ شخص عقائد اہل سنت سے جاہل اور بے بہرا اور یہ مقولہ کفر ہے۔

فقط واللہ عالم

بندہ رشید احمد گنگوہی

۱۳۰۱ھ

الجواب صحیح اشرفعلی تھانوی عفی عنہ حق تعالیٰ کوزمان ومکان سے منزہ جاننا عقیدہ اہلِ ایمان کا ہے اس کا انکار الحادوزندقہ ہے اور دیدارِ حق تعالیٰ آخرت میں بے کیف اور بے جہت ہوگا مخالف اس عقیدہ کا بددین وملحد ہے کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ وتوکل علی العزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ دیوبند۔ الجواب صحیح بہندہ محمود عفی عنہ مدرس اول مدرسہ دیوبند۔ ''ہرگز اہل سنت سے نہیں حررہ المسکین عبدالحق۔ الجواب صواب محمود حسن مدرس دوم مدرسہ شاہی مرادآباد۔ ایسے عقیدہ کو بدعت کہنے والا دین سے ناواقف ہے ابوالوفا ثناء اللہ محمود ۱۳۱۵ھ اب کہ معلوم ہوگیا کہ ایضاح الحق اسمٰعیل کی کتاب ہے اور یہ اقوال خود امام الطائفہ کے ہیں اب اسمٰعیل کا نام لیکر توان لوگوں سے یہی احکام جولکھ چکے ہیں یعنی اسمٰعیل دہلوی دین سے ناواقف اہل سنت سے خارج بددین ملحد زندیق کافر لکھوا تو لو حاشا ہرگز ہرگز نہ لکھیں گے کہ وہ تو خدا وا سمٰعیل کے مقابلہ میں اسمٰعیل کے بندے ہیں خدا کے نہیں وسیعلم الذین ظلموا الأیۃ۔

۲۲۷ وہ بجہنم خود کفر اپنا ماننے اور چھپواتے یہ ہیں
قول ہے کفر اور قائل کافر لیکن نام بچاتے یہ ہیں
قائل ٹھنڈے جی سے کافر نام لیے گرماتے یہ ہیں

تکمیل ۸۲۔ اقول مسلمانو! نمبر ۲۱۹ تا ۲۲۳ میں آپ تھانوی رسالہ کی عبارت دیکھ چکے جس میں صاف صاف کھلے لفظوں میں علم غیب کی دوقسمیں کیں ایک محیط کل علوم

جس سے ایک فرد بھی خارج نہ رہے اوراسے عقلاً ونقلاً باطل مانا دوسرا علم بعض۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت مان سکتا ہے کہ اوّل کو عقل ونقل سے باطل کہہ چکا ہے اب یہی علم غیب کہ حضور کے لیے ہے اسی کو کہتا ہے کہ اس میں حضور کی تخصیص کیا ہے ایسا تو ہر بچے پاگل چوپائے کو ہوتا ہے نبی میں اوران میں وجہ فرق کیا ہے۔ مسلمانو! یہ حرف بحرف اس کے لفظوں کا کھلا مفاد ہے اسی کی نسبت تھانوی صاحب نے ایک خانگی سوال گڑھا اوراس کا جواب دیا اور صاف صاف بحمداللہ تعالیٰ اپنے کفر کا اقرار کرلیا بلکہ جتنا علمائے حرمین کرام نے فرمایا تھا اس پر بھی اپنی دو تکفیروں کا اضافہ کیا وہ تھانوی خانگی سوال وجواب بسط البنان میں یہ ہیں بخدمت مولوی اشرفعلی صاحب۔ حسام الحرمین میں ہے کہ آپ نے حفظ الایمان میں اسکی تصریح کی کہ غیب کی باتوں کا علم جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا ہر بچے ہر پاگل ہر جانور ہر چوپائے کو ہے آیا آپ نے ایسی تصریح کی۔ اگر تصریح نہیں تو بطریق لزوم بھی یہ مضمون آپ کی کسی عبارت سے نکل سکتا ہے۔ ایسے شخص کو جو یہ اعتقاد رکھے یا صراحۃ یا اشارۃ کہے آپ مسلمان سمجھتے ہیں یا کافر بینوا توجروا الجواب میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہ لکھا لکھنا درکنار میرے قلب میں کبھی اس کا خطرہ نہ گزرا۔ میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم بھی نہیں آتا۔ جو شخص ایسا اعتقاد یا بلا اعتقاد صراحۃ یا اشارۃ کہے میں اس کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ مسلمانو! للہ انصاف کیسے کھلے مضمون سے کانوں پر ہاتھ دھرے ہیں لکھ گئے اور کبھی دل میں خطرہ تک نہ گزرا۔ صاف تصریح کی اور کسی عبارت سے لازم بھی نہیں آتا۔ چور کبھی چوری کا اقرار نہیں کرتا۔ حفظ الایمان چھپی نہیں چھپی ہوئی موجود وشائع ہے یہ تو ہر انصاف کی آنکھ دیکھ لیگی کہ جس سے یہ صاف مکرنا ہے وہ بتصریح صریح حفظ الایمان میں موجود ہے دن کو رات کہنے سے رات ہوجانا ناممکن یہ جولا

ہے کا تیر نہیں کہ خون پوچھتا جائے اور خدا جھوٹ کرے اب حکم دیکھنا ہے جو خود اس ملعون عبارت پر دیا حسام الحرمین میں علمائے کرام حرمین طیبین نے تو اتنا ہی فرمایا تھا کہ اس کا قائل کافر مرتد ہے آپ نے دو تکفیریں اور اضافہ کیں کہ جو اشارۃ ایسا کہے وہ بھی کافر۔ جو بلا اعتقاد بھی ایسا کہے وہ بھی کافر۔ مسلمانو اس سے بڑھ کر اور وضوح حق کیا ہوگا کہ خود ان کے مونھ بلوا چھوڑا خود ان سے قبلوا چھوڑا **شھد وا علی انفسھم انھم کانوا کٰفرین والحمد للّٰہ رب العلمین وخسر ھنا لک المبطلون وقیل بعدا للقوم الظٰلمین۔**

(۲۲۸) وار جو ختم نبوت پر تھے	اب وہ بیج اوگاتے یہ ہیں
یعنی اپنے نبی جپنے کو	تسکیں بخش بتاتے یہ ہیں
(۲۲۹) اپنے نام پہ استقلالاً	صل علی بھنواتے یہ ہیں
بھکی زبان اور دن بھر بھکی	اف اف کیا بھکاتے یہ ہیں
انکی ثنا تھی نبی کی ذم تھی	یوں یہ عذر مناتے یہ ہیں
ان کو برا کہنا تو یہ حیلہ	سنتے یا جل جاتے یہ ہیں

تکمیل ۸۳۔ رسالہ مذکورہ الامداد میں اس مرید کی مفصل عبارت یہ ہے۔ خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (تھانوی) کا نام لیتا ہوں اتنے میں خیال ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی دوبارہ پڑھتا ہوں بیساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام کے اشرفعلی نکل جاتا ہے مجھ کو علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور (یعنی تھانوی) کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ میں بوجہ رقت زمین پر گر گیا اور نہایت زور کیساتھ چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ اندر کوئی طاقت نہ ہے اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بے حسی اور اثر نا طاقتی بدستور تھا لیکن خواب و بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا بیداری میں کلمہ شریف

کی غلطی پر خیال آیا تو ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے پھر ایسی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بیٹھ گیا پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں **اللھم صل علیٰ سید نا ونبینا ومولانا اشرفعلی** حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں تھانوی صاحب نے اس کا وہ جواب لکھا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ متبع سُنّت ہے۔ ۲۴ شوال ۳۵ھ۔ مسلمانو! یہ ظلم عظیم دیکھا خواب کا عذر بیداری کے عذر نے خواب و خیال کر دیا زبان بہکنا اتفاقیہ امر ایک آدھ بار ہوتا ہے نہ کہ بار بار نہ کہ جان کر کہ غلط کہہ رہا ہے اور تصحیح کا قصد کرے اور پھر وہی کلمہ کفر صریح بکے اور برابر بکتا رہے اور ایک دو منٹ بھی نہیں دن بھر اسی ملعون خیال میں کٹے۔ پاگل تو نہ تھا کہ عقل بجا تھی خود اپنی غلطی پر آگاہ تھا اور اس کے ازالہ کا برابر قصد کرتا رہنا بتاتا ہے شراب پیئے ہوئے نہ تھا کہ زبان قابو میں نہ تھی اور شراب کا نشہ جب تک عقل زائل نہ کردے زبان کو قابو سے بالکل باہر نہیں کر سکتا اور باہر ہونا ایسا کہ دن بھر بہکی دن بھر قلب و زبان میں جنگ رہی دل تصحیح چاہتا ہے اور زبان بے اس کے اختیار کے آپ سے آپ کفر بول رہی ہے مسلمانو! کبھی اس کی نظیر کہیں سنی ہے مسلمانو! للہ انصاف للہ انصاف اس نبی جپنے اور اشرفعلی نبی پر درود بھاننے کی جگہ اگر کوئی اشرفعلی کو دن بھر مغلظہ فحش گالیاں نام لے لے کر دیتا اور کہتا کہ میں جانتا تھا کہ یہ بیجا ہے، میں زبان کو اس سے پھیرنا چاہتا تھا مگر بے اختیار زبان سے اشرفعلی اور اس کے گھر بھر کو فحش گالیاں نکلتی تھیں ایمان سے کہنا کیا اشرفعلی اس کا یہ عذر سن لیتے حاشا ہرگز نہیں ہرگز نہیں غصہ و غضب میں جامہ سے باہر ہو جاتے اور بس چلتا تو کیا کچھ

کرتے مگر یہاں جو اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دن بھر گالیاں پھنائیں وہی تقویت الایمان کے لفظ یاد کرو کہ بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر۔ یہاں تھانوی صاحب کو تسکین سوجھتی ہے اسے شاباشی دی جاتی ہے اس لیے کہ یہاں گالیاں ان کے دشمن محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پڑ رہی ہیں ان کی نبوت کی تسبیح بھان کران کی ......ترکی جارہی ہے **الا لعنة اللہ علی الظلمین** ائمۂ دین نے تو ایسی جگہ زبان بہکنے کا عذر مانا ہی نہیں اور پھر بہکے بھی تو دو ایک حروف نہ کہ گھنٹوں پہروں بہکتی ہی رہنا جو ہرگز ہرگز مقبول درکنار معقول ہی نہیں جامع الفصولین میں ہے **ابتلی بمصیبات متنوعة فقال اخذت مالی وولدی واخذت کذا وکذا فماذا تفعل ایضاً وماذا بقی لم تفعله وما اشبهه من الالفاظ کفر کذا حکی عن عبد الکریم فقیل له ارأیت لو ان المریض قاله وجری علی لسانه بلا قصد لشدة مرضه قال الحرف الواحد یجری ونحوه لایجری علی اللسان بلا قصد اشارا لی انه یحکم بکفره ولا یصدق** یعنی ایک شخص طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہوا بولا کہ تو نے میرا مال اور میرا بچہ اور یہ یہ لے لیا اب اور کیا کرے گا اب کرنے کو رہ کیا گیا ہے اور اسی قسم کے الفاظ کہے کافر ہو گیا یہ حکم امام عبدالکریم سے منقول ہوا ان سے کہا گیا دیکھئے تو اگر مریض کہے اور سختی مرض کے باعث یہ کلمہ بلا قصد اس کی زبان سے نکلے۔ فرمایا دو ایک حروف زبان سے بے قصد کبھی نکل جاتے ہیں (نہ کہ اتنی عبارت) اس میں امام نے اشارہ فرمایا کہ اس کے کفر کا حکم دیا جائے گا اور زبان بہکنے کا عذر نہ مانا جائے گا انتہی۔ فتاوے امام قاضی خاں میں ہے **انما یجری علی لسانه حرف واحد ونحو ذلک اما مثل هذه الکلمات الطویلة لا تجری علی لسانه من غیر قصد فلا یصدق** یعنی زبان سے ایک آدھ حرف بے قصد نکل جاتا ہے اتنے الفاظ بلا قصد نہیں نکلتے لہٰذا یہ

دعویٰ تسلیم نہ ہوگا۔ شفا شریف امام قاضی عیاض صفحہ ۳۴۱ **لا یعذر احد فی الکفر بدعوی زلل اللسان** کفر میں زبان بہکنے کے دعوے سے کوئی معذور نہ رکھا جائے گا۔ ایضاً **عن محمد بن ابی زید لا یعذر احد بدعوی زلل اللسان فی مثل هذا** ایسی بات میں زبان بہکنے کے دعوے پر معذور نہ رکھیں گے ایضاً **وافتی ابوا الحسن القابسی فیمن شتم النبی صلی اللہ علیه وسلم فی سکره یقتل لانه یظن انه یعتقد هذا ویفعله فی صحوه** یعنی ایک شخص نے نشے کی حالت میں شانِ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کلمۂ گستاخی کہا امام ابوالحسن قابسی نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا کہ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اس کے دل میں یہی خباثت ہے اور اپنے ہوش میں بھی ایسا بکتا تھا۔ یعنی ہوش کے وقت چھپاتا تھا نشے میں چھپانے کی سمجھ نہ رہی کھل کھیلا دیکھو ائمہ نے زبان بہکنے کا عذر نہ سنا اور یہ بھی تصریح فرمادی کہ بہکے تو دو ایک حرف نہ کہ پہروں بہکنے کی رٹ اور ہر وقت ارادہ دل کے خلاف زبان کی پلٹ۔ گویا زبان خود ایک مستقل حیوان اس کے منہ میں تھی جسے یہ کسی طرف پھیرتا ہے اور وہ سرکشی کر کے دوسری طرف پھرتی ہے پہروں قابو میں نہ آئی۔ کیا کسی نے اس کی نظیر کہیں سنی ہے پاگل ضرور گھنٹوں بکتے ہیں وہ بھی اپنے دل کے ارادے سے نہ کہ زبان کا ارادہ دن بھر دل کے خلاف۔ تھانوی صاحب کو اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت عزیز ہوتی اگر حضور کو خاتم النبیین جانتے اگر اپنے آپ کو نبی کہنا کفر مانتے تو جواب یوں دیتے کہ او شیطان کے مسخرے ابلیس تجھ سے کھیلتا ہے تو کفر بک رہا ہے اور دن بھر بک رہا ہے اور جھوٹا ملعون ادعائے بے اختیاری زبان کر رہا ہے ایسی بے اختیاری کبھی دید نہ شنید۔ اے عدوِ ایمان تو شہنشاہ تمام عالم و عالمیان کا تاج رفیع مجھ بھنگی چمار سے بھی ذلیل تر ناپاک کے گندے سر پر رکھتا ہے وہ ناپاک سر جو ان کی غلام کے سگ بارگاہ کی خاک راہ کے غلامان غلام کے جوتی کے بھی قابل نہیں۔ تجھ پر ہزار تف اور لاکھ اُف۔ مسلمان ہوا اور جور و رکھا تا

ہے تو بعد اسلام اس سے نکاح پھر کر۔ تھانوی صاحب مسلمان ہوتے تو یہ جواب دیتے مگر نہیں وہ تو مگن ہیں جامے میں پھولے نہیں سماتے کہ آہا ہماری نبوت چپی جارہی ہے ہمارے نام پر درود بھائی جارہی ہے محمد عربی کا تاج عظیم چمار کے سر پر رکھا جارہا ہے لہٰذا اس کفر بکنے والے کوزجر درکنار تنبیہ بالائے طاق اور تسلی دی جارہی ہے تف تف **لقد استکبر وافی انفسھم وعتوا عتوا کبیرا O وسیعلم الذین ظلموا الأیۃ** اللہ برکتیں دے ہمارے دوست حامی سنت ماحی بدعت حاجی منشی لعل خاں سلمہ کو یہاں کیا خوب مختصر الفاظ ان مرید و پیر کا کچا چٹھا کھولنے کے لیے ان جاہلوں کے فہم کے قابل لکھے ہیں کہ اہلِ اسلام اپنے قلوب سے فتوی لیں کیا کسی کامل الایمان کی زبان سے سوتے جاگتے کسی حال میں کلمۂ شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کی جگہ کسی دوسرے کا نام نکل سکتا ہے یا ایسا وہم بھی ہوسکتا ہے چہ جائے کہ دوسرے کی محبت اس قدر غالب ہو کہ بار بار کی کوششوں پر بھی زبان سے حضور کا نام نہ نکلے اور اشرفعلی ہی کا نام خواب میں کیا بیداری میں نبینا کہکر لیتا جائے اور اس روز ایسا ہی کچھ حال رہے اور حضرت کا نام لینے سے مجبور ہوجائے اگر خدا نہ کرے کسی کی ایسی حالت ہوئی ہو تو یہ سخت قہر الٰہی اور شیطان کا زبردست تسلط تھا اگر اسی حالت میں موت آجاتی تو دنیا سے بے ایمان جاتا **والعیاذ باللہ تعالیٰ** ۔ یہ تو مرید کی حالت تھی مگر پیر اس سے زیادہ خراب حالت میں ہے مرید نے تو اس کو غلطی بھی خیال کیا اور اس کے رفع کرنے کی کوشش بھی کی لیکن وہ غلطی قلب میں خوب جمی ہوئی اور سرایت کی ہوئی تھی ۔ اس لیے وہ مجبور رہا۔ پیر صاحب اس کو غلطی بھی نہیں قرار دیتے۔ اور اس کے رفع وازالہ کی ہدایت بھی نہیں فرماتے بلکہ اس پر مرید کو پختہ اور مستقل کرنے کے لیے اس حالت بد کا حالت محمودہ ہونا اس طرح مرید کے خاطر گزیں کرتے ہیں کہ اس میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو (یعنی اشرفعلی) وہ متبع سُنّت ہے ۔ اس سے اور دوسرے مریدوں کو جسارت دلائی

جاتی ہے اشرفعلی کے متبع سُنّت ہونے کی تسلی اس طرح ہوتی ہے کہ کلمہ اور درود شریف میں اس کا نام لیا جائے اور اس کو نبی کہا جائے اب کون مرید ہے جو پیر کے متبع سنت ہونے کی طرف سے تسلی حاصل کرنا نہیں چاہتا۔ یہ تعلیم ہے کہ سارے مرید اس طرح کہا کریں۔ اسی لیے اس واقعہ اور جواب کو۔ اپنے یہاں چھاپ کر مشتہر کیا تاکہ اور مرید اس رستہ پر آئیں" اور ہمارے گرامی دوست فاضل نوجوان حامی سنن مولٰنا مولوی محمد عبد العلیم صاحب صدیقی میرٹھی سلمہ نے تو اس مہلکہ تھانویہ کے رد میں مستقل تحریریں شائع کی ہیں۔ **فرحم اللہ من عظم قدر المصطفی علیہ افضل الصلاۃ والثناء قاتل اھل التوھین والجفاء آمین.**

۲۳ ماں کا ادب کافر بھی کرے گا — ان کی سنو کیا گاتے یہ ہیں
واقعہ ڈھالیں ماں کا آنا — زن کا ذہن لڑاتے یہ ہیں
جن پر لاکھوں مائیں تصدق — تعبیر ان کی بناتے یہ ہیں
کیوں ادب صدیقہ کریں کیا — دین کا دینا دھراتے یہ ہیں
وہ تو مسلمانوں کی ماں ہیں — کب اسلام رکھاتے یہ ہیں

تکمیل ۸۴۔ اولاً تھانوی صاحب اگر مسلمان ہوتے تو اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانوں کی ماں ہیں کوئی بے غیرت سا بے غیرت بھنگی چمار بھی ماں کی تعبیر جورو سے نہ کریگا ثانیاً کیا کوئی مسلمان اگر واقعہ میں ام المؤمنین کی زیارت سے مشرف ہو تو اس کا وہم بھی اس طرف جائے گا ہرگز نہیں مگر اس اپنے نبی جپنے کو تسلی بخش بتانے والے نے اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جگہ قائم کیا اور اپنی جورو کو اُم المؤمنین کی جگہ اور صاف یہ نسبت جوڑ کر کہد یا کہ وہی قصہ یہاں ہے ثالثاً اردو محاورہ میں قصہ بلا اضافت لغو و مہمل ولا یعنی حکایات اور بیجا فتنہ وفساد و چپقلش کے معنی پر مستعمل ہے دو شخصوں میں فضول جھگڑا ہوتے دیکھیں تو کہتے ہیں میاں کیا قصہ ہے۔ ان میں روز یہی قصے رہتے ہیں داستانِ امیر ہمزہ یا الف لیلہ

پڑھنے کو قصہ خوانی کہیں گے اور قرآن عظیم یا احادیث پڑھنے کو نہ کہیں گے۔ اگرچہ ان میں تذکرہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام و دیگر قصص ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالات قدسیہ کو یوں قصہ کہنا کہ وہی قصہ یہاں ہے شاید کفار سے لیا ہو کہ قرآن کریم کو کہا کرتے اساطیر الاوّلین اگلوں کے قصے ہیں۔ رابعاً پھر کوئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احوال کریمہ سے اپنی کسی حالت کو تشبیہ بھی نہیں دے سکتا کہ فلاں امر میں جیسا حال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا ویسا ہی میرا ہے ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ نہ یہ کہ تشبیہ سے بھی اونچے اُڑ کر عینیت سے تعبیر کہ وہی قصہ یہاں ہے یعنی جو واقعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وام المؤمنین کا تھا بعینہ بلا تفاوت تھانوی و تھانویہ کا ہے مگر یہ باتیں تو کسی مسلمان سے کہنے کی ہیں تھانوی صاحب سے کیا شکایت ع ما علی مثلہ یعد الخطاء۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سید نا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العٰلمین۔

ہدیہ تشکر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ

الحمد للہ ثم الحمد للہ اعلیٰحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہم معرکۃ الآراء کتاب "**الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد**" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ حضور تاج الشریعہ مد ظلہ العالی اور حضرت مولانا عبد المصطفیٰ ردولوی وغیرہما کی رہنمائی سے پھر سے وہی نسخہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا جو تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے دور میں شائع ہوا تھا۔ کتابت وطباعت و پروف ریڈنگ کے مراحل سے گزرنا کتنا اہم اور دشوار کام ہے یہ وہی لوگ جانتے ہیں جو اس خار دار وادی میں قدم رکھتے ہیں۔ کتابت وطباعت وغیرہ میں کتنی دشواری ہوتی ہے اسے حضور تاج الشریعہ کے مرید جناب سلیم جمانی صاحب خوب جان گئے۔ ہم تو انہیں کچھ صلہ نہیں دے سکتے ہاں **من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ** ناشکروں کے زمرے میں نہ ہوں بایں وجہ ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے اہل وعیال کو ان کے مشائخ کرام اور ان کے استاذ حضرت عبد العلیم شاہ قادری عرف قادری صاحب کے صدقے علم وعمل، صحت وعافیت، عزت وآبرو اور دارین کی سعادتوں اور برکتوں سے نوازے اور رزق حلال میں خوب خوب برکتیں عطا فرمائے اور ہمیشہ دین وسنیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اراکین مدرسہ قادریہ